قاری محمد الدین نعیمی

کی تقریریں

مرتب

محمد توصیف حیدر

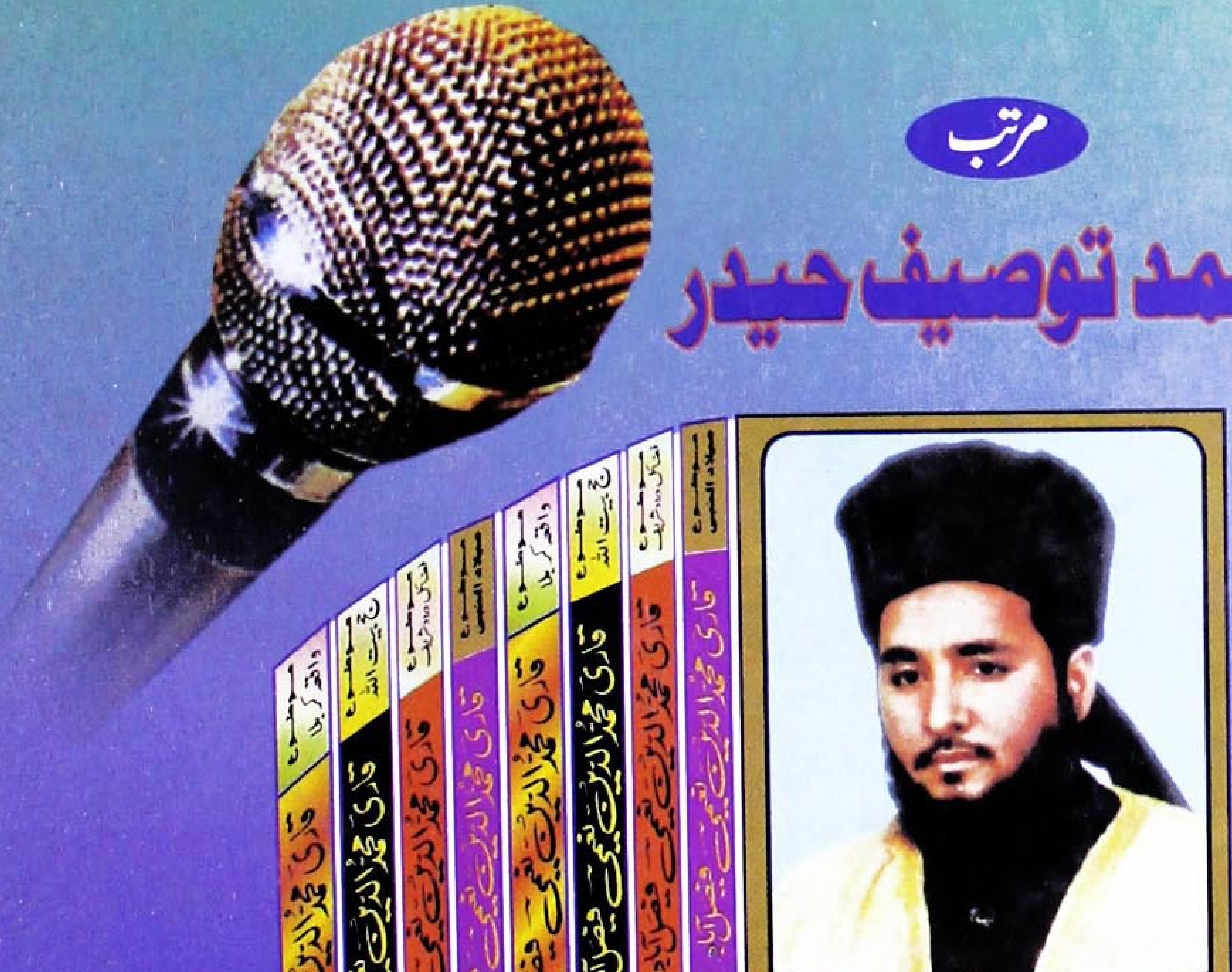

چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد فون 041 646786

Marfat.com

Marfat.com

5532

قاری محمد الدین نعیمی

مصنف الخطیب کی

تقریریں

مرتب

محمد توصیف حیدر

ناشر

چشتی کتب خانہ اینڈ کیسٹ سنٹر

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد فون ۰۴۱-۶۴۶۷۵۶

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

81003

نام کتاب　　قاری محمد الدین نعیمی کی تقریریں

مقرر　　قاری محمد الدین نعیمی

مرتب　　محمد توصیف حیدر

پہلی بار　　اپریل ۲۰۰۲ء

طابع　　محمد شفیق، محمد نعیم

ھدیہ　　۹۰/- روپے

مطبع　:　یو اینڈ می پرنٹرز، لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ نعیمیہ رضویہ

سنی رضوی جامع مسجد رضا آباد فیصل آباد۔ فون: ۔612853

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

انتساب

خطیب پاکستان عالم باعمل
عاشق رسول واعظ خوش بیان
"الخطیب" کے مصنف
حضرت علامہ مولانا
قاری محمد الدین نعیمی
رحمۃ اللہ علیہ کے نام

محمد سعید حیدری

Marfat.com

نذرِ عقیدت

اپنے والدِ گرامی

فنا فی الرسول عاشقِ اہلبیت

ثناء خوانِ رسول مفسرِ قرآن

حضور بابا جی سرکار

حضرت علامہ صائم چشتی

رحمۃ اللہ علیہ

کے حضور

محمد توصیف حمید

Marfat.com

اِنتساب

خطیبِ پاکستان عالمِ باعمل
عاشقِ رسول واعظِ خوش بیان
"الخطیب" کے مصنّف
حضرت علّامہ مولانا
قاری محمّد الدین نعیمی
رحمۃ اللہ علیہ کے نام

محمد رسول حیدر

Marfat.com

نذرِ عقیدت

اپنے والدِ گرامی

فنا فی الرسول عاشقِ اہلبیت

ثناء خوانِ رسول مفسرِ قرآن

حضور بابا جی سرکار

حضرت علامہ صائم چشتی

رحمۃ اللہ علیہ

کے حضور

محمد توصیف حیدر

Marfat.com

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
نعمتِ عظمیٰ	۱۲	**فضائلِ درود**	۳۶
خطبہ	۱۲	خطبہ	۳۶
انعاماتِ الٰہی	۱۴	خدا سے سوال	۳۸
مدینے والے کا صدقہ	۱۵	زکوٰۃ کا حکم	۳۹
ایک واقعہ	۱۸	مشترک فعل	۴۱
لمحۂ فکریہ	۱۹	کام کی بات	۴۳
ایک مثال	۲۰	کوئی تعین نہیں	۴۵
سوال یہ پیدا ہوتا ہے	۲۲	کیا حضور محتاج ہیں؟ معاذاللہ	۴۷
سورج اللہ کی نعمت ہے	۲۴	قیامت قائم ہونے کی وجہ	۴۹
ہوا بھی اللہ کی نعمت ہے	۲۴	نکتہ	۵۱
آنکھ روتی ہے	۲۶	درود کا اجر	۵۲
جنگِ تبوک کا واقعہ	۲۹	حضور کی کرم نوازی	۵۳
وما علینا الا البلاغ	۳۵	حاصلِ مقصد	۵۵
★		وما علینا الا البلاغ	۵۶

Marfat.com

عنوان	صفحہ
حیات بعد الموت	۵۷
خطبہ	۵۷
پاکیزہ زندگی عطا ہو گی	۵۹
صالح مومن کی شرط	۶۰
ایمان کی شرط محبت رسول ہے	۶۳
مغفرت کی نوید	۶۴
بری زندگی کونسی ؟	۶۵
قبر کی زندگی	۶۵
مومن کی قبر	۶۶
عرس کا دن	۶۷
کتا نکالو مسجد نہ گراؤ	۷۰
راستہ بتادوں یا دکھادوں	۷۱
اللہ والوں کی سنگت	۷۲
وما علینا الا البلاغ	۷۳
حاضریٔ مدینہ	۷۴
خطبہ	۷۴
انسانی تخلیق	۷۶
نتیجہ کیا نکلا ؟	۷۷
بندگی ہے تو زندگی	۷۸
اب کدھر جائیں	۷۹
بازبانِ رضا	۸۲
جنگِ احد کا واقعہ	۹۰
آنکھ یا جنت	۹۱
لعابِ دھن کی برکت	۹۴
وما علینا الا البلاغ	۹۵
معراجِ محبوب	۹۶
خطبہ	۹۶
دو خوشیاں	۹۸
دیگر انبیاء کی معراج	۱۰۱
جبریل کو بلاوا	۱۰۲
فرشتوں کا جلوس	۱۰۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ
آپ سے سوال ؟	۱۰۳
گھر کس کا تھا ؟	۱۰۴
چومنے کی دو صورتیں	۱۰۵
نماز کون پڑھتا ہے ؟	۱۰۷
سرکار کی امامت انبیاء	۱۰۹
سرکار کا جبریل کی طلب پوچھنا	۱۱۱
صدائے اُدنُ مِنّی	۱۱۱
بارگاہِ اُلوہیت میں تحفہ	۱۱۳
نمازوں میں کمی	۱۱۵
یہ واقعہ کسوٹی ہے	۱۱۵
وَ مَا عَلَینَا اِلَّا البَلاغ	۱۱۶
حضرت عائشہ الصدیقہ	۱۱۷
خطبہ	۱۱۷
آیت کا شانِ نزول	۱۲۰
ماں یا بھابی	۱۲۱
تعدادِ ازواجِ رسول	۱۲۱
فضیلتِ عائشۃ الصدیقہ رض	۱۲۲
عظمتِ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا	۱۲۴
اقبال کا عقیدہ	۱۲۵
سیدہ عائشہ رض اور سیدہ فاطمہ ؑ	۱۲۶
حضرتِ عائشہ رض کا علم	۱۲۸
مجدد پاک کو زیارتِ رسول	۱۳۱
حضرتِ عائشہ رض کی زندگی	۱۳۲
ایک پیر صاحب کا واقعہ	۱۳۵
ذرا غور فرمائیں	۱۳۶
شوہر کا مقام	۱۳۷
ایک عظیم شرف	۱۳۹
محبوبۂ محبوبِ خدا	۱۴۰
وَ مَا عَلَینَا اِلَّا البَلاغ	۱۴۲
حضرت مولا علی ؑ	۱۴۲
خطبہ	۱۴۳
تفسیر اس آیت کی	۱۴۵

Marfat.com

عنوان	صفحہ
محبّت کی منادی	۱۴۶
ان دیکھی محبّت	۱۴۷
علیؑ سے بُغض	۱۴۸
مولا پر اعتراض	۱۴۹
حضرت علی کا علم	۱۵۱
جبریل کہاں ہیں ؟	۱۵۲
حضرت علی سے کُشتی	۱۵۵
غزوۂ خندق	۱۵۷
عمرو بن عبدِ ود	۱۵۷
للکار کا جواب	۱۵۸
حاجت روا علی	۱۶۰
وَمَا علینا الا البلاغ	۱۶۲
فیضانِ حج	۱۶۳
خُطبہ	۱۶۳
یہودیوں کا اعتراض	۱۶۴
مسلمانوں کا جواب	۱۶۴

عنوان	صفحہ
پہلی تخلیق	۱۶۵
زمین کی ابتداء	۱۶۶
کعبے کی تعمیر	۱۶۷
طوفانِ نوُح	۱۶۹
چشمۂ زم زم	۱۶۹
کعبے کی دوبارہ تعمیر	۱۷۰
تعمیرِ مسجد	۱۷۱
بنیادِ کعبہ	۱۷۲
قریش اور تعمیرِ کعبہ	۱۷۳
حجرِ اسود کا فیصلہ	۱۷۴
کعبہ کی بتوں سے صفائی	۱۷۷
علی کو بُلاوا	۱۷۷
نسبت کی فضیلت	۱۷۹
آخری تعمیر	۱۸۱
فضائلِ کعبۃ اللہ	۱۸۲
کعبہ نظر آتا ہے	۱۸۵
ابنِ خواص کا واقعہ	۱۸۶
فرمانِ رسول	۱۹۰

Marfat.com

عنوان	صفحہ
وما علینا الا البلاغ	۱۹۱
بچپنِ امام حسینؑ	۱۹۲
خطبہ	۱۹۲
بچپنِ امام حسین علیہ السلام	۱۹۳
ولادتِ حسین علیہ السلام	۱۹۳
اذان دینے والے	۱۹۴
امام کی گھٹی	۱۹۶
انتخابِ مصطفےٰ	۱۹۷
سجدہ طویل فرمادیا	۱۹۹
یہ معمولی بات نہیں	۲۰۱
اہلبیت کا درزی	۲۰۳
وجہ امتحان	۲۰۶
صبر کا پیکر	۲۰۸
وما علینا الا البلاغ	۲۰۹
★ ★ ★	۲

عنوان	صفحہ
شہادتِ امام مسلم	۲۱۰
خطبہ	۲۱۰
وفاداریٔ محبوب	۲۱۳
امام کا صدقہ	۲۱۵
مدینہ کی جدائی	۲۱۶
یزید کا حکم	۲۱۷
امام کا جواب	۲۱۸
امام کا فیصلہ	۲۱۹
سیدہ زینب سے گفتگو	۲۲۰
روضۂ رسول پر	۲۲۱
سیدہ فاطمہ کے مزار پر	۲۲۲
روانگی کا حکم	۲۲۵
سیدہ صغریٰ کی عرض	۲۲۷
مدینہ سے روانگی	۲۳۹
اہل کوفہ کے خطوط	۲۲۹
امام مسلم کوفہ میں	۲۳۰
حضرت ہانی ؓ کی شہادت	۲۳۱

Marfat.com

عنوان	صفحہ
امام مسلم کی گرفتاری	۲۳۵
امام کی وصیت اور شہادت	۲۳۹
امام مسلم کی کامیابی	۲۴۰
وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ	۲۴۰
وصالِ مصطفیٰ	۲۴۱
خطبہ	۲۴۱
غلام اور آقا	۲۴۲
غلام کا جواب	۲۴۴
عظمتِ صدیق	۲۴۵
عظمتِ امام الانبیاء	۲۴۶
صحابہ رض کا عقیدہ	۲۴۷
درِ رسول پر جبرئیل	۲۴۸
صدیق کی آرزو	۲۵۰
وقتِ وصال	۲۵۱
آنکھیں قربان کردیں	۲۵۱
گدھا قاصد بن گیا	۲۵۳
آنکھوں دیکھا حال	۲۵۴
غمِ محبوب میں جان قربان	۲۵۵
حضرت بلال کا غم	۲۵۶
حسنین کی سفارش	۲۵۷
اذان کا اثر	۲۵۸
حضرتِ عمارہ کا وصال	۲۵۹
فضیلت والا دن	۲۶۴
آرزوئے مدینہ	۲۶۶
وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ	۲۶۸

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ٥ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ٥ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ٥ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ٥

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ قُرْاٰنِ الْمَجِیْد وَ فُرْقَانِ الْحَمِیْد

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُوْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا

صَدَقَ اللّٰہ مَوْلَانَا الْعَظِیْم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

درود پاک باآواز بلند

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ٥ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ

Marfat.com

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلہ بیٹا تیرا

درود شریف باآواز بلند پڑھیں۔

معزز سامعین حضرات! بزرگو دوستو! آج کے اس پروگرام میں آپ حضرات کے سامنے اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت کا، اللہ تعالیٰ کے ایک بہت بڑے کرم کا، اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے ایک بہت بڑے فضل کا " اللہ تعالیٰ کے ایک بہت بڑے انعام " نعمت عظمیٰ کا ذکر کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس نعمت عظمیٰ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے " آمین "

انعاماتِ الٰہی

حضرات محترم ! اللہ تعالیٰ نے بندے پر بڑی نعمتوں کی رحمتوں کی بارشیں نازل فرمائی ہیں "

ہمارا پورا وجود اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے

ہمارا یہ جہان اللہ کی نعمت ہے

چاند بھی اللہ کی نعمت ہے۔

سورج بھی اللہ کی نعمت ہے۔

ستارے بھی اللہ کی نعمت ہیں۔

سیارے بھی اللہ کی نعمت ہیں۔

پھول اور پھل بھی اللہ کی نعمت ہیں۔

ساری کائنات اللہ کی نعمت ہے

لیکن ان تمام نعمتوں کی جان مدینے والا آقا ہے۔ ہمارا ایمان ہے ! کہ

اگر ہمیں ایمان ملا تو مدینے والے کا صدقہ ملا

Marfat.com

مُسلمانوں کو اسلام مِلا تو مدینے والے کا صدقہ مِلا
قاریوں کو قُرآن مِلا تو مدینے والے کا صدقہ مِلا
عارفین کو عِرفان مِلا تو مدینے والے کا صدقہ مِلا

مدینے والے کا صدقہ

ذخیرہ

یہی نہیں! بلکہ
ولیوں کو ولائت ملی تو مدینے والے کا صدقہ
اغیاث کو غوثیت مِلی تو مدینے والے کا صدقہ
اقطاب کو قُطبیت مِلی تو مدینے والے کا صدقہ
اماموں کو امامت مِلی تو مدینے والے کا صدقہ
حاکمین کو حکومت ملی تو مدینے والے کا صدقہ
شُہداء کو شہادت ملی تو مدینے والے کا صدقہ
صدّیقین کو صداقت ملی تو مدینے والے کا صدقہ
امینوں کو امانت مِلی تو مدینے والے کا صدقہ
عادلین کو عدالت ملی تو مدینے والے کا صدقہ
سخیوں کو سخاوت ملی تو مدینے والے کا صدقہ
بہادروں کو شجاعت ملی تو مدینے والے کا صدقہ
صحابہ کو صحابیّت مِلی تو مدینے والے کا صدقہ
پیغمبروں کو پیغمبری مِلی تو مدینے والے کا صدقہ

Marfat.com

نبیوں کو نبوّت مِلی تو مدینے والے کا صدقہ

مُرسلین کو رسالت مِلی تو مدینے والے کا صدقہ

یہ کُل جہان مدینے والے کا صدقہ

بلکہ ہم جو کچھ دیکھ رہے ہیں اگر مدینے والا نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا

اگر سرکارِ دوعالم تشریف نہ لاتے تو یہ کائنات بھی نہ ہوتی ؎

نہ وہ گر جہاں میں پیدا میرا تاجدار ہوتا

نہ یہ ہوتا سارا عالم نہ یہ کاروبار ہوتا !

حضراتِ محترم ! یہ جہاں نہ ہوتا ، یہ عالم نہ ہوتا ، یہ کاروبار نہ ہوتا ، یہ جتنے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل ہم پر ہو رہے ہیں یا ہوتے ہیں ، اور جو ہونگے یہ سب مدینے والے کا ہی صدقہ ہے ۔

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا

کہ بات اَب تک بنی ہوئی ہے

اگر آپ نہ ہوتے تو یہ کچھ بھی نہ ہوتا ۔

؎ جے ناں پاک محمّد ہندے نہ ہندا جگ سارا

نہ کوئی نبی پیغمبر مُرسل نہ ذرّہ ناں تارا

Marfat.com

نہ غلمان فرشتے حوراں نہ فردوس نظارا
صدقے پاک نبی دے صائم ہویا اے کُلّ پسارا

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَ اِذ تَعُدُّوُ نِعمَۃَ اللّٰہ

اور تم میری نعمتوں کو شمار نہیں کر سکتے۔

حضراتِ گرامی ! اگر کوئی شخص کسی پر کوئی احسان کرے اور اگر احسان یافتہ نسل دار ہو گا تو اپنے محسن کے احسان کو یاد رکھے گا کبھی بھی کسی مشکل وقت پر خواہ پیر سے کانٹا ہی نکالا ہو تو وہ اپنے محسن کو یاد رکھتا ہے کہ یہ میرا محسن ہے۔ اس نے فلاں وقت مجھ پر مہربانی کی تھی۔

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے محسن کو یاد رکھنا تو درکنار اُس سے آنکھیں بھی پھیر لیتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا انکار کرنا چاہو تو کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن

تُم میری کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

اگر تم آگے دیکھو تو میری نعمت

Marfat.com

اگر تُم پیچھے دیکھو تو میری نعمت
اگر تُم دائیں دیکھو تو میری نعمت
اگر تُم بائیں دیکھو تو میری نعمت
میری اِتنی نعمتیں ہیں کہ تُم اُن کا شمار نہیں کر سکتے"

ایک واقعہ

ایک مانگنے والا کسی دولت مند کے دربار پر چلا گیا اور دستِ سوال دراز کیا" "اللہ تعالیٰ ہم سب کو مدینے والے کا گدا بنائے" ہم نہ تو امریکہ کے منگتے ہیں اور نہ افریقہ کے۔

خُدا کی قسم جب سے مُسلمان دربارِ مُصطفےٰ سے ہٹے ہیں دربدر دھکّے کھاتے ہیں"

"اُن کے جب غلام تھے خلق کے پیشوا رہے
اُن سے پھرے جہاں پھر آئی کمی وقار میں

اَب بھی وقت ہے کہ ہم سمجھ جائیں"

تو میں عرض کر رہا تھا" کہ سائل نے صدا بُلند کی تو اُس دولت مند نے کہا کہ اگر تُم مجھے اپنی ایک آنکھ دے دو تو میں تمہیں ایک لاکھ روپیہ دوں گا۔

Marfat.com

دولت مند نے کہا کہ تم دو لاکھ روپے لے لو اور آنکھ دے دو بلکہ تین لاکھ کے بدلے دونوں آنکھیں دے دو "
سائل نے کہا ! نہیں
دولت مند نے کہا کہ پانچ لاکھ لے لو "
سائل نے کہا ! نہیں " تو دولتمند نے کہا کہ دیکھو جب تمہاری آنکھیں اتنی قیمتی ہیں تو تمہارا پورا وجود کتنا قیمتی ہو گا " اور تم خواہ مخواہ مانگ رہے ہو ۔ جاؤ اپنے وجود سے کام لو "

لمحۂ فکریہ

حضرات گرامی ! ہم پر جب ذرا سی بھی سختی آتی ہے " کوئی کاروباری پریشانی آتی ہے تو ہم فوراً ناشکری کرتے ہیں " ناشکری کرنا بہت بری بات ہے " اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ۔
اے میرے بندے تمہیں میری ضرورت ہے مجھے تمہاری حاجت نہیں لیکن پھر بھی میں تمہیں کہتا ہوں

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ

تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا ۔ اور تم میری ناشکری نہ کرو :

Marfat.com

اسی لئے ہم کہتے رہتے ہیں

"یہ سب تمہارا کرم ہے آقا

کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

اسلام کا حکم یہ ہے کہ

جب دُنیا کی بات ہو تو اپنے سے چھوٹے کی طرف دیکھو" اپنے سے نیچے کی طرف دیکھو، اپنے سے غریب کی طرف دیکھو

لیکن جب دین کا حکم ہو تو اپنے سے بلندی کی طرف دیکھو

ایک مثال

ایک مولوی صاحب نے کسی سے کہا کہ بھائی صِرف ایک نماز پڑھتے ہو پوری پانچ نمازیں پڑھا کرو"

تو وہ شخص بڑی سادگی سے کہنے لگا کہ مولوی جی" وہ لوگ بھی تو ہیں جو ایک نماز بھی نہیں پڑھتے"

اُس کا مطلب یہ تھا کہ وہ تو ایک پڑھ کر بھی احسان کر رہا ہے

تو حضرات محترم!

دین کا حکم ہے کہ ایک نماز پڑھنے والا پانچ نمازیں پڑھنے والے کی طرف دیکھے اور پانچ پڑھنے والا سات پڑھنے والے کی طرف دیکھے تب وہ کامیاب ہو گا۔

Marfat.com

معلوم ہوا کہ دین کے معاملے میں اوپر کی طرف دیکھنا ہے
اور دنیا کے معاملے میں نیچے کی طرف دیکھنا ہے تو پھر زبان پر
یہ کلمہ جاری ہو گا۔

؎ یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں
کانوں کی نعمت عطا فرمائی
زبان کی نعمت عطا فرمائی
ہاتھوں کی نعمت عطا فرمائی
دل کی نعمت عطا فرمائی
دماغ کی نعمت عطا فرمائی
زمین کی نعمتیں عطا فرمائیں
آسمان کی نعمتیں عطا فرمائیں
کام کے لئے دن عطا فرمایا
آرام کے لئے رات عطا فرمائی

مالک نے ہمیں اتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں لیکن قرآن مجید
میں اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی نہیں فرمایا" کہ میں نے تم پر احسان کیا ہے
لیکن ایک نعمت ایسی عطا فرمائی کہ جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے
فرمایا کہ اے مومنین میں نے تم پر احسان فرمایا ہے
لقد من اللہ علی المومنین ٥

Marfat.com

تحقیق البتہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان فرمایا ہے

حضرات گرامی!

ایک بات ذہن میں رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان فرمایا ہے بے ایمانوں پر نہیں فرمایا۔

اسلام دشمنوں پر نہیں فرمایا

بے دینوں پر نہیں فرمایا

کافروں پر نہیں فرمایا

یہودیوں پر نہیں فرمایا

مشرکین پر نہیں فرمایا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! بے شک میری ساری مخلوق پر میرا احسان ہے لیکن یہ احسان وہ ہے کہ جو صرف مومنوں پر کیا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یا اللہ یہ تم نے کونسا ایسا احسان فرمایا ہے کہ جس کو بعد میں جتلا رہے ہو؟

فرمایا!

اذ بعث فیھم رسولا

میں نے تم پر احسان یہ کیا ہے کہ تم میں اپنا رسول بھیجا ہے۔ تمہیں اپنا حبیب عطا فرما دیا ہے

81003

Marfat.com

حضراتِ گرامی!

اگر کوئی شخص کسی پر مہربانی کرے تو اُسے مکان دے سکتا ہے کوئی کسی پر ترس کھاکر اُسے جائیداد دے سکتا ہے۔ کوئی کسی پر ترس کھاکر رحم کھاکر مال و دولت دے سکتا ہے۔ سونا چاندی دے سکتا ہے۔

مگر کوئی کسی کو اپنا محبوب نہیں دے سکتا"

لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ احسانِ عظیم فرمایا ہے کہ ہمیں اپنا حبیب عطا فرمایا ہے"

ایک ہندی شاعر نے اپنے محبوب کے ساتھ عالمِ تصوّر میں بات کی حضرات میں دنیاوی عشق کی بات کر رہا ہوں

تو جو نینوں میں آبسے تو نیناں کو ڈھانپ لوں

نہ پھر میں اور کو دیکھوں نہ تورے دیکھن دوں

یعنی اے محبوب اگر تم میری آنکھوں میں آجاؤ تو میں آنکھیں بند کرلوں نہ تمہیں کسی کو دیکھنے دوں اور نہ خود کسی کو دیکھوں"

ارے مجاز میں تو کوئی اپنے محبوب کا ایک بال بھی کسی کو نہیں دیکھنے دیتا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا محبوب عطا فرمادیا

فرمایا! کہ میرے محبوب کا دیدار کرو، میرے محبوب کی بارگاہ میں حاضری دے کر میری رحمتیں حاصل کرو"

میرے محبوب کا دیدار کر کے اپنی قسمت جگالو"

Marfat.com

سورج اللہ کی نعمت ہے

سورج اللہ کی نعمت ہے۔ اگر سورج طلوع نہ ہو تو ہم بیمار ہو جاتے ہیں۔ سورج ہماری صحت کا موجب ہے۔

سورج ہماری فصلوں کیلئے ہماری روزی کیلئے ضروری ہے

سورج ہمیں اپنی تمازت عطا کرتا ہے

سورج ہمیں اپنی روشنی عطا کرتا ہے

حضرات محترم بے شک سورج اللہ کی نعمت ہے اور ہمیں فائدہ دیتا ہے لیکن جب اسی سورج کی تپش میں اضافہ ہو جاتا ہے تو لاتعداد آدمی لو لگنے سے مر جاتے ہیں۔

اس کا مطلب ہوا کہ سورج بے شک نعمت ہے لیکن اس سے نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے سورج عطا فرما کے لفظ احسان نہیں فرمایا۔

ہوا اللہ کی نعمت ہے

ہوا بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے لیکن اگر ہوا کی رفتار تیز ہو جائے تو پھر آندھی بن جاتی ہے طوفان بن جاتا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ اس سے اگر فائدہ حاصل ہوتا ہے تو کبھی کبھی نقصان بھی ہو جاتا ہے۔

اسی طرح دیگر اشیاء بھی مثلاً پانی کو لے لیں تو اگر پانی کے

Marfat.com

بے شمار فائدے ہیں لیکن جب اسی پانی سے سیلاب بن کر آتا ہے تو کتنا نقصان دِہ ہو جاتا ہے

آگ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے لیکن یہ بھی فوائد کے ساتھ ساتھ نقصانات بھی پہنچاتی ہے سب کچھ جلا کے راکھ کر دیتی ہے۔

کھانا بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے لیکن اگر آدمی زیادہ کھا لے تو زحمت بن جاتا ہے

اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے لیکن اگر نافرمان ہو جائے تو زحمت بن جاتی ہے۔

معلوم ہوا کہ یہ نعمتیں رحمت بھی ہیں اور کبھی کبھی زحمتیں بھی بن جاتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ایسی نعمت ہے کہ جو رحمت ہی رحمت ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

حضراتِ محترم! حضور رحمت ہیں اور "ایسے رحمت ہیں" کہ اپنے تو اپنے بیگانوں کے لئے بھی رحمت ہیں۔ اسی لئے تو ہم کہتے ہیں۔

؎ یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

احیاء العلوم میں امام غزالی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ عطا فرماتے ہیں کہ یہ دو فوجی ہیں۔ جب کسی سے جھگڑا ہوتا ہے تو ہاتھ ہی دفاع اور اٹیک کرتے ہیں۔

Marfat.com

اور یہ دو پیر اللہ تعالیٰ نے کنوینس یعنی سواری دی ہے۔ اِن سے جدھر چاہو چلو اور دونوں آنکھیں اللہ تعالیٰ نے انسان کے ساتھ دُوربین لگائی ہے

آنکھ کے متعلق آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ آنکھ پُورے وجُود کی خیر خواہ ہے۔

آنکھ روتی ہے

حضراتِ مُحترم! اگر پیر میں کانٹا چُبھ جائے تو آنکھ روتی ہے۔
ہاتھ میں تکلیف ہو تب بھی آنکھ روتی ہے۔
کان میں درد ہو تو بھی آنکھ روتی ہے۔
دانت میں یا مُنہ میں درد ہو تو بھی آنکھ روتی ہے۔
پُورے وجُود میں کسی بھی مقام پر کوئی تکلیف ہو تو روتی آنکھ ہی ہے۔

معلُوم ہُوا آنکھیں پُورے جسم کی خیر خواہ ہیں۔ یہ سب اللہ کی طرف سے ہمیں نعمتیں عطا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ
وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝ (لیس آیت ۶۵)

یعنی قیامت کے دِن جب تُمہارے مُونہوں پر مُہریں لگی

Marfat.com

ہونگی تو تمہارے ہاتھ اور پاؤں تمہارے خلاف
گواہی دیں گے ' جو کچھ تم کرتے ہو

معلوم ہوا کہ قیامت کے دن ہماری رکھوالی کرنے والے بھی ہمارے خلاف گواہی دیں گے۔

ہاتھ کہے گا کہ یہ کم تولتا تھا کم ناپتا تھا ' یہ دودھ میں ملاوٹ کرتا تھا ' یہ فلاں فلاں غلط کام کرتا تھا۔ یہ چوری کرتا تھا۔

اور پھر یہ پیر بھی گواہی دیں گے '

حضراتِ محترم!

اگلی بات سنیں ایمان تازہ ہو جائے گا۔

ہاتھ دنیا میں ہمارے عیب دیکھ کر خاموش رہے ' ہم سے پیار بھی کرتے رہے لیکن جب میدان حشر بپا ہوا تو ہمارے خلاف ہو گئے۔

ہمارا اپنا جسم ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہمارا مخالف ہو گیا۔

مگر نعمت عظمٰی ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گناہوں کو دیکھتے ہوئے بھی کہیں گے کہ یا اللہ! میرا گنہگار امتی ہے اسے بخشش عطا فرما ' تو پھر ہم کیوں نہ کہیں '

" تیرے باجھوں ساڈے آقا ساڈا نہیں اوں گذارا
گنہگاراں دا آقا بس توہیوں سہارا
گندڑی مندڑی میں جیھو وی جیھی آں !!

یا رسول اللہ ! میرے آقا

گندڑی منڈری میں جیہو وی جیہی آں
لگیاں توڑ نبھاویں تیرے پلڑے چہ پئی آں
وچہ قبر حشر دے کرناں کرم خدا را
گنہگاراں دا آقا بس توہیوں سہارا

سرکار یہاں بھی ہمارے لئے رحمت ہیں اور آخرت میں بھی رحمت ہیں سرکار دونوں جہانوں میں ہمارا سہارا ہیں۔

حضور نبئ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہ ایک شخص حاضر ہوا اس کی روائیت حضرت جابر کرتے ہیں
اُس نے کہا ! آقا میں بڑا غریب ہوں۔ میرے گھر میں فاقہ کشی ہے گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہیں۔
سرکار نے اُسے ایک سیر جو عنائت فرمائے اور پھر فرمایا کہ اے میرے غلام یہ جو لے جاؤ اور اپنی بیوی سے کہنا کہ اِس میں سے جتنی ضرورت ہو اُتنے لیکر چکی میں پیس کر روٹی پکا لیا کرو۔ مگر اِس کو تولنا مت اور نہ ہی اِس برتن میں دیکھنا۔
صحابیؓ جو لیکر اپنے گھر آگیا۔ برتن میں جو ڈال لیئے۔ کئی سال گزر گئے لیکن جو کم نہ ہوئے۔

Marfat.com

سارے محلے کے لوگ حیران تھے کہ معلوم نہیں اس کے برتن میں جَو کہاں سے آتے ہیں؟

ایک دن اچانک اُس صحابی کی بیوی نے سوچا کہ دیکھنا تو چاہیے کہ بقایا جَو کتنے رہ گئے ہیں؟

چُنانچہ اُس نے نکال کر تولے تو پُورے ایک سیر تھے۔ اُس نے پکائے ”صرف دو مرتبہ پکائے تھے کہ جَو ختم ہو گئے۔

صحابی پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہُوا۔ عرض کی! یارسول اللہ جَو ختم ہو گئے ہیں“

سرکار نے فرمایا! اگر تم نہ تولتے تو ساری عُمر ختم نہ ہوتے۔

تیرے باہجوں میرے آقا ساڈا نہیں اوں گذارا

گنہگاراں دا آقا بس توہیوں سہارا!

جنگِ تبوک کا واقعہ

جنگِ تبوک میں ایک دن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال سے فرمایا کہ اے بلالؓ میرے غلاموں کو بھوک لگی ہے“ ذرا سامان میں دیکھو کہ کھجوریں ہیں یا نہیں؟

عرض کی! آقا میرے پاس تو نہیں ہیں“ اُس وقت دو صحابہ اور بھی قریب بیٹھے ہوئے تھے۔

Marfat.com

اُنہوں نے عرض کی !

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس سات کھجوریں ہیں

حضرت بلال فرماتے ہیں کہ ہم تین آدمی سرکار کی بارگاہ میں حاضر تھے ۔ سرکار نے اپنا ہاتھ مبارک کھجوروں پر رکھ دیا اور فرمایا !

میرے غلامو ! بسم اللہ پڑھو اور کھاؤ " حضرت بلال فرماتے ہیں کہ میں نے اور میرے ساتھیوں نے کھجوریں کھانی شروع کیں ، کھجوریں کھانے کے بعد جب ہماری بھوک مٹ گئی تو میں نے جو کھجوریں خود کھائیں اُن کی گٹھلیاں گنیں تو وہ چوّن تھیں

اور میرے ساتھیوں نے جو کھائیں وہ اِن کے علاوہ تھیں "

سرکار نے ہاتھ مبارک ہٹایا تو پوری سات عدد تھیں

مینوں دسے بس سنجیا اِکوّ تیرا دوارہ

گنہگاراں دا آقا بس توہیئوں سہارا

سرکار نے ساتوں کھجوریں حضرت بلالؓ کو عطا فرما دیں اور فرمایا " بلال اِنہیں سنبھال لو "

جب دوبارہ کھانے کا وقت ہُوا تو سرکار نے پھر کھجوریں طلب کیں " ہم سب نے پھر پیٹ بھر کر کھائیں حتّٰی کہ کئی دن کھاتے رہے ۔

بالآخر سرکار نے وہ ساتوں کھجوریں ایک بچّے کو عطا فرما دیں کہ کھا لو ۔ سرکار نے حضرت بلال سے فرمایا " اے بلال " اگر ہم چاہتے

Marfat.com

تو مدینہ تک یہی کھجوریں کھاتے جاتے اور یہ ختم نہ ہوتیں
میں قربان جاؤں دوجہان کے مالک کے کہ اتنے اختیارات کے باوجود
اپنا رہن سہن ایسا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

حضرت ابوطلحہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا، دیکھا کہ سرکار بیمار تو نہ تھے لیکن آپ کی آواز سے نقاہت کا اظہار ہو رہا تھا۔

مجھ سے برداشت نہ ہو سکا، حضرت ابوطلحہ نے حضرت انس کو ساتھ لیا اور اپنے گھر آ گئے۔ آپ نے اپنی بیوی سے فرمایا! کہ میں بارگاہ رسالت سے آیا ہوں۔ مجھے محسوس ہوا ہے کہ سرکار کئی دن سے بھوک میں ہیں

"یا اللہ! اپنے حبیب کے کیسے کیسے امتحان لیتے ہو"

بہر حال انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر گھر میں کوئی چیز کھانے وغیرہ کی ہو تو تم مجھے کھانا تیار کر دو۔ تاکہ میں حضور کی بارگاہ میں پیش کر دوں

خیر آپ کی بیوی نے کھانا پکا کر ایک دسترخوان میں باندھا اور آپ کو دیا۔

حضرت ابوطلحہؓ نے حضرت انسؓ سے فرمایا کہ اے انس یہ سرکار کی بارگاہ میں پیش کر دینا

حضرت انسؓ کھانا لیکر بارگاہ رسالت میں پہنچے تو حضور نے حضرت انسؓ کو مخاطب کر کے فرمایا! اے انس تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے

میں نے عرض کی! جی سرکار

سرکار نے فرمایا! کھانا لیکر آئے ہو

Marfat.com

میں نے عرض کی ! جی حضور
آپ نے فرمایا کہ فلاں فلاں شخص کو بُلاؤ

مُسلمانو !

آج کے لوگ رنگ رنگ کے کھانے کھا کے لوگوں کو ون ڈش کا سبق دیتے ہیں۔ ائیر کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھ کر غُرباء سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

ہوائی جہازوں کی سیریں کر کے غُرباء سے پیار کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اگر غُرباء کا کوئی ہمدرد دیکھنا ہے تو کائنات کے والی کو دیکھو دو عالم کے تاجدار کو دیکھو کہ

اگر غلام نے فاقے سے پیٹ پر پتھر باندھا ہے تو سرکار نے دو پتھّر باندھے ہوئے ہیں

چُنانچہ کافی لوگ اکٹھے ہو گئے۔ سرکار نے فرمایا ! انس ! ابُو طلحہ سے کہنا کہ میری دعوت تُمہارے گھر میں ہے۔ میں یہاں کھانا نہیں کھاؤں گا۔

ارے جس کو لامکان پر بُلانے کے لئے اللہ تعالیٰ جبریل کو بھیجتا ہے اگر وہ خود ابُو طلحہ کے کچّے سے مکان میں جائے تو ابُو طلحہ کی قسمت کی بُلندی اور شان و عظمت کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔

جب سرکار حضرت ابُو طلحہ کے مکان والی گلی میں داخل ہوئے تو حضرت ابُو طلحہ حضور کے ساتھ صحابہ کی اتنی بڑی تعداد کو دیکھ کر پریشان ہو گئے اُنہوں نے دل میں سوچا کہ جو کھانا تھا وہ تو میں نے پہلے ہی سرکار

Marfat.com

کی خدمت میں بھیج دیا ہے ۔ اتنے ساتھیوں کو میں کھانا کہاں سے کھلاؤں گا؟

اسی پریشانی کے عالم میں جلدی جلدی اپنی بیوی حضرت اُم سلیم کے پاس گئے ۔ اور کہا اب کیا بنے گا ؟

بیوی نے پوچھا ! کیا بات ہے ؟

ابُو طلحہ نے کہا ! میں نے سرکار کی خدمت میں کھانا بھیجا تھا مگر سرکار تو یہاں تشریف لا رہے ہیں اور اُن کے ساتھ بہت سے لوگ ہیں ۔

بیوی نے کہا !

اِس کی ترجمانی شاعر نے کیا خوب کی ہے ۔

میرے مُصطفےٰ پہ اللہ کا سایا ہے

وہی کھلائے گا جو اُن کو ساتھ لایا ہے

بیوی نے کہا ! غم نہ کرو ۔ تو پھر ہم بھی کیوں نہ کہیں

ترے باہجوں میرے آقا ساڈا نہیؤں او گذارا

حضراتِ محترم !

کائنات کے والی حضور سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت ابُو طلحہ کے گھر تشریف لے آئے حضرت ابُو طلحہ نے حضور کا اِستقبال کیا ۔

حضرت ابُو طلحہ کا سارا گھر بھر گیا ۔

سرکار نے فرمایا ! ابُو طلحہ میرے غلام آگئے ہیں اِن سب کیلئے

Marfat.com

کھانے کا اہتمام کرو ۔

عرض کی ! آقا میرے پاس تو اتنا ہی تھا ۔

سرکار نے فرمایا ! جتنا ہے اُتنا ہی لے آؤ ۔

حضرت ابُو طلحہ مختصر سا کھانا لیکر حاضرِ خدمت ہو گئے ۔

حضور نے فرمایا !

دس دس آدمی آئیں اور کھانا کھا کر جائیں ۔

حضراتِ گرامی !

سرکار نے سارے مدینے کے لوگ رجا دیئے ۔ لوگ آتے گئے اور کھانا کھاتے گئے اور چلتے گئے ۔

اور پھر سرکار اور حضرتِ ابوطلحہ رہ گئے ۔

آقا نے حضرت ابُو طلحہ کو اپنے پاس بُلایا ، کھانے سے کپڑا ہٹا کر دکھایا کہ دیکھو ! کہیں تمہارا تو نہیں کھا گئے ؟

ارے ہمارے آقا دُنیا میں بھی ہمارے لئے رحمت ہیں اور آخرت میں بھی ۔

حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب سرکار کا وصالِ پاک ہوا اور جب آقا کو لحدِ انور میں لٹایا گیا تو میرے دِل نے کہا کہ میں سرکار کا دیدار پھر کرلوں

میں قبرِ انور میں اُترا دیکھا سرکار لیٹے ہوئے ہیں ۔ میں نے سرکار کے رُخِ انور سے کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ سرکار کے لبِ مبارک بعداز وصال بھی ہل رہے ہیں ۔

Marfat.com

میں نے کان قریب کیا تو میرے کان میں سرکار کی آواز آئی

یَا رَبِّ حَبلی اُمَّتی

یا اللہ میری اُمّت کو بخش دے

آپ بھی میرے ساتھ مِل کر پڑھ لیں

تیرے بِن میرے آقا ساڈا نہیں او گُذارا

گُنہگاراں نُوں آقا بس تیرا سہارا

اللہ تعالیٰ قبر حشر میں مدینے والے کا سہارا نصیب فرمائے "آمین"

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ ○ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى
سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
اَجْمَعِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ
الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اِنَّ اللّٰهَ
وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِيْمِ

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
وعلیٰ اٰلک واصحابک یاحبیب اللہ

نبی پہ چاند ستارے درود پڑھتے ہیں
ملک بھی سارے کے سارے درود پڑھتے ہیں

خود آپ کان لگا کر حضور سنتے ہیں
غلام غلام ہمارے درود پڑھتے ہیں

ہے حکم صلوا علیہ وسلموا آیا
کتاب پاک کے پارے درود پڑھتے ہیں

کروڑ بار ہو صائم سدا سلام ان پر
یہ جن پہ شعر تمہارے درود پڑھتے ہیں

معزز سامعین حضرات ، بزرگو دوستو ! میں نے قرآن مجید فرقان حمید کے بائسویں پارے سے ایک بڑی ہی

Marfat.com

مشہور و معروف آیتِ کریمہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے "

جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے سرکارِ مدینہ سُرورِ سینہ اِمام الانبیاء حبیبِ کبریا جنابِ محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر دُرود پڑھنے کی فضیلت اور اُس کے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے "

بہت سے دوست اَحباب جب کسی مُصیبت اور پریشانی میں مُبتلا ہوتے ہیں تو کسی نیک شخص سے کسی بزرگ سے کوئی وِرد وظائف پُوچھتے ہیں ؟

آج اِس خطاب میں اُس وِرد کا ذِکر ہوگا جو خُدا کرتا ہے اُس ذِکر کا ذکر ہوگا ہے جو خُدا کرتا ہے ۔

اللہ ربّ العزّت نے ہمارے لئے نماز کو فرض قرار دیا ہے فرمایا ! وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ نماز قائم کرو " یہ حکم کِن کو فرمایا ہے ؟ " مسلمانوں کو "

خُدا سے سوال ؟

آج اگر پُوچھیں کہ اے ہمارے مالک " اے ہمارے پروردگار " اے ہمارے اللہ " اے ہمارے مَولا اے ہمارے رَبّ تُو نے ہمیں نماز پڑھنے کا حُکم فرمایا

Marfat.com

یا اللہ کیا تو بھی نماز پڑھتا ہے ؟

فرمایا ! میں تو معبود ہوں ، ساری کائنات میری عبادت کرتی ہے میں کسی کی عبادت نہیں کرتا ، نماز تم پڑھو

فرمایا

یَا یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ

اے ایمان والو ہم نے تم پر روزے فرض کر دیئے ہیں "

یا اللہ ! روزے رکھنے کا حکم ھم کو تو دیا ہے یا اللہ کیا تو بھی روزے رکھتا ہے ؟"

فرمایا ! میری ذات کھانے سے پاک ہے میری ذات پینے سے پاک ہے

کھانا کھانے سے رُکے تو وہ جو پہلے کھاتا ہو اور میں کھانے پینے سے پاک ہوں ، بے نیاز ہوں ، مجھے روٹی کی اور پانی کی ضرورت ہی نہیں ہے ، کھانے کی حاجت ہی نہیں ہے لہذا یہ روزے تم رکھو میں نہیں رکھتا ۔

زکوٰۃ کا حکم

اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَاٰتُوا الزَّکوٰۃ اور

Marfat.com

زکوٰۃ دو۔

یعنی اے ایمان والو تم میں سے جو بھی مال دار ہے وہ میرے دیئے ہوئے مال میں سے حصّہ نکالے۔ زکوٰۃ ادا کرے۔

یہ اللہ کا حکم ہے لیکن کئی لوگ اللہ کے دیئے ہوئے مال سے زکوٰۃ کی ادائیگی نہیں کرتے۔ آپ کبھی غور کریں کہ اگر کوئی شخص کسی کو چالیس ہزار روپے دے اور پھر اُس میں سے کہے کہ میں نے تمہیں چالیس ہزار روپے دیئے ہیں تم اِس میں سے ایک ہزار روپے مجھے دے دو اور اُنتالیس ہزار روپے تم رکھ لو۔

بتائیں! ہزار روپیہ خوشی کے ساتھ دینا چاہیئے یا نہیں؟

ہماری کتنی بھول ہے کہ مالک نے ہمیں عطا فرمایا اور پھر اپنے عطا کئے ہوئے میں سے طلب کیا اور وہ بھی کتنا۔ اڑھائی فیصد یعنی اڑھائی روپے سَو میں سے۔ یعنی سَو روپیہ ہو تو اُس میں سے صرف اَڑھائی روپے۔

اللہ تعالےٰ تمام مُسلمانوں کو زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال کرتے ہیں کہ یا اللہ زکوٰۃ دینے کا حکم ہمیں تو دیا ہے لیکن پیارے اللہ کیا تو بھی زکوٰۃ دیتا ہے؟

فرمایا نہیں! میں خُدا ہوں۔ میں پروردگار ہوں۔ میں اللہ ہوں۔ میری ذات زکوٰۃ کی ادائیگی سے پاک ہے

Marfat.com

نماز کی باری آئی فرمایا تم پڑھو
روزے کی باری آئی فرمایا تم رکھو
زکوٰۃ کی باری آئی فرمایا تم دو
حج کی باری آئی فرمایا تم کرو
یا اللہ، تو بھی حج کرتا ہے؟

فرمایا! نہیں میں حج سے پاک ہوں،
نماز تم پڑھو، روزہ تم رکھو، حج تم کرو، زکوٰۃ تم دو، اور پھر فرمایا!

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اے ایمان والو! میرے پیارے نبی کی ذات پر درود و سلام پڑھا کرو۔

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا درود بھی پڑھا کرو اور سلام بھی پڑھا کرو۔

مشترک فعل

حضراتِ گرامی! میری بات کو ذرا توجہ سے سنیں،
عرض کی! مولا ہمیں درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا ہے یا اللہ

Marfat.com

کیا تو بھی دُرود وسلام پڑھتا ہے ؟

فرمایا ! ہاں میں بھی اور میرے فرشتے بھی

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبیٔ پاک
پر دُرود پڑھتے ہیں

ذرّہ ذرّہ دُرود پڑھتا ہے
ہر فرشتہ دُرود پڑھتا ہے
میرے آقا کی ذات پر صائم
میرا اللہ دُرود پڑھتا ہے

اندازہ فرمایا آپ نے کہ دُوسری تمام عبادات کے کرنے کا حکم صرف ہمارے لئے ہے

دُوسری عبادات دُوسرے نیک اعمال صرف ہم نے کرنے ہیں یہ حکم پروردگار ہے۔ اِن احکام میں اللہ تعالےٰ نے اپنی ذات کو شامل نہیں فرمایا۔

لیکن جب محبوب پر دُرود پڑھنے کی باری آئی تو فرمایا اے ایمان والو ! نبیٔ پاک پر دُرود میں اللہ بھی پڑھتا ہوں میرے فرشتے بھی پڑھتے ہیں اور تم بھی پڑھا کرو۔

Marfat.com

کام کی بات

ھُو ھُو دیاں ضرباں لائی جا جویں من دا یار منائی جا

تینوں اِکّو کم دی گل دسّاں سوہنے تے دُرود پڑھائی جا

ایہہ ویلا مُڑ مُڑ کہندا اے اَیویں ناں وقت گوائی جا

کھِڑ پین گے پھُل مُراداں دے اوہدے نام دی بزم سجائی جا

تینوں اِکّو کم دی گل دسّاں

سوہنے تے دُرود پڑھائی جا

نماز اچھّی ہے
روزہ اچھّا ہے
حج اچھّا ہے
زکوٰۃ اچھّی ہے لیکن

تینوں اِکّو کم دی گل دسّاں

سوہنے تے دُرود پڑھائی جا

علماء فرماتے ہیں!

Marfat.com

حضراتِ محترم !

ہم پر نمازیں فرض ہیں۔ ہم نمازیں پڑھتے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ مالک ہماری نماز قبول کرے یا نہ کرے

حج فرض ہے لیکن مالک چاہے قبول کرے یا نہ کرے

اسی طرح روزہ اور زکوٰۃ بھی فرض ہے لیکن اللہ تعالےٰ قبول کرے یا نہ کرے۔

مگر دُرود پاک ایسی عبادت ہے دُرود شریف کی ایسی فضیلت ہے دُرود شریف کی ایسی برکت ہے کہ جو بارگاہ خُداوندی میں قبول ہی قبول ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ

اے اللہ اپنے پیارے حبیب حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر رحمت نازل فرما

حضرات محترم !

اور کوئی بات اللہ قبول کرے یا نہ کرے لیکن کیا یہ ہو سکتا ہے ؟ کہ جب اللہ سے التجا کریں کہ اپنے حبیب پر رحمت نازل فرما تو اللہ اس بات کو قبول نہ فرمائے اور کہے کہ میں نہیں کروں گا۔

معلوم ہُوا ھر نیک کام ردّ ہو سکتا ہے لیکن دُرود شریف ردّ

Marfat.com

نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے

فَاذْكُرُونِيْ أَذْكُرْكُمْ

تُم مجھے یاد کرو ، میں تمہیں یاد کروں گا

آپ بتائیں کیا اِس میں وَقت کا تعیّن ہے ؟

کوئی تعیّن نہیں

بتائیں کہ کیا قید ہے وقت کی کہ کب یاد کرو اور کب یاد نہ کرو ، دوپہر کو یاد کرو یا شام کو یاد کرلو یا یہ کہ فلاں وقت تو یاد کر لو لیکن فلاں وقت یاد نہ کرو بلکہ پُورے دِن میں کوئی ایسا وقت مقرر نہیں ہے کہ جس وقت پابندی ہو کہ اُس وقت یاد نہ کرو

تو جیسے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا کوئی تعیّن نہیں ہے ویسے ہی محبوب پر دُرود شریف پڑھنے کے لئے بھی کوئی وقت مخصوص نہیں ہے ۔ بلکہ حکم ہُوا ہے کہ میرے محبوب پر دُرود پڑھو جب دِل چاہے پڑھو

صبح کو پڑھو ، دوپہر کو پڑھو ، شام کو پڑھو ، رات کو پڑھو ، آدھی رات کو پڑھو ، نماز سے پہلے پڑھو ، نماز کے بعد پڑھو ، اَذان سے پہلے پڑھو اذان کے بعد پڑھو ۔

Marfat.com

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جی یہ بریلویوں نے نیا کام شروع کر دیا ہے کہ اذان سے پہلے درود پڑھتے ہیں

الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام علیکَ یارسُول اللہ

میں پُوچھتا ہوں کہ اِس میں اعتراض کرنے والی بات تب ہوتی کہ جب ہم اپنے باپ کا نام لیتے یا اپنے کسی اور رشتہ دار کا نام لیتے۔ ارے ہم درود شریف پڑھتے ہیں تو کس پر پڑھتے ہیں

ہم درود شریف پڑھتے ہیں تو اللہ کے محبوبؐ پر

ہم درود شریف پڑھتے ہیں تو امام الانبیاءؐ پر

ہم دُرود شریف پڑھتے ہیں تو سرورِ کائناتؐ پر

ہم دُرود شریف پڑھتے ہیں تو اپنے آقاؐ پر

ہم دُرود شریف پڑھتے ہیں تو اپنے نبیؐ پر

ہم دُرود شریف پڑھتے ہیں تو رحمتِ دو عالم پر

ہم درود شریف پڑھتے ہیں تو اپنے رسول پر

اور اگر حضُور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمہارے بھی نبیؐ اور رسول ہیں تو تمہیں تو خوش ہونا چاہیئے۔

مَیں خُدا کی قسم کھاتا ہوں کہ جب بھی کوئی ہمارے آقاؐ پر دُرود شریف پڑھتا ہے تو ہم خُوش ہوتے ہیں اِس لئے کہ ہمارے نبیؐ پر دُرود وسلام پڑھا جا رہا ہے۔

لیکن یہ کتنے بدبخت ہیں کہ ایک تو سرکار کا اُمتی ہونے کا

Marfat.com

دعویٰ کرتے ہیں لیکن جب حضور پر درود شریف پڑھا جاتا ہے تو پھر انہیں تکلیف ہوتی ہے

معلوم ہوا کہ اِن کا تعلق حضور کے ساتھ نہیں ہے

کیا حضور محتاج ہیں ؟ معاذ اللہ

کیا حضور علیہ السلام اِن کے دُرود پڑھنے کے محتاج ہیں نہیں نہیں آرے میرے آقا و مولا پر تو خود خالق کائنات دُرود پڑھتا ہے۔

سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مکّہ کے لوگوں سے فرمایا کلمہ پڑھو جنّت مِل جائے گی

نماز پڑھو روزہ رکھو اللہ کا قرب حاصل ہو جائے گا

زکواۃ دو مال صاف ہو جائے گا

لیکن مکّہ کے لوگوں نے حضور کو تکالیف دیں آپ کی راہ میں کانٹے بچھائے معاذ اللہ جو اُن سے ہوا انہوں نے کیا

حضور پریشان ہوئے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا !

یا اللہ یہ کیسے لوگ ہیں ؟ میں انہیں جنّت کا راستہ بتا رہا ہوں اور یہ ہیں کہ مجھے تنگ کر رہے ہیں

اللہ نے فرمایا ! محبوب تُم فِکر نہ کرو اگر یہ تمہیں نہیں

Marfat.com

مانتے نہ مانیں
تمہاری شان کا انکار کرتے ہیں تو کریں۔ تم پر درود نہیں
پڑھتے تو نہ پڑھیں۔

اے حبیب تم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہو
اور میں مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰه کہتا ہوں
تم • میرا ذکر کیئے جاؤ میں تمہارا ذکر کیئے جاؤں گا۔

ارے ہمارے درود پڑھنے کی کیا حیثیت ہے کہ جب
حضور پر اللہ تعالیٰ درود پڑھتا ہے۔

مسلمانو! یہ ہمارے لئے فخر کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے ہمیں درود شریف پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی ہے اور
درود شریف پڑھنے میں ہم اللہ تعالیٰ کے شریک ہیں،

کر ذکر مدینے والے دا ایہدے چہ بھلائی تیری اے

رمضان المبارک کی مقدس گھڑیاں ہیں ان گھڑیوں سے
فیض حاصل کرلیں اور سب حضرات مل کر پڑھ لیں

کر ذکر مدینے والے دا
ایہدے چہ بھلائی تیری اے

حضرات محترم! مدینے والے کا ذکر اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ

Marfat.com

ذکر ہے۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کے اعزاز سے نوازا ہے

قیامت قائم ہونے کی وجہ

قیامت بھی اسی لئے قائم ہو گی تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کے نبی کی کیا شان ہے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ اُن کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

قیامت کا دن سرکار کی زیارت کا دن ہے
قیامت کا دن سرکار کی شان وعظمت کا دن ہے۔
اسی لئے تو ہم کہتے ہیں

خوشی نہ کیسے مناؤں میں حشر میں صائم
میرے حبیب کی تقریبِ رونمائی ہے

قیامت کا جلسہ صرف یار کی عظمتوں کے اظہار کا جلسہ ہوگا۔
سرکار نے سیدہ عائشۃ الصدیقہ سے فرمایا!
"اے عائشہ وہ بدبخت شخص ہوگا جس کو قیامت کے دن

Marfat.com

میرا دیدار نصیب نہ ہوگا۔

اُم المؤمنین حضرت سیّدہ عائشۃُ الصّدِّیقہ نے عرض کی!

یارسول اللہ! وہ بدبخت کون ہوگا؟

سرکار نے فرمایا! اے عائشہ یہ بدبخت وہ ہوگا۔

من ذکرۃ عندہٗ ولم یصلی علیہ

یعنی" جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر دُرود نہ پڑھے"

کر ذکر مدینے والے دا

ایہدے چہ بھلائی تیری اے

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک روز مسجد نبوی میں تشریف لائے" اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو مسجد نبوی شریف کی حاضری نصیب فرمائے حضورؐ منبر پر تشریف لائے" منبر کی تین سیڑھیاں تھیں"

سرکار نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین" جب دُوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو پھر فرمایا! آمین" جب تیسری سیڑھی پر قدم مُبارک رکھا تو پھر فرمایا! آمین"

حضراتِ گرامی!

صحابہؓ حیران تھے کہ سرکار نے تین مرتبہ آمین کیوں کہا؟ کیونکہ آمین تو دُعا کے بعد کہتے ہیں" اور سرکارؐ نے دُعا تو مانگی نہیں لیکن پھر بھی

Marfat.com

آمین فرمایا"

غُلاموں نے عرض کی ! یارسول اللہؐ آپ نے تین مرتبہ آمین فرمایا ہے اس کی وجہ کیا ہے ؟

سرکار نے فرمایا ! اے میرے غلامو ! جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو جبریلِ امین سدرۃ المنتہیٰ چھوڑ کر میرے قدموں میں آگیا جبریل دُعا مانگ رہا تھا اس لئے میں اسکی دُعا پر آمین کہہ رہا تھا۔

نکتہ

حضرات محترم ! جبریل نے ہم مسلمانوں کو یہ سبق دیا کہ دُعا تو ہر جگہ قبول ہوتی ہے لیکن میں سدرہ کو چھوڑ کر بارگاہِ رسالت میں آگیا صرف اس لئے کہ دُعا حضور کے قدموں میں مانگی جانے والی سب سے پہلے قبول ہو گی"

جبریل آئے " دُعا مانگی " یارسول اللہؐ میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ کسی شخص کی زندگی میں رمضان المبارک کا مہینہ آئے اور وہ روزے نہ رکھے وہ ہلاک ہو جائے" سرکار نے فرمایا " آمین "

دوسری دُعا جبریلؑ نے یہ کی "

" جو شخص اپنے والدین کا بڑھاپا پائے اور اُنکی خدمت کر کے اللہ تعالیٰ سے جنت حاصل نہ کرے وہ بھی ہلاک ہو جائے۔

سرکار نے پھر آمین فرمایا "

Marfat.com

تیسری دُعا جبریل نے یہ کی کہ "یا رسول اللہ جو شخص آپ کا نامِ اقدس سُنے اور آپ پر دُرود شریف نہ بھیجے دُرود شریف نہ پڑھے وہ بھی ہلاک ہو جائے۔ اسی لئے تو ہم کہتے ہیں

نبیؐ تے شام سویرے دُرود پڑھیا کر
غماں نے پائے جے گھیرے دُرود پڑھیا کر

دُرود کا اجر

سرکارِ مدینہ کی ذاتِ اقدس پر دُرود پڑھنے والے کو قیامت کے دِن سرکار کی زیارت نصیب ہو گی۔

دُرود پڑھنے والے کا چہرہ روشن ہو گا۔

دُرود پڑھنے والے پہ اللہ راضی ہو گا۔

دُرود پڑھنے والے پہ اللہ کا رسول راضی ہو گا۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے کر گئے تو آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے جو طواف کرتے ہوئے رو بھی رہا ہے اور دُرود شریف بھی پڑھ رہا ہے

حضرت سفیان ثوری بعد میں اُس سے ملے اور فرمانے لگے کہ اے اللہ کے بندے تم طواف کر رہے تھے اور طواف کے دوران دوسرے سب لوگ تو دعائیں مانگ رہے تھے

Marfat.com

تسبیحات کا ورد کر رہے تھے

وظائف پڑھ رہے تھے

بارگاہِ اُلوہیت میں نیاز پیش کر رہے تھے

لیکن تم صرف درود شریف پڑھ رہے تھے کیا تمہیں کوئی تسبیح نہیں آتی"

اُس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے"

حضورؐ کی کرم نوازی

اُس نے کہا ! سرکار جب میں گھر سے حج کے لئے آیا تو میں اکیلا نہیں تھا بلکہ میرے والد میرے ساتھ تھے"

میرے باپ کی زندگی نے وفا نہ کی اور میرے باپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ میں نے سوچا کہ اب میں اپنے باپ کا جنازہ پڑھ کر دفن کر دوں"

لیکن جب میں نے اپنے باپ کی طرف دیکھا تو میرے باپ کا رنگ سیاہ ہو چکا تھا" میں پریشان ہو گیا کہ اب میں دوسروں کو اپنے باپ کا مُنہ کیسے دکھاؤں گا۔ میں لوگوں کو جنازے کی دعوت کیسے دُوں

میں ابھی پریشان ہی تھا کہ ایک ڈاچی سوار آیا" اُس نے قریب آ کر میرے باپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور اپنا گورا گورا نُوری ہاتھ مُبارک میرے باپ کے چہرے پر پھیرا تو میں نے دیکھا کہ میرے

Marfat.com

کا چہرہ جو کہ پہلے سیاہ ہو چکا تھا اب اُن کے ہاتھ پھیرنے کی برکت سے نُورٌ علیٰ نُور ہو گیا تھا " میرے ابّا جان کا چہرہ روشن ہو گیا تھا - چہرے پر سیاہ ہونے کا نام و نشان تک نہ تھا "

تو جب وہ ڈاچی سوار جانے لگے تو میں نے جلدی سے اُن کے پاؤں مُبارک پکڑ لئے - اور ہاتھ باندھ کر اُن سے عرض کی "

اے مجھ مسافر پر کرم فرمانے والے

اے مجھ غریب پر احسان کرنے والے

اے میرے باپ کے چہرے کو نُور بنانے والے

اے اِس مشکل وقت میں مشکل کشائی فرمانے والے

آپ مجھے یہ نہیں بتائیں گے کہ آپ کون ہیں " ؟ میری گذارش پر انہوں نے اپنے رُخ انور سے نقاب اُٹھا دیا "

سُن کے عرض رسول پیارے میں وَل نظر اُٹھائی

اسیں محمّد بن عبدُاللہ ایہہ نرم کلام سُنائی

اُنہوں نے فرمایا ! اے میرے اُمّتی میں تیرا نبی تیری پریشانی دُور کرنے آیا ہوں " تیری مشکل کُشائی کرنے آیا ہوں "

کرم تیرے دا ناں کوئی ٹھکانہ یا رسول اللہ

سدا کھلاّ اے رحمت دا خزانہ یا رسول اللہ

Marfat.com

اے مجھ پر کرم کرنے والے،
اے مجھے دیدار عطا فرمانے والے آقا آپ نے اتنا کرم فرمایا
مجھ نکمّے کے لئے آپ تشریف لے آئے " اس بیچارگی
میں " اس بے سروسامانی میں رحمت فرمائی " میرے آقا !
اے رحمۃ اللعلمین آپ کو میرے ابا جان کی کونسی ادا
پسند آئی ؟

سُلطانِ مدینہ نے فرمایا ! اے میرے غلام " تیرا باپ
بڑا گنہگار تھا " سیاہ کار تھا " جب وہ مرا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے
جلال سے سیاہ کر دیا " لیکن !
اس نے ایک مرتبہ بڑی محبّت کے ساتھ ہم پر دُرود شریف
پڑھا تھا " ہم نے اس کی دُرود والی پرچی سنبھالی ہوئی تھی
آج جب مرنے کے بعد اس کا رنگ سیاہ ہوگیا تو ہم نے اُس
دُرود شریف کی محبّت کے بدلے میں اس کے چہرے کو نُور و نُور کر دیا "

حاصلِ مقصد

حضراتِ محترم ! معلوم ہُوا دُرود پڑھنے سے چہرے پر
نُور آتا ہے " دُرود پڑھنے سے قبر کا اندھیرا ختم ہوتا ہے
دُرود پڑھنے والے کی سرکار شفاعت فرمائیں گے ۔
بلکہ سرکار فرماتے ہیں " دُرود شریف پڑھنے والا قیامت کے

Marfat.com

دن میرے نزدیک ہوگا۔ اسی لئے تو ہم کہتے ہیں

کر ذکر مدینے والے دا ایہدے چہ بھلائی تیری اے
اک وار توں ہو جا سوہنے دا فِر ساری خدائی تیری اے

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن

پڑھدے سدا درود جو نبی اُتّے، اوہناں تائیں حضوریاں ہندیاں نے
ایسا سوہنے دا قرب نصیب ہندا پھیر کدی ناں دوریاں ہندیاں نے
پڑھئے جدوی درود حضور اُتّے دور گل مجبوریاں ہندیاں نے
قسم ربّ دی صائم درود پڑھیاں
آساں ساریاں پوریاں ہندیاں نے

Marfat.com

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ ٥ وَالعَاقِبَۃُ لِلمُتَّقِینَ ٥ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی سَیِّدِ المُرسَلِینَ ٥ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ ٥

اَمَّا بَعدُ

فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ ط

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ط

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی قُراٰنِ المَجِید وَ فُرقَانِ الحَمِید

مَن عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَکَرٍ اَو اُنثٰی وَھُوَ مُؤمِنٌ فَلَنُحیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً

النحل آیت ۹۷

صَدَقَ اللّٰہُ مَولَانَا العَظِیم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّونَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیہِ وَسَلِّمُوا تَسلِیمًا

درود پاک با آواز بلند

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَارَسُولَ اللّٰہ ٥ وَسَلَّمَ عَلَیکَ

Marfat.com

کچّ وی منکا تے لعل وی منکا اِکّو رنگ دوہاں دا
جاں وَلّ صراف لے جائیے فرق ہزار کوہاں دا

میں نیواں میرا مُرشد اُچّا تے میں اُچیاں دے سنگ لائی !
صدقے جاواں ایہناں اُچیاں اتوں جہنا نیویاں نال نبھائی

دُدّدھ وجود تیرے وِچ کیہ اے رِغن دار تمامی
مُرشد لاوے جاگ پریموں تاں جمّے دودھ پانی

قلم ربّانی ہتّھ ولیاں دے وَلی لِکھے جو چاہوے
رب ایہناں نوں طاقت بخشی ایہہ لِکھّے لیکھ مٹاوے

مُرشد دے دَروازے اُتّے محکم لائیے جھوکاں !
نویں نویں ناں یار بنائیے وانگ کمینیاں لوکاں

Marfat.com

قابلِ قدر واجب الاحترام بزرگو دوستو عزیز ساتھیو
آپ حضرات کے سامنے اِس مقدّس اجتماع میں میں نے
چودھویں پارے کے اُنیسویں رکوع کی آیتِ پاک تلاوت کرنے
کا شرف حاصل کیا ہے
جس میں اللہ رب العزّت نے پاکیزہ زندگی کا ذکر فرمایا
ہے
نُورانی زندگی کا ذکر فرمایا ہے
منزّہ زندگی کا ذِکر فرمایا ہے
پاک زندگی کا ذِکر فرمایا ہے
یہ کون لوگ ہیں ؟

پاکیزہ زندگی عطا ہوگی

یہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اچھّی زندگی عطا فرمائی
ہے آج ہر شخص یہی سمجھتا ہے کہ اس کی زندگی اچھّی ہے
وہ سیدھے راستے پر ہے اُس کی لائن درست ہے
آئیں قرآن پاک کی روشنی میں اس مسئلے کو سمجھیں کہ اچھّی
زندگی اللہ تعالےٰ نے کس کو عطا فرمائی ہے
اللہ رب العزّت کا ارشاد پاک ہے
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

Marfat.com

جو اچھا عمل کرے مِن ذَکَرٍ اَوْ اُنثیٰ

مرد ہو یا عورت وَهُوَ مُؤمِنٌ

فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً

اور ہم انہیں ضرور اچھی زندگی عطا فرمائیں گے

وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ

بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ

النحل آیت ۹۷

اور ضرور ان کے اعمال بھی انہیں اچھی جگہ پر عطا فرمائیں گے اور انہیں زیادہ اجر بھی عطا فرمائیں گے۔

اللہ رب العزت نے اِس آیتِ پاک میں ایک جگہ وَهُوَ مُؤمِنٌ کی شرط لگائی

صالح مومن کی شرط

شرط یہ لگائی ہے کہ وہ مومن ہو"

قرآنِ پاک میں جہاں بھی نیک عمل کی وضاحت فرمائی گئی ہے وہاں پہلے ایمان کی شرط لگائی گئی ہے"

آئیں میں آپ کے سامنے چند آیات پیش کرتا ہوں

Marfat.com

وَبَشِّرِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا

الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ

تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ط ۵

ترجمہ! البقرہ آیت ۲۵

اور خوشخبری سُنا دیں اُنہیں کہ جو لوگ ایمان
لائے اور نیک عمل کئے اُن کے لئے جنّت
ہے جس میں نہریں جاری ہیں ؎

قرآنِ مجید میں سُورہ مائدہ میں اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ؎

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ

مَّغۡفِرَةٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ

اِس میں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ "جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے" میں اُن کی مغفرت بھی فرماؤں گا اور اُنہیں اَجرِ عظیم بھی مِلے گا۔

حضرات محترم نیک اعمال کرنے والوں کے لئے قرآنِ مجید میں کیسی خوشخبریاں ہیں "

Marfat.com

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،

وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ
اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

ترجمہ!

قسم ہے زمانے کی انسان خسارے میں ہے
مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیئے
اور ایک دوسرے کو حق کی اور صبر کی نصیحت کی

معلوم ہوا،

نیک اعمال کرنے والے کو جنّت ملے گی، نیک عمل کرنے والے کو اجرِ عظیم ملے گا،

بلندی ملے گی،

انعام ملے گا،

درجہ ملے گا،

مغفرت ملے گی،

کامیابی نصیب ہوگی،

خسارے سے بچے گا،

لیکن اللہ تعالےٰ نے نیک اعمال کرنے سے پہلے ایک شرط لگادی۔

Marfat.com

کہ اٰمنُوا ' ایمان لائے اور نیک عمل کرے
مسئلہ واضح ہو گیا کہ ایمان پہلی شرط ہے کہ اُس نے
ایمان دِل سے اور زبان سے قبول کیا ہو ۔

ایمان کی شرط محبّتِ رسول ہے

حضراتِ محترم ! توجّہ فرمائیں کہ عمل اُس کا قبول ہو گا
جس میں ایمان ہو گا ۔

سرکار فرماتے ہیں ،

اَلَا لَا اِیمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ

اُس کا ایمان نہیں جس کے دِل میں میری محبّت نہیں ۔

دیکھیں ! عمل اُس کا قبول ہے جس کے دِل میں سرکار کی محبّت
ہو ۔ عمل اُس کا قبول ہو گا جس کے دِل میں ایمان ہو اور ایمان
اُس کا قبول ہے جس کے دِل میں حضورؐ کی محبّت ہو
۔

بے حُبِّ مُصطفےٰ کے عبادت حرام ہے
زاھد تیری نماز کو میرا سلام ہے

نتیجہ یہ نِکلا کہ جس کے دِل میں حضورؐ کی محبّت ہو ۔ دولتِ ایمان
ہو عمل بھی اُسی کا قابلِ قبول ہے ۔

Marfat.com

حضرت علامہ صائم چشتی فرماتے ہیں

نہیں جس کے دل میں محبت نبی کی
خدا کی قسم وہ مسلماں نہیں ہے
مسلمان ہونا تو مشکل ہے لیکن
وہ تو انسان ہو کر بھی انساں نہیں ہے

قرآن مجید میں ارشاد ہے

مغفرت کی نوید

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے
کہ ہم نیک اعمال کرنے والے کو حیاتِ طیبہ عطا فرمائیں گے

حضراتِ محترم!
نیک اعمال کرنے والے کو حیاتِ طیبہ اللہ تعالیٰ کے دربار سے حاصل ہوتی ہے۔ تفسیر فتح القدیر کے حوالہ سے بات کرتا ہوں۔
اللہ تعالیٰ کی ذات جس کو حیاتِ طیبہ عطا فرمائے اُس کو ربّ کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ اُسے اپنے مالک کی پہچان ہو جاتی ہے
تفسیر جریر میں لکھا ہے کہ جس آدمی کو حیاتِ طیبہ حاصل ہو جاتی ہے یعقل حلالؕ ویرزق حلالؕ

Marfat.com

اُس کا کھانا بھی حلال ہوتا ہے
اُس کا پینا بھی حلال ہوتا ہے
اُس کا پہننا بھی حلال ہوتا ہے
اُس کی روزی بھی حلال ہوتی ہے
اُس کا لباس بھی حلال ہوتا ہے۔

بُری زندگی کونسی ؟

آئیں یہ بھی دیکھیں کہ بُری زندگی کونسی ہے ؟ تو سب سے بُری زندگی وہ ہے کہ جس کا رزق بھی حرام ہو اور اُس نے جو لباس پہنا ہو وہ بھی حرام ہو ؟

اِنسان کو چاہیئے کہ غور کرے کہ اُس کا رزق حلال ہے ؟ اور اُس نے جو کپڑا پہنا ہے کیا وہ بھی حلال پیسے سے ہی خریدا گیا ہے ؟

اگر یہ دونوں چیزیں حلال رزق سے حاصل ہوئی ہیں تو پھر وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ اُسے حیاتِ طیّبہ عطا فرماتا ہے

اور اگر ان چیزوں میں گڑبڑ نظر آتی ہے تو پھر اُس کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ کہ اب بھی وقت ہے کہ وہ اپنے آپ کو سنوار لے ؟

قبر کی زندگی

ع زندانِ من قبر کی زندگی حق ہے

Marfat.com

صاحبِ تفسیر خازن نے حیات طیبّہ کا مطلب یہ بیان کیا ہے
کہ اچھی زندگی یہ ہے کہ اُسے اللہ جنّت الفردوس عطا فرما دے گا

اِسی حَیَاۃً طَیِّبَہ کا ایک مطلب صاحب تفسیر رُوح المعانی
نے یہ لکھا ہے کہ حیاتِ طیبّہ قبر کی زندگی ہے

فقد جاء القبر من ریاض الجنة

کہ وہ زندگی اُس قبر کی زندگی ہے جو قبر جنّت کے باغات میں
سے ہو۔

روایات میں آتا ہے کہ قبر یا تو جنّت کے باغات میں سے ایک
باغ ہوگی یا پھر جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے

مومن کی قبر

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب کوئی نیک آدمی قبر میں جاتا ہے
تو اُس سے سوالات پُوچھے جاتے ہیں بعد میں اُس کے لئے جنّت سے
لباس لایا جاتا ہے۔

پھر اُس کے لئے بہشتی لبستر بچھایا جاتا ہے اور اُس کی قبر
میں جنّت کی کھڑکیاں کھول دی جاتی ہیں۔

پھر فرشتہ اُس سے کہتا ہے
نَمْ کَنَوْمَةِ الْعَرُوْس

Marfat.com

یعنی سو جا جیسے پہلی رات کی دلہن سوتی ہے

عُرس کا دِن

حضراتِ گرامی! عُرس لفظ عُروس سے نکلا ہے۔ جب اللہ کا نیک بندہ قبر میں جاتا ہے تو فرشتے اُس سے کہتے ہیں "

نَوۡمَةِ العُرُوس

گویا وہ دِن اُس کے لئے عُرس کا دِن بن جاتا ہے۔ اور ہم بھی یہی کرتے ہیں کہ جب کسی نیک آدمی کی وفات کا دِن آتا ہے تو ہم عُرس مناتے ہیں "

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ "جی عُرس کا لفظ کہاں سے نکلا ہے؟

تو معلوم ہوا کہ عُرس کا لفظ اِسی حدیثِ پاک سے اَخذ کیا گیا ہے "

جب اللہ کے کِسی ولی پر انعامات واکرام کی بارش ہوتی ہے تو اُس کو چاہنے والے " اُس کو ماننے والے " اُس سے محبّت کرنے والے اُن کی یاد میں عُرس مناتے ہیں۔ حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں یوں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں "

آپ لکھتے ہیں "

Marfat.com

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

حضرات محترم!

یہ شعر اُس ولیٔ کامل نے کہا ہے کہ جنہوں نے نوّے لاکھ ہندؤوں کو مسلمان کیا ہے۔ آپ جب چلّہ کشی کے لئے حضور داتا صاحبؒ کی قبرِ انور کے قریب بیٹھے تو اُنہوں نے فرمایا کہ مجھے فیضان حاصل ہُوا اور مجھے معلوم ہُوا کہ یہ کوئی عام قبر نہیں ہے بلکہ یہ تُربتِ گنج بخش ہے۔ یہ فیضانِ عالم کی مقدّس جگہ ہے

یہ قبرِ انور اُس اللہ کے ولی کی ہے کہ جو ناقصوں کے لئے پیرِ کامل ہے اور جو پیرِ کامل ہیں تو اُن کے لئے بھی یہ راہنما بزرگ ہیں

پیروں کا پیر ہے، روشن ضمیر ہے
علی ہجویری داتا سب کا دستگیر ہے

لوگ کہتے ہیں کہ قبر پہ جانا شرک ہے۔ بدعت ہے تو میں کہتا ہوں کہ اگر قبر کے اُوپر جانا شرک ہے تو پھر قبر کے اندر جانا تو ڈبل شرک ہوا۔ اِس کا مطلب ہوا کہ آدمی یہ وصیّت کرے کہ مجھے قبرستان نہ لیکر جانا۔

ارے مزارات پر جانا تو خود حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

سُنّت ہے۔

حضور تو خود جاتے رہے اور قبر والوں کے لئے دعائیں فرماتے رہے۔

"ہم سرکار کی سُنّت پر عمل کرتے ہوئے اُنہیں دُعائیں دینے جاتے ہیں اور اللہ والوں کی سُنّت پر عمل کرتے ہوئے اُن سے دعائیں لینے بھی جاتے ہیں"

سرکار نے قبر پر جاکر دُعا فرما کے ہمارے لئے یہ مسئلہ واضح فرما دیا کہ قبر پر جانا غلط نہیں بلکہ عین سُنّت ہے

اگر آج قبور پر کوئی جہالت والی رسوم ہوتی ہیں تو اُن کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

یاد رکھیں ! کوئی سُنّی مُسلمان خلافِ شریعت کاموں کی اجازت نہیں دیتا خواہ وہ قبور پر جاکر ہوں یا گھر بیٹھ کر ہوں"

ہم ناچ گانے کی اجازت نہیں دیتے،

ہم نشہ آور چیزوں کی اجازت نہیں دیتے،

ہمارا طریقہ ہے

مزارات پر جاکر اللہ کا ذکر کرنا

ہمارا طریقہ ہے

مزارت پر جاکر محافلِ میلاد کرنا

ہمارا طریقہ ہے

مزارات پر ایصالِ ثواب کی محفلیں کرنا

Marfat.com

ہمارا طریقہ ہے

مزارات پر جاکر قرآن مجید کی تلاوت کرنا ، اوراد و وظائف پڑھنا ، درود و سلام پڑھنا ، ذکر اذکار کرنا ، سرکار کی نعتیں پڑھنا اللہ تعالیٰ سے اولیاء اللہ کا صدقہ مانگنا

کُتّا نکالو مسجد نہ گراؤ

حضرات محترم !

اگر مسجد میں کُتّا داخل ہو جائے تو کیا کرنا چاہیئے ؟ کُتّے کو باہر نکالنا چاہیئے یا مسجد کو گرا دینا چاہیئے ، ؟

کُتّے کو ہی باہر نکالنا چاہیئے ،

اِسی طرح اگر کسی دربار پر کوئی غیر شرعی حرکت ہو رہی ہو تو اُس غیر شرعی حرکت کو بند کرنا چاہیئے نہ کہ اولیاء اللہ کے مزارت پر جانے سے روکنا چاہیئے

اگر قرآن پاک کا بغور مطالعہ کیا جائے تو اللہ والوں کی نسبت اور اُن کی صُحبت و رفاقت کا پتہ چلتا ہے ۔

آپ بتائیں ! اصحاب کہف کا کُتّا جنّتی ہے یا نہیں ؟

ارے اُس کُتّے نے اللہ والوں کے ساتھ تعلّق قائم کرلیا ، وہ اصحاب کہف کے غار کے باہر بیٹھ گیا ، اُس نے اللہ والوں کا قُرب حاصل کرلیا اور وہ جنّتی ہو گیا ، تو جو اللہ کے محبوب کی اُمّت کے ولی ہیں اُن کے

Marfat.com

مزارات پر جانے والے کو جنّت کیوں نہ ملے گی ؟

جیہڑا اللہ دے ولیاں تھیں کرداا اے سنگ "

اوس کچ تے وی اوندا اے ہیرے دا رنگ "

راستہ بتا دوں

حضراتِ محترم ! آپ داتا صاحب کی سیرت کا مطالعہ کر کے دیکھیں" آپ ایک روز مسجد کے باہر تشریف فرما تھے"

ایک ہندؤوں کی بارات آئی ۔ وہ راستہ بھول گئے تھے" وہ آپ کے پاس آکر کہنے لگے بابا جی آپ ہمیں راستہ بتا دیں"

آپ نے پوچھا ! راستہ بتا دوں یا دکھا دوں"،

اُنہوں نے کہا !

جی بتانے اور دکھانے میں کیا فرق ہے ؟

آپ نے فرمایا !

بتانا تو یہ ہوتا ہے کہ میں آپ کو محلّے کا نام بتا دوں" گلی اور بازار کی پہچان بتا دوں" اور دِکھانا یہ ہوتا ہے کہ میں خُود تمہیں وہاں چھوڑ آوٴں"

اُنہوں نے کہا پھر تو زیادہ اچھّا یہ ہے کہ بابا جی آپ ہمیں چھوڑ ہی آئیں" وہ جگہ دِکھا ہی دیں"

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ اگر دیکھنا ہے تو پھر تم سب اپنی آنکھیں بند کر لو۔ اُنہوں نے آنکھیں بند کر لیں

اِدھر اُنہوں نے آنکھیں بند کیں اور اُدھر حضرت داتا علی ہجویری نے اُن پر فیضانِ نظر کیا اور اُنہیں گنبدِ خضریٰ دکھا دیا

اُنہوں نے کہا!

"حضور ہم بھولے رہے" پھر کیا ہُوا" سب آنکھ کھولتے گئے اور کلمہ پڑھتے گئے۔

بِن تیل دے دیوا بلدا ناں ، بِن پانیوں بوٹا پھلدا ناں
بِن مُرشد کلمہ چلدا ناں پڑھو لا الٰہ اِلّا اللہ

اے صائم حسن قرینے دا اَج منگ لؤ سفر مدینے دا
رُخ کر لؤ ٹھیک سفینے دا پڑھو لا الٰہ الا اللہ

اللہ والوں کی سنگت

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حیاتِ طیبہ عطا فرمائی ہے۔ جو بھی اللہ والوں کی سنگت اختیار کرتا ہے اُن کی رفاقت اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُنہیں بھی حیاتِ طیبہ عطا فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے

Marfat.com

کہ ہمیں اپنے حبیب کی محبت اور اپنے ولیوں کی رفاقت عطا فرمائے آمین

وما علینا الا البلاغ المبین

Marfat.com

حاضریِ مدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ
قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ قُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَ فُرْقَانِ الْحَمِیْدِ

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَھُمْ جَآءُ لَکَ فَاسْتَغْفَرُ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَلَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ سورۃ النساء آیت ۶۴

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

درود پاک با آواز بلند

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۝ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ

Marfat.com

یا حبیب اللہ

معززسامعین حضرات ! بزرگو دوستو

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کارخانۂ قدرت میں کوئی چیز بے کار اور بے فائدہ نہیں پیدا فرمائی

ھر چیز کے بنانے کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے

بعض وہ چیزیں ہیں کہ جن کی طرف دیکھ کر انسان خیال کرتا ہے کہ یہ چیزیں پتہ نہیں کس لئے بنی ہونگی ؟

لیکن اُن کے بھی پیدا فرمانے کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے

کتابوں میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک دیوار پر چھپکلی کو چلتے ہوئے دیکھ کر پُوچھا مولا اس کو کیوں پیدا فرمایا ہے

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے آواز آئی پیارے کلیم ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ اِس چھپکلی نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ یا اللہ تُو نے موسیٰ کو کیوں پیدا فرمایا

تو میرے موسیٰ کلیم اللہ جیسے میں نے تمہیں کسی کام کے لئے بنایا ہے ویسے ہی اِسے بھی کسی کام کے لئے پیدا کیا ہے

اِنسان اللہ ربّ العزّت کی ساری مخلوقات میں سے اشرف و افضل ہے

تمام مخلوق میں منفرد و اعلیٰ مقام کا مالک ہے

Marfat.com

اِنسانی تخلیق

جس طرح تمام مخلوقات کے بننے کا مقصد ہے اسی طرح انسان کے بننے کا بھی کوئی مقصد ہے
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اِنسان کے پیدا فرمانے کی وجہ کو بیان فرمایا ہے۔
اِرشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ ما خلقتُ الجِنَّ وَ الاِنسَ اِلاَّ لِیَعبُدُون

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے جنوں اور انسانوں کو اِس لئے پیدا کیا ہے تاکہ یہ میری عبادت کریں۔
اور اِس کی ترجمانی کسی شاعر نے کی ہے

زندگی حاصل برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی۔

انسان کی زندگی کا مقصد
انسان کے پیدا ہونے کا مقصد انسان کی تخلیق کا مقصد قرآن نے یہ بیان کیا ہے کہ اسے اللہ کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے
تو جو آدمی اپنے مالک کی اپنے خالق کی عبادت نہیں کرتا تو گویا وہ اپنی وجہِ تخلیق کے منشور پر عمل پیرا نہیں ہے۔

Marfat.com

نتیجہ کیا نکلا

زندگی وہی زندگی ہے کہ جس میں مالک کی بندگی ہو" اور جس زندگی میں مالک کی بندگی نہیں وہ زندگی زندگی ہی نہیں ہے دیکھیں کائنات کی جس چیز پر بھی غور کریں تو نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ یہ تمام چیزیں انسان کے لئے بنائی گئی ہیں"

سورج کو دیکھ لیں"
چاند کو دیکھ لیں،
ستاروں کو دیکھ لیں،
جانوروں کو دیکھ لیں،
غذاء کو دیکھ لیں،
کھیتیاں دیکھ لیں،
نہریں دیکھ لیں،
دریا دیکھ لیں"
سمندر دیکھ لیں

غرض یہ کہ کائنات کی ہر چیز مالک نے انسان ہی کیلئے بنائی ہے اور انسان کو

؎ کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے

Marfat.com

جانور پیدا کیئے تیری وف کے واسطے
کُل جہاں تیرے لئے ہے اور تُو خدا کے واسطے

اللہ نے ہر چیز انسان کے لئے پیدا کی ہے اور اِنسان کو اپنے لئے پیدا کیا ہے۔

بندگی ہے تو زِندگی

وہ بندہ بندہ نہیں جو اپنے مالک کی بندگی نہیں کرتا۔ اور وہ زِندگی زندگی نہیں جو اپنے مالِک کی بندگی میں نہ گُذرے۔

اِنسان خطا کا مُبتلا ہے اور اِس سے مالک کی بندگی کا حق اَدا نہیں ہو سکتا۔

دیکھیں اگر کسی کا بھائی ناراض ہو جائے اور اُسے راضی کرنا ہو تو اُسے اپنے بھائی کے دروازے پر جانا پڑے گا۔

اگر بھائی ناراض ہو تو بھائی کے دروازے پر جانا پڑتا ہے
اگر رِشتہ دار ناراض ہو تو رِشتہ دار کے دروازے پر جانا پڑتا ہے
اگر عزیز و اقارب ناراض ہوں تو اُن کے دروازے پر جانا پڑتا ہے

ہم سے مالک کی بندگی کا حق اَدا نہیں ہوتا اور ہم مالک کو ناراض کر بیٹھتے ہیں۔

اللہ ربّ العزت کو ناراض کر بیٹھتے ہیں۔

Marfat.com

اَب کِدھر جائیں

اور جب اللہ کو ناراض کرلیا تو اَب کِدھر جائیں کیونکہ اللہ کا تو گھر ہی نہیں ہے اُس کا تو مکان نہیں ہے ' وہ تو لامکان میں ہے وہ تو مکان کی حُدود و قیود سے پاک ہے '

تو پھر جب اللہ کو ناراض کرلیا تو اَب کِدھر جائیں '

اگر کوئی یہ کہے کہ اگر اللہ کو ملنا ہے تو مسجد میں آجاؤ تو میں سوچ میں پڑگیا کہ کونسی مسجد میں کیونکہ صرف ایک ایک شہر میں تین تین چار چار سو مساجد ہیں ' اَب کوئی ایک جگہ بتاؤ

ہمیں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جو چیز بھی مانگنی ہو اللہ سے مانگو ' اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ عرشوں پر رہتا ہے '

تو ایک عاشق کی زبان سے اِس کی ترجمانی سُنیں ' کہ جب معراج کی رات جب اللہ نے حضورؐ کو اپنے پاس بلوایا ' سُنیں '

' تینوں اپنے کول میں سدھیا نہیں تینوں تیرا مکان وکھایا اے
میرا تے کوئی مکان نہیں اَوں میں لامکان سدانداہاں

' اللہ تو مکان و مکانیات سے پاک ہے '
ہمیں کہتے ہیں کہ
بیٹیاں اللہ تعالیٰ سے مانگو '

Marfat.com

بیٹے اللہ تعالیٰ سے مانگو،
عزتیں اللہ تعالیٰ سے مانگو،
دولت اللہ تعالیٰ سے مانگو۔
مال اللہ تعالیٰ سے مانگو،
اولاد خدا کی بارگاہ سے مانگو۔

میں کہتا ہوں کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے در سے ملتی ہے ذرا یہ بھی بتا دو کہ اللہ کہاں سے ملتا ہے؟

ارے جس سے کوئی چیز لینی چاہو اُس کا ایڈریس تو بتاؤ؟ آؤ مل کر قرآن پاک سے عرض کریں کہ اے اللہ کی پاک کتاب!

کوئی کہتا ہے خدا کعبے میں رہتا ہے
کوئی کہتا ہے خدا سرِ عرش عُلیٰ رہتا ہے؟
اے اللہ کی پاک کتاب!
کوئی کہتا ہے خدا عرش پر ہے۔
کوئی کہتا ہے اللہ کعبے میں ہے۔
کوئی کہتا ہے خُدا مسجد میں ہے۔
کوئی خدا کا پتہ کچھ بتاتا ہے، کوئی خدا کا پتہ کچھ بتاتا ہے

اے اللہ پاک کی پاک کتاب!
تُم پاکیزہ ہو،
تم سچّی ہو،
تم سُچی ہو،

Marfat.com

تم لاریب ہو ،

تم نور ہو ،

تم ھدایت ہو ،

تمہارے اندر انسان کے لئے ابتداء سے لیکر انتہا تک

مہد سے لیکر لحد تک

ماں کی گود سے لیکر قبر تک

زندگی کے ہر موڑ کے مشکل سے مشکل سوال کا حل موجود ہے

اے اللہ کی پاک کتاب !

ذرا یہ بیان فرما کہ جب اللہ ناراض ہو جائے تو اللہ کو راضی کرنے کہاں جائیں ،

سنئے اللہ کی پاک کتاب نے کیا جواب دیا ،

قرآن نے کہا !

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ

اے محبوب اعلان کردو ،

کہ اگر ان کا بھائی ناراض ہو جائے تو بھائی کے دروازے پر جائیں

باپ ناراض ہو تو باپ کے دروازے پر جائیں ،

رشتہ دار ناراض ہوں تو رشتہ دار کے دروازے پر جائیں

مگر اے محبوب

جب یہ پروردگار کو ناراض کر لیں تو تمہارے دروازے پر آجائیں

اے حبیب ! تمہارا دروازہ ہی میرا دروازہ ہے "

Marfat.com

بازبانِ رضا

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدّدِ دین و ملّت الشّاہ احمد رضا خاں بریلوی نے کیا خوب فرمایا ہے

وہی رَبّ ہے جس نے تُم کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بنایا

مِل کر جھوم کر پڑھیں

جو بھی حضورؐ کے دَر کا گدا ہے،
جو بھی حضور کی بارگاہ کا غلام ہے،
اُس کا یہی عقیدہ ہے،
یہ عقیدہ قرآن والا ہے،
یہ عقیدہ قرآن والا ہے،
یہ عقیدہ حدیث والا ہے،
یہ عقیدہ صحابہ والا ہے،
یہ عقیدہ تابعین والا ہے،
یہ عقیدہ اَغیاث والا ہے،
یہ عقیدہ اَقطاب والا ہے،
یہ عقیدہ اَولیاء والا ہے،

Marfat.com

یہ عقیدہ اصفیاء والا ہے کہ

"وہی ربّ ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بنایا

کوئی کسی امیر کے در کا گدا ہے،

لیکن

ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بنایا"

کوئی کسی وزیر کے در کا گدا ہے،
کوئی کسی مشیر کے در کا گدا ہے،
کوئی کسی گورنر کا گدا ہے،
کوئی کسی جنرل کے در کا گدا ہے،
کوئی کسی کا گدا ہے کوئی کسی کا گدا ہے،"
لیکن اے کملی والے ہمیں اِس پر ناز ہے!

کہ

ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بنایا

اے وَالضُّحٰی کے چہرے والے
وَالَّیل کی زلفوں والے
وَالفَجر کی پیشانی والے
یٰسین کی مسکراہٹ والے
مَا زَاغَ البَصَر والے
الم نشرح کے سینے والے"

Marfat.com

یدُ اللہ کے پیارے نورانی ہاتھوں والے "
وَجہُ اللہ کے پیارے چہرے وَالے" محبوبؐ "
اللہ نے ہمیں مانگنے کے لئے تمہارا دروازہ دِکھا دیا "
تمہارے دروازے پر بھیج کر اعلان کر دیا " کہ اے جہان والو یہ مُصطفٰےؐ
کا در اور خدا کا گھر ہے " اے دُنیا والو ! یہ در مُصطفٰےؐ کا اور
گھر خدا کا ہے " اس لئے اللہ کے محبوبؐ

" ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بنایا "

فرمایا !
اگر مجھے ناراض کر لو اور راضی کرنا ہو تو میرے محبوبؐ
کی پاک بارگاہ میں آجاؤ "
فَاستَغفِرُاللہ
مجھ سے معافی مانگو "
آنا ہے بارگاہِ مُصطفٰےؐ اور معافی مانگنی ہے اللہ تعالیٰ سے
پُوچھا ؟ یا اللہ پھر ہمیں معاف کر دو گے ؟
فرمایا ! نہیں "
تو یا اللہ کب معافی ہو گی "
فرمایا ! واستغفرلھم الرسول
کہ جب تم اللہ سے معافی مانگو اور میرا محبوبؐ تمہاری سفارش
کرے

Marfat.com

لوجدوا اللہ توابا رحیما

فرمایا! جب میرے یار کے دروازے پر آکر تم سوال کرو گے
تو اللہ کو رحم کرنے والا پاؤ گے"

اے سُنیّو!
تمہیں مبارک ہو کہ تمہیں کملی والے کا در مل گیا ہے خدا کا گھر مل گیا
ہے

ہوئیں حل مُشکلیں جس دم پُکارا یا رسُول اللہ

اللہ نے فرمایا!
جب مجھے ناراض کر لو" تو میرے یار کے دروازے پر آجاؤ"
حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک غلام
تھا اور اُس نے فرض روزہ رکھا ہوا تھا"
لیکن وہ روزہ پورا نہ کر سکا اور اُس نے روزہ توڑ دیا"
بتائیں روزہ توڑنے سے کون ناراض ہوتا ہے"؟ اللہ"
ویسے ہماری قوم اچھی ہے"
یہ روزہ رکھتے ہی نہیں تاکہ اللہ ناراض ہی نہ ہو"
حدیث شریف میں آتا ہے" کہ جب حضور کا وہ غلام حضور کا وہ صحابی
روزہ برقرار نہ رکھ سکا اور اُس نے روزہ توڑ لیا اور اُس سے
گناہ سرزد ہو گیا تو وہ حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا"
چہرے کا رنگ اُڑا ہوا تھا" آنکھوں میں آنسو تھے"
وہ رحمت کائنات حضور نبی کریم رحمۃ اللعلمین کی بارگاہ

Marfat.com

میں پہنچ گیا"

سرکار نے اُس غلام کے چہرے کی طرف دیکھا"

اے مسلمانوں !

اگر بچہ روتا ہے تو ماں کا کلیجہ ہل جاتا ہے اور جب حضور کا اُمتی پریشان ہو تو سرکار کے گنبدِ خضرای کو لرزہ طاری ہو جاتا ہے"

حضُور نے فرمایا ! اے میرے غلام تم پریشان کیوں ہو؟

وہ رونے لگا" عرض کی ! یارسول اللہ میں ہلاک ہو گیا ہوں میں برباد ہو گیا ہوں" اے کملی والے میں نے اپنے رب کو ناراض کر لیا ہے"

حضور نے فرمایا ! اے میرے غلام تم سے کونسی ایسی خطا سرزد ہو گئی ہے ؟

عرض کی ! یارسول اللہ میں نے روزہ رکھا تھا لیکن پُورا نہ کر سکا اور توڑ لیا"

فرمایا ! اے غلام" اگر تم نے روزہ توڑا ہے تو اس کا کفارہ ایک غلام آزاد کر دو -

اُس نے نظریں نیچی کیں اور عرض کیا" یارسول اللہ میں غریب ہوں اور میرا کوئی غلام نہیں ہے" اور نہ ہی میرے پاس اتنی رقم ہے کہ غلام لیکر آزاد کر سکوں"

میرے محبوب نے فرمایا ! اگر تم غلام آزاد نہیں کر سکتے تو جاؤ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو - تمہارا رب راضی ہو جائے گا

Marfat.com

غلام کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، روتے ہوئے عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس اتنی سکت بھی نہیں کہ میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکوں"

فرمایا! جاؤ پھر مسلسل ساٹھ روزے رکھ لو۔

عرض کی! یا رسول اللہ مجھ سے تو ایک روزہ پورا نہیں ہو سکا میں ساٹھ روزے کیسے نبھاؤں گا"

فرمایا پھر کیا چاہتے ہو؟

علامہ صائم چشتی اس موقع پر اُس غلام کی عکاسی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

مدینے والیا سخیا گدا دی لاج رکھ لینا

دیون کارنے داتا بنیوں اتے منگن لئی سوالی"

مدینے والیا سخیا گدا دی لاج رکھ لینا

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا

مدینے والیا سخیا گدا دی لاج رکھ لینا

اے حبیب آپ کی ذات رحمۃ اللعالمین ہے۔

آپ شفیع المذنبین ہیں۔

آپ صاحب التاج ہیں

آپ صاحب معراج ہیں

Marfat.com

آپ اللہ کے محبوب ہیں،
آپ مشکل کشاء ہیں۔
آپ حاجت روا ہیں،
اے محبوب

تیرا در چھوڑ کر جاؤں تو کہاں جاؤں
میرے آقا میرے سلطان مدینے والے

صحابی عرض کرتا ہے۔

میری جھولی وی خالی اے تے منگن دا وی ول ناہیں
مدینے والیا سُنیا گدا دی لاج رکھ لینا

اے حبیب !

میرے پاس رقم نہیں ہے۔ جمع پونجی نہیں ہے' مال نہیں ہے طاقت نہیں ہے۔

میرے آقا نے جب اُس غلام کی حالت کی طرف دیکھا تو فرمایا ! اے میرے غلام بیٹھ جاؤ' وہ بیٹھ گیا۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ حضور کا ایک غلام آیا اور اُس غلام نے سر پر ایک ٹوکری اُٹھا رکھی تھی۔

اُس نے بارگاہِ رسالت میں سلام پیش کیا اور کھجوروں کی ٹوکری کا ہدیہ پیش کیا۔

میرے پیارے آقا نے ہدیئے کو قبول فرما لیا اور اُس روزہ توڑنے والے غلام سے فرمایا' اے غلام تم نے روزہ توڑا

Marfat.com

ہے۔ اُس نے عرض کی ! جی ہاں یارسول اللہ
فرمایا ! تمہارے پاس مال نہیں ہے ؟ اُس نے کہا جی
ہاں یارسول اللہ میرے پاس مال بھی نہیں ہے ؎
سرکارِ دو عالم نے فرمایا۔ ایسا کرو روزہ تم نے توڑا ہے
اور یہ کھجوروں کی ٹوکری میری طرف سے لے جاؤ اور مدینہ شریف
کے غرباء میں تقسیم کردو تمہارا کفارہ ادا ہو جائے گا ؎ جاؤ تمہاری
خیر ہو۔

کیا کوئی ایسا داتا ہے،
کیا کوئی ایسا آقا ہے ؟۔

آج اس دنیا میں کوئی سوالی سوال کرتا ہے تو وہ کہتا ہے
کہ اے دینے والے تمہاری خیر ہو ؎
لیکن میرے محبوبؐ کی وہ بارگاہ ہے جہاں سے مانگنے والے
کے لئے آواز آتی ہے کہ اے مانگنے والے تمہاری خیر ہو ؎
ء

ہیں عجیب آقا کی عادتیں ، ہیں عجیب اُن کی سخاوتیں

بھریں پہلے جھولی غریب کی پھر کہیں کہ مولا بھلا کرے

ہوں غریب صائم تو کیا ہوا مجھے ہے محمدؐ کا آسرا

میں ہوں اُس سخی کا گدا بنا جو طلب سے بڑھ کر عطا کرے

Marfat.com

فرمایا ! یہ کھجوریں لے جاؤ اور غرباء میں تقسیم کردو۔ تمہارا کفارہ ادا ہو جائے گا۔

اُس نے کھجوریں اُٹھائیں اور نظریں نیچی کر کے عرض کرنے لگا "

مدینے والیا سخیا گدا دی لاج رکھ لینا

اُس نے عرض کی

سوہنیاں آپ نے فرمایا ہے کہ یہ کھجوریں مدینہ کے غرباء میں تقسیم کردوں " تو اے اللہ کے پیارے حبیب مدینہ طیبہ میں مجھ سے زیادہ غریب تو کوئی بھی نہیں ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے لبوں پر تبسّم آیا اور آپ نے فرمایا یہ اٹھا جاؤ اپنے گھر لے جاؤ خود بھی کھاؤ اور اپنے بچوں کو بھی کھلاؤ تمہارا کفارہ ہو جائے گا "

مدینے والیا سخیا گدا دی لاج رکھ لینا

جنگِ اُحد کا واقعہ

جنگِ اُحد میں ایک صحابیؓ کی آنکھ میں تیر لگ گیا اور اُس کی آنکھ کی پُتلی باہر آگئی

اُس صحابی نے آنکھ اپنی ہتھیلی پر رکھی اور آگیا اپنے پیارے آقا و مولا مدنی تاجدار کی بارگاہ میں "

Marfat.com

حضورؐ نے پوچھا ؛ قتادہ کس لئے آئے ہو ؟

عرض کی !

مدینے والیا سخیا گدا دی لاج رکھ لینا

آقا ! میری آنکھ میں تیر لگ گیا ہے ' یا رسول اللہ مجھے آنکھ چاہیئے حضور نے یہ نہیں فرمایا ۔ قتادہؓ میں نے کونسا آنکھوں کا ہسپتال کھول رکھا ہے ۔ نہ یہ فرمایا کہ تمہاری آنکھ زخمی ہے تم کسی طبیب کے پاس جاؤ

تم کسی ڈاکٹر یا حکیم کے پاس جاؤ ' نہیں نہیں

بلکہ میرے محبوبؐ نے فرمایا ! قتادہؓ بیٹھ جاؤ تمہاری بات سنتے ہیں ۔

خدا کی قسم ہے میرے محبوب کا وہ دربار عالیشان ہے کہ جہاں ہر دکھ اور ہر درد کا مداوا ہوتا ہے

؎

جھولی ہی تیری تنگ ہے اُن کے یہاں کمی نہیں

آنکھ یا جنّت

حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتادہؓ کو بٹھایا اور پوچھا ؟ اے قتادہؓ آنکھ چاہیئے یا جنّت ؟

حضرت قتادہؓ نے سوچا کہ آنکھ کے بغیر بھی گذارا نہیں ہے اور

Marfat.com

جنّت کے بغیر بھی گذارا نہیں ہے ۔
عرض کی ! یارسول اللہ میں تو آنکھ لینے آیا تھا جنّت کا ذکر
تو آپؐ نے فرمایا ہے ۔

اکھ منگی قتادہ نے عطا ہوئی سی جنّت
مل جاندا جے کجھ ہور وی سرکار توں منگ دے

عرض کی !
یارسول اللہ ! آنکھ میں نے مانگی تھی جنّت آپ اپنی طرف سے
عطا فرما دیں ۔

اکھ منگی قتادہ نے تے جنّت وی ملی سی
مل جاندا جے کجھ ہور وی سرکار توں منگ دے

عرض کی !
سرکار آنکھ میں نے مانگی ہے جنت آپ عطا فرمادیں ۔ اور
پکارے

مدینے والیا سخیا گدا دی لاج رکھ لینا ۔

آپ نے فرمایا !
اے قتادہؓ آنکھ تمہاری ابھی درست کر دیتے ہیں اور ساتھ ہی تمہیں
جنّت بھی عطا کرتے ہیں ۔ قتادہؓ میرے قریب آؤ ۔ قتادہؓ قریب
آئے ۔
حضور نے اپنے گورے گورے نوری نوری ہاتھ ۔ وہ ہاتھ کہ

Marfat.com

جن کے بارے میں خالق کائنات فرماتا ہے "یدُ اللہ" اے محبوب یہ تمہارے ہاتھ نہیں بلکہ یہ تو میرے ہاتھ ہیں۔

میرے محبوب نے انگشتِ شہادت اپنی نورانی زبان پر لگائی۔

اُس زبان پر جس زبان سے اللہ خود بولتا ہے

اوہدے رتبے نہ کوئی تولے

کیہڑا اوہدی ریس کرے جہدے مُنہ وچوں رب بولے

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى

النجم آیت ۳ - ۴

حضور نے اپنا لعابِ دہن مبارک حضرت قتادہؓ کی آنکھ پر لگایا اور فرمایا قتادہ آنکھ کھول۔ آنکھ بالکل ٹھیک ہو گئی تھی۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے عرض کی یارسول اللہ میری آنکھ کی روشنی تو پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے۔

اور کیوں نہ ہو کہ اللہ کے محبوب کے لعابِ دہن میں شفاء ہے

جو کوئی کہتا ہے کہ حضور ہم جیسے ہیں ارے تمہارے لعابِ دہن میں تو مرض ہے وبا ہے جبکہ آقا کے لعابِ دہن میں شفاء ہے

تم جہاں تھوک لگا دو وہاں جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور جہاں میرے محبوب کا لعابِ دہن لگ جائے وہاں شفاء ہو جاتی ہے

ہاں ہاں میرے آقا کے لعابِ دہن میں شفاء ہے۔

Marfat.com

لعابِ دہن کی برکت

ارے اگر یہ لعاب قتادہؓ کی آنکھ پر لگے تو آنکھ درُست ہوجائے

اگر یہ لعاب کڑوے کنوئیں میں ڈالیں تو کنواں میٹھا ہوجائے

اگر یہ لعاب ٹوٹے ہوئے بازو پر لگے تو بازو جُڑ جائے

اگر یہ حضرت جابرؓ کے کھانے والے برتن میں لگے تو پندرہ سو آدمی سیر ہو کر کھانا کھالیں"

اور اے مولوی! اگر تُو اپنے گھر کی ہنڈیا میں اپنا تھوک ڈال دے تو تیری تو بیوی بھی بھوکی رہے وہ کھانا نہ کھائے"

میرے نبیؐ کے لعابِ دہن میں دوا ہے" شفاء ہے"

خُدا کی قسم ہے میرے نبیؐ کے لعاب میں کُل بیماریوں کا عِلاج ہے

حضُور کی شان بڑی بلند ہے،

حضُورؐ کی شان بڑی اعلیٰ سے اعلیٰ ہے،

حضُور کی شان بڑی ورئی الوریٰ ہے،

اللہ نے اپنے محبوب کے صدقے سے حضور کے غلاموں کو عزّتوں اور عظمتوں سے نوازا ہے۔

حضرت قتادہ کو آنکھ بھی مِل گئی اور ساتھ ہی جنت بھی مِل گئی

اِسی لئے ہم کہتے ہیں کہ

اگر بے کسوں کا کس ہے" تو یہ نبیؐ ہے

Marfat.com

اگر بے کسوں کا سہارا ہے ؟ تو یہ نبی ہے ،
اگر بے سہاروں کا سہارا ہے ؟ تو یہ نبی ہے ،
اگر بے چاروں کا چارا ہے ؟ تو یہ نبی ہے ،
آؤ اِس نبی کی بارگاہ میں عرض کریں

مدینے والیا سخیا گدا دِی لاج رکھ لینا
کریما بے نوا دِی پُرخطا دِی لاج رکھ لینا
(علامہ صائم چشتی)

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ قُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْم
اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

درود پاک با آواز بلند

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ۝ وَسَلِّمْ عَلَیْکَ

Marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

مچی ہے دُھوم سِدرہ پر حبیبِ کردگار آیا

جِناں کی سَیر کرنے کو عرب کا شہسوار آیا

نِدا آئی جُھکا لو گردنیں اے قُدسیو فوراً

جسے سجدہ کیا تھا آج پھِر وہ تاجدار آیا

خُدا نے جب کہا محبُوب جو لینا ہے اَب لے لو

زباں پر اُنکی ربِّ اُمّتی ہی بار بار آیا

مکان ولامکاں کی وُسعتیں مرکز پہ سمٹی تھیں

کہ تھا جِس وقت صائم یار کے پہلو میں یار آیا

Marfat.com

درود شریف پڑھیں۔

قابلِ قدر واجب الاحترام بزرگو دوستو عزیز ساتھیو!
آج کی رات بڑی عظمتوں برکتوں اور شان والی رات ہے
اس رات میں خالق کائنات نے میرے اور آپ کے نبیؐ
بے کسوں کے کس
بے بسوں کے بس
بے سہاروں کے سہارے
بے چاروں کے چارے
یتیموں کے والی
غریبوں کے حامی
امام الانبیاء
حبیبِ کبریا، احمدِ مجتبیٰ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
عرش پر بلایا، مکان ولامکاں کی سیر کرائی اور اپنا دیدار کرایا۔
مسلمان کے لئے دو خوشیاں سب سے بڑی ہیں۔

دو خوشیاں

حضراتِ گرامی! ہم مسلمانوں کے لئے دو خوشیاں سب سے بڑی ہیں۔
ایک سرکار کا زمین پر تشریف لانا اور دوسرا عرش پر جانا

Marfat.com

جب آقا اِس دُنیا میں تشریف لائے تو اُس کو جشنِ میلادالنبیؐ کہتے ہیں۔ اور جب آقاؐ عرش پر گئے تو کہتے ہیں جشنِ معراج النبی۔ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

جہاں ہم سرکار کے میلاد کی خوشی کرتے ہیں وہاں سرکار کے معراج کی خوشی بھی ہم کرتے ہیں۔

وہ لوگ کتنے بدبخت ہیں جنہیں نہ تو سرکار کی ولادت کی اُم سرکار کی تشریف آوری کی خوشی ہے اور نہ آقا کے معراج پاک کی خوشی ہے۔

سرکار علیہ السّلام کا معراج ایک بہت بڑی عطا ہے۔ آج کسی کا بیٹا دُولہا بنتا ہے تو اُس کے باپ سے پوچھیں کہ اُسے کتنی خوشی ہوتی ہے۔ جب کسی کا بچّہ دُولہا بنتا ہے تو اُسے خوشی ہوتی ہے لیکن جب نبیٔ کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام دُولہا بن کر عرش پر تشریف لیکر گئے۔ اعلیٰ حضرت مجدّدِ دین وملّت شاہ احمد رضا بریلوی نے نقشہ کھینچا۔

شبِ اسریٰ کے دُولہا پہ دائم دُرود

حضراتِ محترم!

جب دُولہا تیار ہوکر جاتا ہے لوگ پھولوں کے ہار ڈالتے ہیں۔ لوگ نوٹوں کے ہار ڈالتے ہیں۔ لوگ سہروں کے ہار ڈالتے ہیں۔

Marfat.com

اعلیٰ حضرتؒ نے کہا ! اے پروردگار ہمارے پاس تیرے حبیبؐ کیلئے یہ ہار نہیں لیکن ہم اس دُولہا کی بارگاہ میں دُرودوں کے ہار پیش کرتے ہیں " دُرودوں کے گجرے پیش کرتے ہیں "

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم دُرود
نَوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام

مُصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سَلام
شمعِ بزمِ ھِدایت پہ لاکھوں سَلام

حضراتِ محترم ! لاکھوں سلام اور لاکھوں دُرود ہُوں حضور سَرورِ کائنات پَر
ہم خوشی کرتے ہیں اور خُوشی کیوں نہ کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے آقا ومولا کو ایسا بلند مرتبہ عطا فرمایا

کہ ولی بھی نیچے
غَوث بھی نیچے
قُطب بھی نیچے
اَبدال بھی نیچے
اَنبیاء بھی نیچے
رسول بھی نیچے

Marfat.com

جبرئیل بھی نیچے

میکائیل بھی نیچے

اسرافیل بھی نیچے

اعزرائیل بھی نیچے

حتٰی کہ کائنات کی ہر چیز نیچے رہ گئی اور میرے محبوب اُونچے چلے گئے۔

آج معراج کی رات ہے۔ اپنے پیارے آقا کملی والے کی بارگاہ میں پیش ہو جاؤ کہ کملی والا ہم پہ راضی ہو جائے اور ہماری بخشش کا سامان ہو جائے۔

تُوں اوتھے پہنچیوں محبُوبا جتھے نُوریاں دے دم ہان گئے

لکھ میم دے پردے پا آیوں اَتے جانن والے جان گئے

دیگر انبیاء کی معراج

حضراتِ گرامی! اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو بلندی عطا فرمائی معراج عطا فرمائی۔

آدم علیہ السلام کو جنت میں معراج ہوئی۔ یہ معراج اُس وقت ہوئی جب آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے سجدہ کیا۔ تو آدم علیہ السلام کو معراج جنت میں ہوئی۔

Marfat.com

نوح علیہ السلام کو معراج جودی پہاڑ پر ہوئی
ابراہیم علیہ السلام کو معراج نارِ نمرود میں ہوئی
اسماعیل علیہ السلام کو معراج چھری کے نیچے ہوئی
موسیٰ علیہ السلام کو معراج کوہِ طور پر ہوئی
یوسف علیہ السلام کو معراج کنویں میں ہوئی
عیسیٰ علیہ السلام کو معراج چوتھے آسمان پر ہوئی
کسی نبی کو معراج پہلے آسمان پر ہوئی
کسی نبی کو معراج چوتھے آسمان پر ہوئی
کسی نبی کو کسی آسمان پر اور کسی کو کسی آسمان پر معراج ہوئی
لیکن ہمارے آقا شفیع دوسرا کو معراج لامکاں پر ہوئی۔

اللہ کریم نے آج کی رات جبریل علیہ السلام کو اپنی بارگاہ میں طلب کیا

جبریل کو بلاوا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ! جبریل
عرض کی ! حکم یاربّ جلیل
فرمایا ! جنّت کو سجادو، جنّت کے دروازے کھول دو
دوزخ کے دروازے بند کردو، ساتوں آسمانوں کو سجادو
عرض کی ! یااللہ یہ تیاریاں کیوں ؟

Marfat.com

فرمایا ! وہ مہمان بُلایا جارہا ہے

فرشتوں کا جلوس

حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے تیاّری کی " آسمانوں کو سجا دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فرمانِ پاک پر ایک بُراق تیاّر کیا اور پھر بُراق لے کر اکیلے نہیں آئے بلکہ سترّ ہزار نُورانی فرشتوں کا جلوس لے کر آئے "

آپ سے سوال ؟

کیوں بھئی تم اللہ کے گھر میں بیٹھے ہو یہ بات تم بتاؤ کہ جب جبریل علیہ السّلام نے سترّ ہزار فرشتوں کو ساتھ لیا تو کیا جلوس بنا یا نہیں؟ فرمایا کہ جبریل ! فرشتوں کو ساتھ لو تاکہ معلوم ہو جائے کہ جلوس محبوب کی عظمت کا پرچم بُلند کرنے کے لئے آیا ہے ۔

ہاں ہاں ! جاتے ہُوئے بھی جلوس لے کر جاؤ اور جب میرا محبوب عرش کا دولہا بنا ہو تو بھی جلوس لے کر آؤ "

حضرت جبریل آئے "

اللہ تعالےٰ ہر مُسلمان کو وہ جگہ دیکھنی نصیب کرے جس جگہ ہمارے آقا اُس وقت آرام فرما تھے "

Marfat.com

گھر کس کا تھا؟

حضراتِ محترم! وہ مکان "حضرت سیدہ اُمِّ ہانی" کا تھا۔
حضرت سیدہ اُمِّ ھانی حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب چچا حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کی صاحبزادی تھیں"
اور آج وہی مکان بیت اللہ شریف کے برآمدہ میں آچکا ہے
حضرتِ جبرائیل آئے" ستّر ہزار نوری فرشتے ساتھ ہیں"
حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے آقا کے حُجرۂ مبارک میں داخل ہو گئے ہیں"
کیا دیکھا؟ کہ حضور نے مُزمّل کی چادر اوڑھی ہوئی ہے اور آپ آرام فرما رہے ہیں"
حضور آرام فرما رہے ہیں اور جبرئیل کھڑے دیکھ رہے ہیں"
عرض کی! یا اللہ تیرے حبیبؐ کو لاؤں؟
فرمایا! ہاں
عرض کی! یا اللہ تیرا محبوب آرام فرما ہے۔ میں کیسے لے کر آؤں"؟ اگر اجازت ہو تو محبوب کو آواز دوں؟
فرمایا! نہیں"
عرض کی! دروازے کی کُنڈی (زنجیر) ہلادوں"؟
فرمایا! نہیں،
عرض کی! تیرے محبوب کی جبینِ اقدس کو ہلاؤں"؟

Marfat.com

فرمایا ! نہیں

عرض کی ! مالک تیرے محبوب کو ہلا کر جگا دوں ؟

فرمایا ! نہیں

عرض کی ! مالک " آواز بھی نہ دوں " ہاتھ بھی نہ لگاؤں اور دروازہ بھی نہ کھٹکھٹاؤں تو پھر کیسے جگاؤں ؟

آواز آئی " اے جبریل تو عرشیوں کا سردار ہے ۔ تو نوریوں کا تاجدار ہے ۔ تو بیت المعمور کا خطیب ہے ۔ ستر ہزار نوری فرشتے تمہارے ساتھ ہیں "

آج اگر تم نے میرے محبوب کو اٹھانا ہے تو میرے محبوب کے قدمین شریفین کو چومنا شروع کر دو "

چومنے کی دو صورتیں

حضرات محترم ! چومنے کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو قدموں کو اٹھا کر ہونٹوں کے پاس کیا جائے یا پھر ہونٹوں کو جھکا کر قدمین شریفین کے پاس کیا جائے ۔

اللہ نے فرمایا ! اے جبریل اپنے سر کو یار کے قدموں کی طرف جھکا دو ۔ ذرا عالم تصور میں غور تو فرمائیں کہ جبریل نے میرے آقا کے قدم چومے "

" جبریل کے ہونٹ کافوری تھے اور ان میں ٹھنڈک تھی "

Marfat.com

میرا وجدان کہتا ہے کہ کملی والے نے آنکھ جبریل کے ہونٹوں کی ٹھنڈک سے کھولی ہوگی۔

عرض کیا ہوگا ! کملی والے آقا آپ ابھی آنکھ تھوڑی دیر اور بند رکھیں تاکہ میں آپ کے قدموں کے اور بوسے لے سکوں۔

ع
تیری معراج کہ تو لامکاں تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

جبریل نے سرکار کے قدم چُومے اور کہنے لگے۔

ع
نہ جنت نہ جنّت کی کلیوں میں دیکھا
مزہ جو محمّد کی تلیوں میں دیکھا

سرکار نے آنکھ مُبارک کھولی۔ فرمایا ! جبریل کیوں آئے ہو ؟
بعض لوگ کہتے ہیں۔ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر سرکار کو غیب کا علم ہوتا۔ اگر نبیؐ کو غیب کا علم ہوتا تو آپ جبریل سے کیوں پُوچھتے ؟
میرا ایمان ہے کہ سرکار کو لامکاں تک جانے کی جبریل سے پہلے خبر تھی۔ اور پُوچھا اِس لئے تھا کہ اصُول ہے کہ جب آپ کو کوئی دعوت دینے آئے تو خواہ آپ کو اس دعوت کا علم بھی ہو لیکن آپ چاہیں گے۔ آپ کی خواہش ہوگی کہ آنے والا اپنی زبان سے دعوت دے
فرمایا ! جبریل کس لئے آئے ہو ؟

Marfat.com

عرض کی ! یارسول اللہ

جبریل علیہ السلام کے اِس عرض کرنے کی منظر کشی حضرت علامہ صائم چشتی نے کیا خوب فرمائی ہے۔

عرض کیتی جبریل تلیاں نوں چُم کے چلو آقا رب دا پیام آگیا اے۔

سواری لئی در تے ہے بُراق آیا تے واگاں پھڑن نوں غلام آگیا اے

جبریل نے عرض کی ! آقا میں پہلے بھی آتا رہا

کبھی وحی لیکر آیا،

کبھی سُورۃ لیکر آیا،

کبھی آیت لیکر آیا،

کبھی رب کا کوئی حکم لے کر آیا کبھی رب کا کوئی حکم لے کر آیا،

لیکن میرے آقا آج میں آپ کو لینے آیا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کے دیدار کا مشتاق ہے۔

نماز کون پڑھتا ہے

حضرات محترم ! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبریل امین کے ساتھ چلے جب مدینہ طیبہ آیا جبریل نے عرض کیا ! یارسول اللہ یہ آپ کی ہجرت کا مدینہ شریف ہے ۔ سرکار نے دو نفل ادا کئے پھر

Marfat.com

آگے چلے "

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے قریب سے گذرا تو دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں "

آپ مجھے یہ بتائیں کہ نماز زندہ پڑھتا ہے یا مُردہ ؟ غور فرمایا آپ نے ؟

تو معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں ۔ تو اگر موسیٰ علیہ السلام تو زندہ ہوں اور وہ زندہ نہ ہوں جو تمام نبیوں کے امام ہیں اور جو موسیٰ علیہ السلام کے بھی نبی ہیں "

ایک بات اور حضور قبر کے باہر سے قبر کے اندر دیکھ رہے ہیں اگر سرکار قبر کے باہر رہ کر قبر کے اندر دیکھ سکتے ہیں تو پھر آپ قبر کے اندر رہ کر قبر کے باہر بھی دیکھ سکتے ہیں "

ہمارا ایمان ہے کہ ہم گنہگاروں کو آقا دیکھ رہے ہیں "

تو سرکارِ دو عالم اسی طرح سیاحت فرماتے ہوئے بیت المقدس تک تشریف لائے " بیت المقدس میں تمام انبیاء کرام پہلے سے موجود تھے اور امام الانبیاء کا انتظار فرما رہے تھے ۔

اِس کی منظر کشی علامہ صائم چشتی نے یوں کی ہے ۔

ے

جاں اقصیٰ چہ پہنچے محمد پیارے ۔ نبی سَن کھڑے انتظاری چہ سارے

تے فرمان نبیاں نوں آدم نے کیتا صفاں ٹھیک کر لئو امام آگیا اے

Marfat.com

سرکار کی اِمامتِ انبیاء

میرے آقا مسجدِ اقصیٰ میں تشریف لے گئے۔ تمام انبیاء نے صفیں دُرست کیں۔ جبریل علیہ السلام نے اذان دی اور پھر جبریل علیہ السلام نے اللہ رب العزت کے حکم کے مطابق مصلّے امامت پر کھڑا کیا اللہ اکبر! اعلیحضرتؒ فرماتے ہیں

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبیؐ

سب سے بالا و والا ہمارا نبیؐ

تمام انبیاء کی اِمامت میرے آقا نے فرمائی پھر وہاں جلسہ ہُوا۔ انبیاء نے تقریریں کیں اور آخر میں میرے نبی کریم علیہ السلام کا صدارتی خُطبہ ہُوا۔ میں صدقے جاؤں"

پھر وہاں سے تمام انبیاء نے جوش و خروش کے ساتھ میرے آقا کو آسمان کی طرف رُخصت کیا۔

حضراتِ گرامی! جب کسی مُلک کا سربراہ کسی دورے پر جاتا ہے تو آپ سُنتے ہیں کہ مُلک کے سربراہ کو اعلیٰ حکّام اور معززِ شہری رُخصت کرتے ہیں تو جب میرے نبیؐ کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو اکٹھا کیا"

Marfat.com

حضور براق پر سوار ہوئے ۔ جبریل ساتھ ہے ۔آنِ واحد میں آپ پہلے آسمان پر پہنچے ۔ وہاں آواز آئی ! آپ کون ہیں اور آپ کے ساتھ کون ہے ؟

جبریلؑ نے فرمایا ! میں جبریل ہوں ۔ میرے ساتھ محبوبِ خدا ہیں ۔ اس مرحبا مرحبا کی آوازیں آنی شروع ہوگئیں

رَبِّ سَلِّم عَلیٰ رَبِّ سَلِّم عَلیٰ

مرحبا مرحبا ، یا حبیب اللہ

پہلے آسمان کے فرشتوں نے آپ کا استقبال کیا ۔

پھر سرکار دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے ۔ حضراتِ محترم زمین سے پہلے آسمان کی مسافت پانچ سو سال ہے ۔ تو ساتوں آسمانوں کا کتنا سفر بنا ۔ پینتیس سو سال ۔ جو کہ آنِ واحد میں طے ہوگیا ۔

آپ نے جنت کی سیر فرمائی ۔ بیت المعمور میں فرشتوں نے آپ کی زیارت کی ۔

جب سدرۃ المنتہیٰ کا مقام آیا ۔ جبریلؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ میری انتہا ہوگئی ہے ۔ اے اللہ کے محبوب یہ میری آخری حد ہے میں اس سے آگے نہیں جا سکتا

فرمایا ! جبریل اگر تمہاری یہ انتہا ہے تو ہماری ابتداء ہے ۔

سرکار نے فرمایا ! جبریل کوئی حاجت ہو تو بتاؤ ؟ کیونکہ

Marfat.com

سرکار کا جبریل سے اس بات کا پوچھنا ضروری تھا

سرکار کا جبریل سے پوچھنا

سرکار نے جبریل سے اُس کی خواہش پوچھی وہ اس لئے کہ جب سرکار کے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو اُس وقت جبریل اُن کے پاس آئے تھے اور کہا تھا کہ اے ابراہیم اگر میرے لائق کوئی کام ہو تو بتائیں" آپ کی کوئی خواہش ہو تو بتائیں۔

کیونکہ میں وہاں تک جا سکتا ہوں کہ جہاں تک کوئی نہیں جا سکتا۔ اگر آپ مجھے بتائیں تو میں اللہ کے دربار میں آپ کی کوئی حاجت پیش کروں"

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اے جبریل تم نے کہہ دیا ہے تمہارے کہنے کا شکریہ لیکن مجھے کوئی حاجت نہیں ہے۔

تو حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جبریلؑ سے فرمایا کہ اے جبریل تم کہتے تھے کہ میں وہاں تک جا سکتا ہوں کہ جہاں تک کوئی نہیں جا سکتا لیکن دیکھو آج میں وہاں تک جا رہا ہوں کہ جہاں تک تم بھی نہیں جا سکتے۔

صدائے اُدنُ منّی

حضراتِ محترم! آقائے دوجہان کو قُربِ خاص میں بُلایا گیا۔

Marfat.com

روائیت میں ہے ایک ہزار مرتبہ آواز آئی اُدْنُ مِنّی

ے

اَوْ اَدْنٰی یار کے لئے پردہ کلیم سے

صائم یہ اپنے اپنے ستارے کی بات ہے (علامہ صائم چشتی)

سرکار اللہ کے قریب چلے گئے اتنے قریب کہ

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی

صرف دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی تھوڑا،

ے

شبِ وصال صدائے دنیٰ کے جھرمٹ میں

ملا وہ قُرب کمانوں کے فاصلے بھی گئے

(علامہ صائم چشتی)

حضور فرماتے ہیں

رَاَیْتُ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ

میں نے اپنے رب کو سوہنی صورت میں دیکھا

ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

ع

میں تجھے دیکھ لوں تو مجھے دیکھ لے

جو تجھے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے

Marfat.com

توحضراتِ محترم ! اِس طرح سرکار بارگاہ خُدا میں پہنچ گئے۔ یہ گمان میں نہیں آسکتا۔ یہ ذہنوں میں نہیں آسکتا۔

اللہ اللہ اللہ ہُو لَا الٰہ اِلَّا ہُو
اللہ اللہ اللہ ہُو لَا اِلٰہ اِلّا ہُو

قوساں ملیاں اَوْ اَدْنیٰ توں ہو گئے ہور قریب
ربّ نوں جا ملیا سی صائم رب دا پاک حبیبؐ
نبی جی اللہ اللہ اللہ ہُو لا الٰہ اِلّا ہُو

بارگاہِ اُلوہیّت میں تحفہ

حضراتِ گرامی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا !

اے محبُوب تم میرے پاس آئے ہو توجب کوئی دوست دُوسرے دوست کے پاس جاتا ہے تو کوئی تحفہ لیکر جاتا ہے ۔تُم کیا لیکر آئے ہو ؟ حضور نے فرمایا !

مالک میں وہ لیکر آیا ہُو جو تمہارے پاس نہیں ہے

پُوچھا ! کیا لیکر آئے ہو ؟

عرض کی ! مالک میں عاجزی لیکر آیا ہوں۔

فرمایا ! اے محبُوب مانگتے کیا ہو ؟

Marfat.com

عرض کی ! یا اللہ میں مانگتا ہوں کہ میرے گنہگار اُمّتیوں کو بخش دے ۔

پھر عرض کی ! یا ربّ العالمین میری اُمّت کیلئے بھی معراج ہونی چاہیئے ۔

فرمایا ! حبیب پچّاس نمازوں کا تحفہ لے جاؤ ۔ چنانچہ آپ لے کر آ گئے ۔

حضراتِ گرامی ! جو گفتگو اللہ رسول کے درمیان ہوئی وہ ربّ جانے یا ربّ کا پیارا محبوب جانے ۔

بہر حال جب آقا نمازیں لیکر واپس آ گئے تو چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے مُلاقات ہوئی ۔

پُوچھا ! آقا کہاں سے تشریف لائے ؟

فرمایا ! اے موسیٰ لامکاں سے آیا ہوں ۔

عرض کی ! کیا لیکر آئے ہیں ؟

فرمایا ! پچاس نمازوں کا تحفہ لیکر آیا ہوں

عرض کی ! اے پیارے آقا ! آپ نمازیں لیکر جا رہے ہیں لیکن اتنی نمازیں قوم نے پڑھنی نہیں ۔ آقا ! آپ واپس جائیں اور کم کروا کر لائیں ۔

حضور واپس گئے ۔ اللہ نے فرمایا ! اے محبوب پانچ کم کر دیتا ہوں ۔

جب آپ واپس تشریف لائے تو حضرت موسیٰ نے پھر پوچھا ! کہ

Marfat.com

حضور کتنی رہ گئیں"

نمازوں میں کمی

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا اے موسیٰ پانچ کم ہوگئیں اور پینتالیس رہ گئیں"

حضرت موسیٰ نے عرض کی آقا ! اب بھی زیادہ ہیں"

آپ پھر گئے" پانچ اور کم ہوگئیں"

آئے۔ پوچھا کتنی رہ گئیں ؟

فرمایا ! چالیس

عرض کی ! آقا یہ بھی زیادہ ہیں"

سرکار نو مرتبہ گئے حتّٰی کہ پانچ رہ گئیں

اگر سرکار ایک مرتبہ اور چلے جاتے تو نہ پڑھنے والوں کو بڑی خوشی ہوتی۔

یہ واقعہ کسوٹی ہے

آپ بتائیں پچاس نمازوں کی پانچ کس نے کروائیں ؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے"

حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وصال ہو چکا ہے اور وہ اپنی قبر میں تھے۔

Marfat.com

تو معلوم ہوا کہ قبر والے مدد کر سکتے ہیں ''

اور اگر تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ قبر والے مدد نہیں کر سکتے تو پھر اگر تم کسی مرد کے بیٹے ہو تو پچاس نمازیں پڑھا کرو ''

بہر حال میرے آقا تشریف لائے اور واقعہ معراج مسلمان مومن کی اور منافق و کافر کی کسوٹی بن گیا ''

جس نے مان لیا وہ صدیق بن گیا

جس نے انکار کیا وہ ابوجہل بن گیا۔

اَلحمدُ لِلّٰہ اہلسنّت وجماعت سرکار کے ماننے والے ہیں۔

اب آپ سب حضرات میرے ساتھ مل کر آخر میں سرکار کے حضور سلام کا یہ نذرانہ پیش کر لیں ''

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود

نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ۝

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قَالَ اللّٰهُ تبارك و تعالٰی فِیْ قُرْاٰنِ المجید و فُرقان الحَمِید

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

درود پاک با آواز بلند

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ۝ وَسَلِّمْ عَلَیْكَ

Marfat.com

بندیا جہان اُتے کریں نان گمان وے
سدا نہیوں رہنا ایتھے کسے اِنسان وے

دُنیا دے لاریاں تے کیوں مغرُور ہویوں
بندہ ہو کے رب دا تے ربّ کولوں دُور ہویوں
دُشمن پُرانا تیرا ایہہ شیطان وے
سَدا نہئیوں رہنا ایتھے کسے انسان وے

وڈّھے وڈّھے راجیاں نوُں موت نے ناں چھوڑیا
جہدے اُتّے دِل آیا اوہو پھُل توڑیا
ہَرے بھَرے باغ ہوئے ایتھے ویران وے
سَدا نہئیں اوں رہنا ایتھے کِسے انسان وے

معزّز سامعین ! بزرگو دوستو !
یہ ماہِ پاک رمضان المُبارک کا پیارا پیارا مہینہ ہے
اِس مہینہ کی سترہ تاریخ کو اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشۃ الصدیقہ

Marfat.com

"سب کہیں" رضی اللہ تعالیٰ عنہا " آپ کا وصال شریف ہے۔

اِس نسبت سے آپ کے سامنے قرآن مجید فرقانِ حمید کی ایک آئتِ مبارکہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے قرآن مجید کی اِس آئت کا ترجمہ بیان کروں گا پھر اس آئتِ مبارکہ کا شانِ نزول اور اُس کے بعد حضرت اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل اور آپ کے کمالات بیان کئے جائیں گے۔

اللہ ربّ العزت جلّ وعلیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید پڑھنے " اُس کو سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے

اَلنَّبِیُّ اَولٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

اللہ فرماتا ہے " پیارے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مؤمنین کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ

اور آپ کی بیویاں مومنین کی مائیں ہیں "

یہ ہے آئت کریمہ کا ترجمہ "

Marfat.com

آیت کا شانِ نزول

مفسّرین کرام نے اس آئت مبارکہ کا شانِ نزول یہ بیان فرمایا ہے کہ نبیٔ پاک نے (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) صحابہ کرام کو جنگِ تبوک میں جانے کا ارشاد فرمایا تو کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے عرض کی! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اے ہمارے پیارے آقا ہم جنگ میں شریک ہونے کے لئے تیار ہیں ہمیں اجازت فرمائیں کہ ہم جا کر اپنی ماؤں سے مشورہ کریں

تو اس موقع پر اللہ ربّ العزّت نے یہ آئت کریمہ نازل فرمائی کہ اے محبوب اعلان فرما دو کہ تمہارے ربّ کا حکم ہے کہ تمہیں اپنی جانوں پر اتنا اختیار نہیں کہ جتنا تمہاری جانوں پر تمہارے نبی کا حق ہے

اور جس وقت نبیٔ کا آرڈر ہو جائے
نبی کا حکم ہو جائے
نبی کا فرمان ہو جائے
نبی کا ارشاد ہو جائے

پھر اس کے بعد کسی اور سے مشورہ کرنے یا صلاح لینے کی ضرورت نہیں رہتی

Marfat.com

یہ تم نے کیا کہا ؟ کہ ہم جا کر اپنی ماؤں سے پوچھ آئیں

وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّھٰتُھُمْ

اے میرے نبیؐ کے غلامو ! نبیؐ کی بیویاں تمہاری مائیں ہیں

ماں یا بھابی

حضراتِ محترم ! ذرا توجہ فرمائیں
کہ جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ نبیؐ ہمارا بڑا بھائی ہے
تو نبی کی بیویاں اُس کی کیا لگیں گی ؟
بھابھیاں لگیں گی۔
لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّھٰتُھُمْ

کہ نبی تمہاری جانوں کا مالک ہے اور اُس کی بیویاں تمہاری مائیں ہیں

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے بارے میں دو روایات ہیں

تعدادِ ازواجِ رسول :-

شیخ محقق شاہ عبدالحق

Marfat.com

محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک روائت کے مطابق آپ کی نو بیویاں تھیں اور دوسری روایات کے مطابق آپ کی گیارہ بیویاں تھیں۔

آپ نے متفقہ اور معتبر روایات کی روشنی میں سرکارِ دو عالم کی ازواجِ مطہرات کی تعداد گیارہ لکھی ہے۔

فضیلتِ عائشہؓ :-

نبئ پاک کی اِن گیارہ ازواجِ مطہرات میں سے آپ کی ایک زوجہ جن کا نامِ نامی اسمِ گرامی حضرت سیّدہ عائشۃ الصدیقہ بنتِ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضورؐ کو بے پناہ محبّت تھی بے پناہ لگاؤ تھا۔

حدیث شریف میں آتا ہے۔ حضرت ابُو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روائت ہے

قَالَ رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ ۔"

اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثِ مبارکہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آقا نے ارشاد فرمایا :

"مردوں میں کئی کامل مرد گزرے ہیں

عورتوں میں کئی کامل عورتیں گزری ہیں

اُن میں سے عظمت والی ایک بی بی وہ ہے کہ جس کا نام حضرت مریم ہے اور دوسری بی بی کہ جن کا ذکر سرکار علیہ السلام نے فرمایا وہ حضرت آسیہ ہیں"

اور سرکار دوعالم حضور نبئ کریم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عائشہ کی فضیلت دنیا میں ایسے ہے جیسے "ثرید" کی تمام کھانوں پر"

سرکار کو کھانوں میں "ثرید" پسند تھا۔ وہ یوں ہوتا کہ شوربہ لیکر اُس میں روٹی کو بھگو کے کھانا" سرکار کو یہ بہت پسند تھا

آج حکماء سے اور ڈاکٹرز حضرات سے پوچھیں کہ یہ کھانا معدے کے لئے کیسا ہے؟ تو وہ آپ کو بتائیں کہ یہ معدے کے امراض میں کتنا مفید ہے"

سرکار علیہ السلام کو ثرید پسند تھا" تو حضور نے اِس حدیث میں فرما دیا کہ

"اے لوگو کھانے میں سے مجھے ثرید پسند ہے اور ازواج میں سے عائشہ

Marfat.com

حضرت سیّدہ عائشہ کی عظمت سرکار نے خود بیان فرمائی ہے
حضرت سیّدہ فاطمہ کی شان بھی دیکھیں۔

عظمتِ سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا

ڈاکٹر علامہ محمّد اقبال حضرت سیّدہ، طیبّہ، طاہرہ زاھدہ، راکعہ، ساجدہ، نیّرہ، منوّرہ سیّدۃ النساء العٰلمین حضرت فاطمۃُ الزّہرا سلام اللہ علیہا کی عظمت بیان کرتے ہیں

کہ ایک وہ بی بی ہیں جن کا نام حضرتِ مریم ہے
حضرتِ مریم بڑی عظمت والی ہیں،
حضرتِ مریم بہت شان والی ہیں،
حضرتِ مریم بہت مرتبے والی ہیں،
حضرتِ مریم بہت مقام والی ہیں،

حضرتِ مریم کی بڑی شان ہے کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر حضرت عیسیٰؑ کی والدہ بننے کا شرف حاصل کیا۔

اللہ کے پیغمبرؐ کو لوریاں دیں۔
اللہ کے پیغمبر روح اللہ علیہ السلام کو گود میں کھلایا
واہ علامہ اقبالؒ میں تیری عظمت کے قربان تیرے عقیدے پہ قربان

کسی نے پوچھا! جناب شان حضرت مریم کی زیادہ ہے یا حضرتِ فاطمہ کی؟

اقبالؒ کا عقیدہ

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ مریم کی فضیلت ایک نسبت کی وجہ سے ہے کہ وہ نبی کی والدہ ہیں لیکن سیّدہ فاطمہ وہ ہیں کہ جن کی فضیلت وعظمت والی تین۳ نسبتیں ہیں۔

نورِ چشمِ رحمۃ للعلمین
آں امامِ اوّلین و آخریں

بانوئے آں تاجدارِ ھل اتیٰ
مرتضٰے مشکل کشاء شیرِ خدا

اے سیّدۃ النساء آپ کے والدِ گرامی نبیوں کے امام ہیں اور آپ کے سرتاج ولیوں کے امام ہیں

مادرِ آں مرکزِ پرکارِ عشق
مادرِ آں قافلہ سالارِ عشق

Marfat.com

اے سیّدہ

آپ کا باپ نبیوں کا امام
آپ کا شوہر ولیوں کا اِمام
آپ کا بیٹا شہیدوں کا اِمام،

حضورؐ کے دل کا ٹکڑا
آقا کی آنکھوں کا چین

میرے نبیؐ کی لاڈلی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمہ کی بڑی شان ہے بڑی عظمت ہے

آئیں سیّدہ فاطمۃ الزہرا کے حُجرۂ پاک کا واقعہ ہے کہ ایک دِن سیّدہ عائشہ اور سیّدہ فاطمہ گفتگو کر رہی ہیں

سیّدہ عائشہؓ اور سیّدہ فاطمہؓ

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اپنی مثنوی شریف میں اِس واقع کو نہایت ہی میٹھے انداز میں نقل فرماتے ہیں

حضرت عائشہ نے سیّدہ فاطمۃ الزہرا سے پوچھا اے لختِ دِلِ رسول یہ بتائیں کہ میری شان زیادہ ہے یا تمہاری

سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ میری شان زیادہ ہے۔ وہ اِس لئے کہ

"میرے ابّا جان نبیوں کے امام ہیں
میں انبیاء کے سردار کی بیٹی ہوں،

Marfat.com

میں کائنات کے والی کی شہزادی ہوں

رسول اعظم کی پیاری دُختر، شہیدِ اعظم کی پاک مادر
جنابِ شیرِ خدا کی بانو، جناں کی ملکہ جنابِ زہرا

تمام حُوریں کنیزیں اُن کی غلام اُنکے سبھی فرشتے
مگر چلاتی ہیں خُود ہی چکّی بغیر شکوہ جنابِ زہرا

سراپا رحمت سراپا راحت، سراپا عِفّت سراپا عصمت
رسولِ اکرم کے دِل کی ٹھنڈک بتُول و زہرا جنابِ زہرا

فِدا ہے صائمؔ غلام اُن پر، دُرود اُن پر سلام اُن پر
ہے میرا دونوں جہاں میں واللہ فقط سہارا جنابِ زہرا

اے امّاں جان! میں علی المرتضٰے کی بیوی ہوں
اُم المومنین نے فرمایا اے سیّدہ یہ فیصلہ قیامت کے دِن ہوگا
سیّدہ زہراؑ نے فرمایا اے امّی جان وہ کس طرح

Marfat.com

حضرت عائشۃ الصدیقہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا ! بیٹی آپ کو معلوم ہے کہ جب جنّت میں جانا ہے تو بیویاں شوہر کے ساتھ ہونگی ۔ تب فیصلہ ہو جائے گا

میں نبی کے ساتھ ہونگی اور تم علیؑ کے ساتھ "

اور نبی کا مقام یقیناً علی المرتضٰے سے زیادہ ہے

سیّدہ خاتونِ جنت نے یہ بات سُنی تو آپ خاموش ہو گئیں

اور پھر حضور نبیٔ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس مسئلہ کو حل فرما دیا ۔

سرکار نے فرمایا ! قیامت کے دِن جہاں میں رہوں گا وہیں میری بیٹی فاطمہ اور فاطمہ کا شوہر اور اُن کے بیٹے ہونگے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم

تو میں حضرت عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ بہت بڑی عالِمہ تھیں

بہت بڑی فاضِلہ تھیں

بہت بڑی مُفسّرہ تھیں

بہت بڑی محدّثہ تھیں

بہت بڑی فقیہہ تھیں

بہت بڑی عابدہ زاھدہ تھیں

بہت بڑی عالِمہ تھیں

Marfat.com

صحابہ کرام بھی اپنے مسائل آپ سے پوچھا کرتے تھے
آپ کے زیادہ علم کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپ
سرکار کا درس مبارک سنا کرتی تھیں۔
جب حضورِ مسجدِ نبوی شریف میں درس عطا فرماتے
تو مسجدِ نبوی میں آپ کا حجرہ مبارک تھا
چنانچہ حجرۂ مبارک کے دروازے کے قریب سے
آپ کائنات کے والی کا درس مبارک سنا کرتیں۔
پیارے آقا نے ازواجِ مطہرات کے لئے باری
مقرر کی ہوئی تھی۔
آج اُم حبیبہؓ کی باری ہے
آج حضرت حفصہؓ کی باری ہے
آج حضرت اُمِ سلمہؓ کی باری ہے
آج حضرت زینبؓ کی باری ہے
اور جب حضرت عائشہؓ صدیقہ کی باری ہوتی۔ سرکارِ دوعالم
کا قیام حضرت عائشہؓ کے گھر ہوتا
تو صحابہ حضورؐ کی حضرت عائشہ سے محبت کے پیشِ نظر
اُس دِن تحائف لیکر آتے تھے
کیونکہ صحابہ حضورؐ کے غلام تھے اور اُن کو معلوم تھا کہ سرکارِ
کو زیادہ محبت حضرت عائشہ کے ساتھ ہے۔ تو اِس طرح
وہ نذر اور تحائف حضرت عائشہ کے پاس آتے

Marfat.com

حضراتِ محترم !

حضرت سیّدہ عائشۃ الصّدیقہ رضی اللہ عنہا کا حُجرہ مُبارک وہ ہے کہ جس میں آج بھی سرکار دوعالم تشریف فرما ہیں۔ سرکار آج بھی وہیں آرام فرماتے ہیں۔

آپ کے قدمین شریفین کی جانب وہ دروازہ ہے کہ جس کا نام بابِ جبریل ہے۔

سرکار کے حجرہ کے اُسی دروازے سے جبریل وحی لے کر آتے تھے۔

مجدّد پاک کو ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ خدا کرے کہ ایسا لمحہ ہماری زندگی میں بھی آئے

کدی وِچ خواب دے دیوو نظارا یارسُول اللہ
مِری کشتی نوں مِل جاوے کِنارا یارسُول اللہ

اے کاش کبھی ہماری نیند بھی ایسی خوش نصیب ہو جائے

کبھی تو خواب میں آجائیں یارسُول اللہ
مِری بھی نیند سنور جائے دو گھڑی کیلئے

(علامہ صائم چشتی)

Marfat.com

مُجدّدِ پاک کو زیارتِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ایک مرتبہ حضرت شیخ احمد سرہندی کو زیارتِ سرکارِ دوعالم کا شرف حاصل ہوا۔

شیخِ سرہند نے دیکھا کہ سرکار مدینہ نے آپ پر نظرِ کرم نہ ڈالی۔ نظرِ التفات نہ فرمائی

اِس بات کی تڑپ تو وہ جانے کہ جِس کا محبوب اُس کی طرف سے رُخ پھیر لے

جب سرکار نے توجہ نہ فرمائی تو شیخ احمد سرہندی نے عرض کی! یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ مجُھ سے ناراض ہیں؟

میں تو آپ کا غُلام ہُوں
میں آپ کا نام لیوا ہُوں
میں آپ کے در کا گدا ہُوں
میں آپؐ کے دربار کا منگتا ہُوں
میں آپ کا ثناء خوان ہُوں
میں آپ کے در کا سوالی ہُوں
میں آپ کی عظمتوں کے ڈنکے بجانے والا ہُوں

یارسول اللہ! نظرِ کرم
یا حبیب اللہ! نظرِ کرم

Marfat.com

روندے ہوئے یتیماں تائیں گل لاؤن والیا
واقف ناں کوئی بن تیرے دُکھّیاندے حال دا

اے کملی والے !
آپ کی بارگاہ سے کبھی کوئی خالی نہیں گیا۔ میری طرف توجہ کیوں نہیں فرمائی۔
سرکار نے فرمایا !
اے احمد سرہندی" میں کھانا عائشہ کے گھر سے کھاتا ہوں" ابھی اتنی بات ہی ہوئی تھی کہ آپ کی آنکھ کھل گئی"

آپ فرماتے ہیں کہ میں جب ایصالِ ثواب کیا کرتا تھا آپ ایصالِ ثواب تو سمجھتے ہوں گے، کہ پہلے ختم شریف پڑھا جاتا ہے اور پھر ایصال کیا جاتا ہے" بھیجا جاتا ہے کہ یا اللہ ہم نے یہ قرآن پاک پڑھا ہے، ختم شریف پڑھا ہے
یا اللہ اسے اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرما۔ پھر تمام انبیاء کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں،
پھر نبیوں کی بارگاہ میں پیش کرتے کے بعد نبیوں کے امام کی بارگاہ میں پیش کر کے کہتے ہیں یا اللہ قبول فرما۔
حضرت مجدّد الف ثانی کہتے ہیں کہ جب میں ایصال

Marfat.com

ثواب کرتا تو مجھے سیّدہ عائشہ صدیقہ کا نام لینا یاد
نہیں رہتا تھا "

اور نبئ پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چہرہ مبارک دوسری طرف
کر کے بتا دیا کہ میرے غلام میرے گھر میں جو چیز بھیجا کرو
تو عائشہ رضی صدیقہ کو بھی شامل کر لیا کرو

سرکار فرماتے ہیں کہ میں کھانا عائشہ کے گھر سے کھاتا
ہوں " تو جب میری بارگاہ میں پیش ہونا ہو تو تمہیں سیدہ عائشہ
کے دروازے پر ہی آنا پڑے گا

واہ سیّدہ عائشہ آپ کی عظمتوں کے قربان جائیں

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کی زِندگی

حضراتِ محترم ! حالنکہ گھر میں خادمہ بھی موجود ہے
لیکن سیّدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ میں گھر میں چکّی خُود چلاتی تھی "
آٹا تیار کرنے کے بعد اُسے گوندھ کر اپنے آقا کیلئے
روٹیاں خُود پکاتی اور آقا کو کھِلاتی

میں اپنے محبوب ، نبیوں کے اِمام ، آقائے نامدار
کے لئے بستر بچھاتی تھی ،

میں آقا کے بالوں میں کنگھی کیا کرتی تھی "

حضرتِ عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے یہ شرف بھی حاصل ہے
کہ جب کملی والے آقا مجھے اپنی مزمّل والی چادر اُتار کر دیتے

Marfat.com

تو وہ میں دھوتی تھی ۔

اے اُم المومنین حضرت عائشہ میں صدقے جاؤں تمہاری شان و عظمت کے کہ تو خدمت کر رہی ہے امام الانبیاء کی ، تو خدمت کر رہی ہے عرش کے راہی کی ، تو سرکار کی خدمت کر رہی ہے ، آقا کے کپڑوں کو دھوتی رہی

سیّدہ فرماتی ہیں کہ تہجّد کے وقت میں حضور کو وضو کے لئے پانی دیتی اور مسواک پیش کرتی ۔

سیّدہ فرماتی ہیں کہ میں نے اور کملی والے نے تہجد کی نماز اکٹھے ادا کی ۔

ہمارے آقا نے سبق دیا کہ اے میرے اُمتیو ، تم میں بھی پیار ایسا ہونا چاہیئے کہ تم بھی نمازوں میں ایک دوسرے کے ساتھی بن جاؤ

تہجّد کے وقت خاوند اپنی بیوی کو جگائے ، خود بھی بارگاہِ خداوندی میں پیش ہو اور ساتھ اپنی بیوی کو بھی نماز پڑھائے لیکن آج معاشرہ خراب ہو چکا ہے ۔ عورتوں کو فیشن کے سوا کوئی کام ہی نہیں ، گھر میں خواہ اچّھا کھانا بھی ہو اور اچّھے کپڑے بھی ملیں لیکن شکوہ بازی نہیں چھوڑتیں ۔

" کہ میں جدوں دی تیرے گھر آئی آں مینوں تے
سکھّ نہئیں ملیا "

بزرگ فرماتے ہیں

کہ یہ جو بڑے بڑے عہدوں والے ہوتے ہیں، خواہ ساری عوام اُن سے ڈرتی ہو اور اُنہیں سلام کرتی ہو لیکن جب گھروں میں جاتے ہیں تو اپنی بیویوں سے ڈرتے ہیں۔

ایک پیر صاحب کا واقعہ :-

ایک پیر صاحب تھے کہ بہت دُنیا اُن کی مرید تھی اور لوگ ہر وقت اُن کے آگے پیچھے پھرتے اور اُن کے ہاتھ اور پاؤں تک چُومتے تھے اور ہر وقت آپ کے حکم کی تعمیل کے لئے تیار رہتے تھے۔

لیکن گھر میں اُن کی بیوی ہمیشہ اُن سے لڑتی جھگڑتی رہتی تھی اور اُن کی پیری مریدی اور ولائت کے بھی مخالف تھی۔

ایک روز پیر صاحب اُس کے طعنوں سے تنگ آکر گھر سے باہر آگئے اور آپ نے وظیفہ پڑھا اور اُس کی برکت سے ہوا میں اُڑنے لگے۔ اُنہوں نے اپنے گھر کے اوپر بھی چکر لگایا۔

آپ کی بیوی نے بھی آپ کو ہوا میں اُڑتے ہوئے دیکھا۔

جب آپ گھر واپس آئے تو اُن کی بیوی اُن پر برس پڑی اور کہنے لگی۔

Marfat.com

روندا پیر بنن نوں " پیر تے میں اج ویکھیا
پیر صاحب نے پُوچھا کہ تم نے آخر کیا دیکھ لیا ہے
وہ کہنے لگی
میں اک پیر نوں ہوا چہ اُڈّ دیاں ویکھیا اے
وہ بزرگ کہنے لگے !
اے نیک بخت وہ میں ہی تھا
توں سی " وہ عورت کہنے لگی
اچھا توں سی ۔ تدھے ای ونگا ونگا اُڈّدا سی "
تو اس وقت بھی بعض عورتوں کا یہی حال ہے ۔ کہ ماننا نہیں ۔

ذرا غور فرمائیں "

حضراتِ محترم ذرا غور فرمائیں کہ ہمیں عورتوں پر یہ اعتراض ہے کہ جب رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مرد عورتوں پر حاکم ہیں " تو پھر یہ عورتیں مرد کی حکومت تسلیم کیوں نہیں کرتیں "
ارے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ہم اپنے مالک کے فرماں بردار نہیں ہیں تو ہماری رعایا ہماری فرمانبردار کیسے ہو سکتی ہے
یہ صحیح ہے " کہ

Marfat.com

آج ہم نے احکامِ خداوندی کو چھوڑ دیا

آج ہم نے رسول اللہ کی پیروی کو ترک کر دیا

آج ہم نے ربّ سے ڈرنا چھوڑ دیا

آج ہم نے قرآن کا دامن چھوڑ دیا

اسی لئے" حضرات محترم اِسی لئے آج ہماری رعایا ہماری نافرمان ہو گئی ہے۔ اگر ہم ٹھیک ہو جائیں تو یہ بھی اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو جائیں گی۔

شوہر کا مُقام

حضرات محترم!

رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین آقائے نامدار مدنی تاجدار، احمد مختار، حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشادِ پاک فرمایا کہ اگر خدا کے سوا کسی کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کریں۔

اندازہ فرمائیں کہ مرد کی کتنی عظمت ہے" کتنی شان ہے۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا

کہ جو عورت اپنے مرد کی اجازت کے بغیر اپنی چار دیواری سے باہر نکلتی ہے" اور وہ جتنی دیر چار دیواری

Marfat.com

سے باہر رہتی ہے اللہ کے فرشتے اُس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں

آپ ذرا مجھے بتائیں کہ آج کتنی عورتیں ہیں جو مَرد کی اجازت لیکر باہر جاتی ہیں۔

آج تو کئی ایسی بھی ہیں جو بُرقعہ پہن کر باہر جاتی ہیں اور بازار میں جاکر نقاب اُتار دیتی ہیں۔ اگر کوئی رِشتہ دار مل گیا تو نقاب کر لیا لیکن باقی جہان سے کوئی پردہ نہیں"

آج اِس ترقی کے دَور میں بُرقعہ کو ویسے ہی معیوب سمجھا جاتا ہے۔

آج کی عورت، مَرد کی عظمت کو نہیں مانتی

آج کی عورت، مَرد کے اَحکام کو نہیں مانتی

آج کی عورت مَرد کے رُتبے کو نہیں مانتی

تو میں اِس پر یہی کہوں گا کہ عورت کو چاہیئے کہ مَرد کی حکومت کو تسلیم کرے اور مَرد کو چاہیئے کہ عورت کے حقوق مکمّل طور پر ادا کرے"

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پاک کو دیکھیں کہ اگر سیّدہ عائشہ نے روٹی نہیں کھائی تو حضور نے بھی دعوت قبول نہیں فرمائی۔

مَردوں کے لئے بھی لمحۂ فکریہ ہے کہ اگر بیوی اور بچّے تو گھر میں بھوکے ہوں اور وہ خود ہوٹلوں میں بیٹھ کر نشہ

Marfat.com

کرتا ہو طرح طرح کے کھانے کھاتا ہو"

آپ ایمان سے بتائیں کہ قیامت کے دن اُس کی بخشش ہو سکتی ہے؟ کہ جو اپنے بیوی بچوں کے حقوق نہیں پہچانتا۔ مرد اپنی عورت کے حقوق کا خیال رکھے اور عورت اپنے مرد کے حقوق کا خیال رکھے

اُم المومنین سیّدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ میں تہجد کے وقت اُٹھتی اور سرکار کے ساتھ نمازِ تہجد ادا کرتی

آقا علیہ السلام اِمام ہوتے اور میں اُن کی اقتداء کرتی یہ شان ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی

حضرات گرامی!

جب حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہوا۔

ایک عظیم شرف:-

حضرت سیّدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے ایک شرف یہ بھی حاصل ہوا کہ جس وقت سرکار دوعالم کا وصال مبارک ہوا تو اُس وقت آپ کا سرِ انور میری گود میں پڑا ہوا تھا۔

سیّدہ فرماتی ہیں کہ جب سرکار تشریف لے جانے والے تھے تو میرے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

Marfat.com

تشریف لائے تو اُن کے ہاتھ میں ایک تازہ مسواک پکڑی ہوئی تھی

محبوبۂ محبوبِ خدا

سیّدہ فرماتی ہیں کہ سرکار نے مجھ سے مسواک کی طلب کا اظہار فرمایا۔ میں نے اپنے بھائی سے مسواک لی۔
چونکہ سرکار علیل تھے اس لئے میں نے وہ مسواک اپنے دانتوں سے نرم کر کے سرکار کو دی اور پھر حضور نے وہ مسواک کی۔

حضور نبیٔ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی حضرت عائشہ صدیقہ سے محبّت کا یہ عالم تھا

سیّدہ فرماتی ہیں کہ مجھ سے سرکار کی محبّت کا یہ عالم کہ کھانا کھاتے ہوئے جس جگہ منہ لگا کر پیالے سے میں پانی پیتی اُسی جگہ سے میرے آقا بھی نوش فرماتے"

حضرات گرامی!

آج کسی کو دولت پہ ناز ہے
آج کسی کے گھر میں مال ہے
آج کسی کے گھر میں سونا ہے
آج کسی کے گھر میں چاندی ہے

Marfat.com

اور قیامت کے دن کوئی ریاضت لیکر اُٹھے گا"

کوئی امانت لیکر اُٹھے گا
کوئی شہادت لیکر اُٹھے گا
کوئی صداقت لیکر اُٹھے گا
کوئی سیادت لیکر اُٹھے گا
کوئی اللہ کی رحمت لے کر اُٹھے گا
کوئی شجاعت لے کر اُٹھے گا

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ کہیں سے صداقت نکلے گی، کہیں سے شہادت نکلے گی مگر میرے حُجرہ سے رسالت نکلے گی۔

سیدہ عائشہ کے مکان سے کائنات کا والی اُٹھے گا"

حضرات محترم! کیا شان وعظمت ہے حُجرۂ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کہ جہاں ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار فرشتے شام کو کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں"

تو آپ حضرات کی خدمتِ اقدس میں خالقِ کائنات کا یہ فرمان پیش کر رہا تھا
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

Marfat.com

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ
وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ الاحزاب آیت ۶

کہ نبی مومنین کی جانوں کے مالک ہیں اور
نبی کی بیویاں مومنین کی مائیں ہیں ۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں
ماؤں کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے " آمین "

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن

Marfat.com

حضرت علی علیہ السلام

الصَّلوٰۃ وَ السَّلام عَلَیْکَ یَا رَسُول اللہ

وَ عَلیٰ آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْب اللہ

مرے حاجت روا مولا علی ہیں

مرے مشکل کُشا، مولا علی ہیں "

خُدا نے جن کو تیغِ لا فتیٰ دِی !!

وہی شیرِ خُدا مولا علی ہیں "

Marfat.com

عَلی کی دید دیدِ مُصطفٰے ہے
کہ نورِ مُصطفٰے مولا عَلی ہیں

وَلی ہوں غوث ہوں قطبِ جلی ہوں
ہر اِک کے پیشوا مَولا عَلی ہیں

قابلِ قدر، واجب الاحترام بزرگو دوستو عزیز ساتھیو!
یہ ماہِ رمضان المبارک ہے، یہ رمضان المبارک کا پیارا پیارا مہینہ ہے۔

اِس مہینہ کی اکیس تاریخ کو امام الاولیاء، شہنشاہِ اصفیاء، منبعٔ جودوسخا، پیشوائے شریعت، مُقتدائے مَعرفت وحقیقت، ولائت کے منتہائے کمال، زُھد و تقوٰی میں بے مِثل و بے مثال، شانِ بُوترابی میں منتہائے کمال، شانِ بوُترابی کے مہتاب، مَظہرِ تقویم موجودات مَولا مشکل کشاء شیرِ خُدا تاجدارِ ھَل اتیٰ دامادِ مُصطفٰے عَلی المرتضٰے کرم اللہ وجہہٗ کا یوم شہادت ہے۔

اِسی نسبت کے ساتھ آج آپ حضرات کے سامنے جنابِ مولا عَلی المرتضٰے عَلیہِ السّلام کی شان وعظمت بیان کروں گا۔

Marfat.com

میں نے آپ کے سامنے قرآنِ مجید کے سولھویں پارے کی سورۂ مریم کی آیتِ پاک تلاوت کی ہے جس میں اللہ ربّ العزت نے علی پاکؑ کی شان بیان فرمائی ہے۔ اللہ ربّ العزت کا ارشادِ پاک ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے
عنقریب اُن کے لئے رحمان محبّت کرے گا

یہ اس آیتِ پاک کا ترجمہ ہے۔
اللہ ربّ العزت نے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور یعنی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ پڑھا

اللہ رسول کی وفاداری اور تابعداری کو اختیار کیا
کلمہ پڑھنے کے بعد نیک عمل کئے میں اُن کی محبّت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہوں

تفسیر اس آیت کی

Marfat.com

حضرات محترم !

میں آپ کے سامنے بخاری شریف کی حدیث مبارکہ پیش کرتا ہوں ۔ مفسرین کرام نے اس حدیث شریف کو اسی آیت پاک کی تشریح قرار دیا ہے جو میں نے تلاوت کی ہے ۔

حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات جب کسی سے محبت فرماتی ہے تو ربّ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو طلب فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں " جبریلؑ ! میں اس کے ساتھ پیار کرتا ہوں تو بھی اس کے ساتھ محبت رکھ " تو جبریل علیہ السلام بھی اُس کے ساتھ محبت کرتے ہیں

محبت کی منادی

پھر اُس کے بعد جبریل امین ساتوں آسمانوں میں منادی کرواتے ہیں کہ تمام فرشتے سُن لیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت فرماتا ہے لہذا تمام فرشتے بھی اُس شخص کے ساتھ محبت کریں اور پھر اللہ تعالیٰ اُس شخص کو زمین پر مقبولیت عطا فرما دیتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں میں اس شخص کی محبت پیدا ہو جاتی ہے ۔

اب آپ دیکھیں کہ یہ جو بزرگانِ دین ہیں داتا علی ہجویری ہیں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ہیں ۔

Marfat.com

حضرت بابا فرید شکر گنج ہیں
حضرت سلطان باہُو ہیں
حضرت خواجہ نظام الدّین اولیاء ہیں
حضرت لعل شہباز قلندر ہیں
اور پھر سرکار غوث پاک سیّدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ ہیں ۔ حضرت پیر لاثانیؒ ہیں

اِن تمام بزرگانِ دین کے ساتھ ہمارا کوئی خُونی رشتہ تو نہیں ہے ۔ بلکہ ہم نے تو اِن کی زیارت بھی نہیں کی ہے ۔ ہم نے تو اُن کو دیکھا بھی نہیں ہے ۔ لیکن پھر بھی ہم اُن کے ساتھ مُحبّت کرتے ہیں ۔

یہ مُحبّت ہم جان بُوجھ کر نہیں کرتے بلکہ ربّ تعالیٰ مسلمانوں کے دلوں میں اپنے پیاروں کی محبّت ڈال دیتا ہے ۔

اَن دیکھی مُحبّت

جناب مولا علی مشکل کشاء شیرِ خدا علیہ السلام کو ہم نے اپنی آنکھوں سے تو نہیں دیکھا لیکن محبّت ہے
یہ مُحبّت اِسی لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علی پاک کی محبت لوگوں کے دلوں میں ۔ مومنین کے دلوں میں ڈال دی ہے
یہ محبت اَن دیکھی محبت ہے

Marfat.com

علی سے بغض

حدیث شریف پیش کرتا ہوں حضورِ اکرم، نورِ مجسم، فخرِ آدم سرورِ عالم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں

یَا عَلِیُّ لَا یُحِبُّکَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُکَ اِلَّا مُنَافِقٌ

اے علی تمہارے ساتھ صرف مومن ہی محبت رکھتا ہے اور تمہارے ساتھ بغض صرف منافق ہی رکھتا ہے

حضراتِ محترم!

علی پاک کے ساتھ منافق محبت نہیں رکھتا اور مومن علیؑ کے ساتھ بغض نہیں رکھتا

منافق کو مولا علیؑ سے پیار نہیں ہے جبکہ مومن کو مولا علی کے ساتھ پیار ہے۔

مومن کا مولا علی سے پیار کسی رشتہ داری کی وجہ سے نہیں ہے اور نہ ہی کسی لالچ کی وجہ سے پیار کرتا ہے؟

بلکہ میرے کملی والے آقا نے فرما رکھا ہے کہ

مَن کُنتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

ترجمہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی بھی مولا ہے

Marfat.com

علی وہ ہے کہ جس کو مولا میرے کملی والے نے بنایا

؎ علی علی مولا ، مولا علی مولا ، غوث قطب سارے علی علی کردے

حکم علی دا چلّے اسمان اُتّے ، سورج چن تا سے علی علی کردے

غُنچے پھُل پتے علی علی کردے ، سارے ماہ پارے علی علی کردے

غم خوشی اندر بدل جان صائم ، جدوں غماں مارے علی علی کردے

آج لوگ کہتے ہیں کہ مولا کی ذات تو صرف اللہ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی مولا نہیں ، لیکن جب ان کی اپنی باری آتی ہے تو پھر اپنے ملاں کے ساتھ بھی مولا لگا دیتے ہیں " مولانا
مولاَ نا کا معنی ہے ہمارے مولا
اگر اللہ ہی مولا ہے تو یہ اپنے ملوانوں کو مولا کیوں کہتے ہیں "

مولا پر اعتراض

حضرات محترم ! جب یہ اپنے مولوی کو مولانا یعنی ہمارے مولا کہتے ہیں تب تو ٹھیک ہے لیکن اگر مولا علی کو مولا کہا جائے تو اعتراض کرتے ہیں ؟

Marfat.com

سب حضرات مل کے کہہ دیں "

مولا علی علی ہیں ہرے مولا علی علی

لَحْمُكَ لَحْمِی جِسْمُكَ جِسْمِی

حضور فرماتے ہیں ! اے علی تمہارا گوشت میرا گوشت ہے تمہارا جسم میرا جسم ہے " تو پھر کیوں نہ کہیں

مولا علی علی ہیں ہرے مولا علی علی

حضور فرماتے ہیں !

اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا

میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں

جو شخص شہر میں داخل ہونا چاہے وہ کہاں سے داخل ہو گا ؟ دروازے سے ۔

سرکار نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں " تو میاں جو حضور کے پاس جانا چاہتا ہے اس کو علی کے قدموں میں جانا پڑے گا ۔

اگر علم چاہیئے تو مولا علی کے پاس جانا پڑے گا اور اگر مولانا بننا ہے تو پہلے دروازے کے پاس جانا پڑے گا

Marfat.com

جو علی کو چھوڑ دے وہ مولانا نہیں بن سکتا"

حضرت علی کا علم

آئیں میں آپ کو مولا علی کے علم کی ایک جھلکی دکھاؤں
علیؑ پاک نے منبر پر کھڑے ہو کر اعلان فرمایا! سلونی
اے لوگو! اللہ کے عرش کے نیچے جو کچھ بھی ہے مجھ
سے سوال کرو" جو تمہارا دل کرتا ہے سوال کرو میں علی اس
منبر پر بیٹھا تمہیں تمہارے تمام سوالوں کے جواب دوں گا
حضرات ذی وقار!
ذرا غور فرمائیں کہ جب مولا علیؑ کی یہ شان ہے تو پھر
ہمارے آقا و مولا، نبیٔ دو عالمؐ کی کیا عظمت ہو گی۔
حضراتِ محترم جب مولا علی نے یہ دعویٰ فرمایا تو
ایک یمنی اُٹھ کر کھڑا ہو گیا
باب العلم کے سامنے کھڑے ہو کر بات کرنا کوئی
معمولی بات نہیں" بلکہ بہت ہمت کی بات ہے۔
اُس نے کہا! یا علی آپ نے بڑا دعویٰ فرمایا ہے کہ
میں بڑا علم رکھتا ہوں تو یا علی کیا آپ نے اپنے ربّ کو دیکھا ہے
آپ کو یمنی کی یہ بات سُن کر جلال آگیا۔ آپ نے فرمایا
کیا پوچھتے ہو کہ اپنے ربّ کو دیکھا ہے؟ تو سُن میں نماز

Marfat.com

میں ایک سجدے کے بعد اُس وقت تک دُوسرا سجدہ نہیں کرتا جب تک اپنے ربّ کو دیکھ نہیں لیتا

؎

اَصلِ نماز ہے یہی رُوحِ نماز ہے یہی
تو میرے رُوبرو رہے میں تیرے رُوبرو رہوں

نماز یہ ہے

؎

وہ بھی کوئی نماز ہے یار نہ ہو نماز میں

جب آپ نے یہ بات فرمائی تو وہ یمنی مجمع میں ہی بے ہوش ہو گیا اُس پر رِقت طاری ہو گئی ۔ جب ہوش باسلامت ہوا تو اُس نے کہا ! یا علی میری توبہ اگر آئندہ ایسی بات کروں

جبریل کہاں ہے ؟

ایک روائت میں آتا ہے کہ جب آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ سَلُونِی یعنی جو پُوچھنا ہے مجھ سے پُوچھو تو جبریل امین اِنسانی شکل میں آ گئے اور پُوچھا یا علی آپ نے بہت بڑا دعوٰی کیا ہے کہ مجھ سے پُوچھو ؟ تو آپ مجھے یہ

Marfat.com

بتائیں کہ جبریل کہاں ہے ؟

تو آپ نے ایک نظر سے عرشِ عُلیٰ تک دیکھا اور دوسری نظر تحت الثریٰ تک ڈالی اور پھر فرمایا کہ جبریل نہ تو اُوپر عرش تک ہے اور نہ ہی زمین پہ کسی دُوسری جگہ ہاں تُم خُود ہی جبریل ہو ؁

مَولا عَلی عَلی ہیں مِرے مَولا عَلی عَلی

پُوچھا ! یا عَلی اتنا علم آپ کے پاس کہاں سے آیا ؟

مولا عَلی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ۔ فرمایا یہ علم میں نے کسی سکول سے نہیں لیا ؁

نبیٔ پاک صَلّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلّم نے وصیّت فرمائی تھی کہ اے عَلی جب میں دُنیا سے تشریف لے جاؤں تو مجھے غُسل تم دینا

حضراتِ محترم !

جب مولا عَلی خانۂ کعبہ میں پیدا ہُوئے تو آپ کی آنکھیں بند تھیں ؁ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سیّدہ فاطمہ بنتِ اسدؓ نے مَولا عَلی کو حضُورؐ کی جھولی میں ڈال دیا ۔ تب حضرت علیؑ نے آنکھیں کھولیں

ایک مرتبہ سرکار دو عالم صَلّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسلّم نے حضرت علیؑ سے پُوچھا کہ عَلی کیا وجہ تھی کہ تم نے آنکھیں کیوں نہ کھولیں تھیں ؁

عرض کیا ! یا رسُول اللہ ؐ میری تمنّا تھی کہ جب میں

Marfat.com

دنیا میں آؤں تو میری پہلی نظر رخِ مصطفےٰ پر پڑے۔

حضرت علی کی ولادت پر علی پاک کو پہلا غسل سرکارِ دو عالم نے دیا"

فرمایا ! تمہیں پہلا غسل میں نے دیا جب میں دنیا سے جانے لگوں تو آخری غسل تم مجھے دینا

؎ جسے علی کی عظمت کا اعتراف نہیں

ہزار سجدے کرے کوئی گناہ معاف نہیں

بدن پہ حج کا احرام دل میں بغضِ علیؓ

یہ کعبہ پاک کے پھیرے تو ہیں طواف نہیں

تو آپ سب بھی مل کر کہہ دیں ؎

شیرِ خدا علی علی مشکل کشاء علی

مولا علی علی علی ، مولا علی علی

حضراتِ گرامی ! مولا علی کی طاقت کا بیان الفاظ میں کیسے کیا جائے

؎ شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوتِ پروردگار

ایک شخص نے مولا علی کی جرأت و بہادری کا سنا تو مدینہ طیبہ آیا

Marfat.com

کہ میں علی کے ساتھ کُشتی کروں گا۔

حضرت علی سے کُشتی

جب وہ پہلوان مدینہ پاک میں آیا تو حُسنِ اتفاق سے مولا علی اُس وقت چہل قدمی فرما رہے تھے تو اُس بڑے پہلوان نے کہ جس نے اپنے ہتھیاروں کو بھی اپنے جسم پر لگایا ہُوا تھا آپ ہی سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ یہاں مدینہ میں علی کا مکان کہاں ہے

آپ نے فرمایا ! تمہیں علی سے کیا کام ہے ؟

اُس نے کہا !

میں پہلوان ہوں آج تک کسی نے مجھے شکست نہیں دی اور میں نے علی کی بہادری کی بڑی شہرت سُنی ہے لہذا میں چاہتا ہوں کہ علی کے ساتھ بھی کُشتی کروں

حضراتِ محترم !

مولا علی کے مقابلے میں وہ پہلوان پہاڑ جیسا تھا

مولا علی نے فرمایا !

تو علی سے لڑ سکے یہ تیری عقل کا پھیر ہے
تو شیطاں کی لومڑی اور وہ خدا کا شیر ہے

Marfat.com

ارے تم علی کے ساتھ نہیں لڑ سکتے،

تم ایسا کرو کہ میرے ساتھ کُشتی کرو" میری ہار علیؑ کی ہار اور میری جیت علی کی جیت ہے۔

اُس نے کہا! کہ جانے دو" میرے اور اپنے وجود کا فرق دیکھو" میں طاقت ور بھی ہوں لہذا میرے اور تمہارے درمیان مقابلہ کیسا! اور اس لڑنے کا کیا فائدہ؟

آپ نے فرمایا! تم لڑو تو سہی۔

اُس نے کہا! اچھا یہ بات ہے تو آؤ پھر"

جب وہ حضرت علی کے قریب آیا تو آپ نے اُسکے پنجے کے ساتھ پنجہ ملایا اور پھر اُسے ہاتھوں پر اُٹھا کر یوں زمین پر پھینک دیا کہ جیسے اُس کا وزن ہی نہ ہو اور پھر آپ نے اُس کے سینے پر بیٹھ کر پوچھا کہ ہاں اَب بتاؤ کہ علی سے لڑو گے

اُس نے کہا!

یہ شکست فاش مجھ کو آج پہلی بار ہے

دِل یہ کہتا ہے کہ تُو ہی حیدرِ کرّار ہے

تو مِل کر کہہ دیں کہ

شیرِ خدا علی علیؑ مشکل کشاء علی

ہیں مرتضیٰ علی علی حاجت روا علی

Marfat.com

جب جنگ خیبر ہوئی تو خیبر کے قلعہ کو بھی مولا علی نے
فتح کیا

غزوہ خندق

جب جنگ خندق ہوئی تو کفار کا ایک بہت بڑا پہلوان تھا جس کا نام عمرو بن عبدِ ود تھا جو کہ دنیائے کفر کا بہت بڑا پہلوان تھا کہ جو اکیلا سینکڑوں لوگوں پر بھاری تھا۔

وہ پہلوان خندق پھلانگ کر مسلمانوں کے لشکر میں آگیا اور اس نے للکارا کہ کون ہے جو میرے مقابلے کو آئے۔

صحابہ کا عظیم لشکر موجود تھا

روایات میں آتا ہے کہ لشکرِ اسلام میں اس وقت بڑے بڑے جری صحابہ کرام موجود تھے لیکن کسی کو بھی جرأت نہ ہوئی

اس نے لشکرِ اسلام کی طرف دیکھتے ہوئے ایک مرتبہ پھر مقابلے کے لئے للکارا لیکن پھر بھی صحابہ دیکھتے رہے

جب تیسری بار بھی اس نے للکارا اور کوئی نہ اٹھا تو پھر علیؑ پاک علیہ السلام اٹھے حضور کے قدم مبارک چوم کر عرض کی یا رسول اللہ مجھے اس کافر سے مقابلے کی اجازت مرحمت فرمائیں

عمرو بن عبدِ ود

Marfat.com

جب حضرت علی نے حضور رسالتمآب سے عمر بن عبدِ ود کے ساتھ مقابلے کے لئے اجازت طلب کی تو حضور نبی کریم نے حضرت علی کے ماتھے کو چوما اور آپ کے سر پر اپنے ید اللہ والے ہاتھوں سے دستارِ مبارک باندھی اور آپ کے ہاتھ میں تلوار پکڑائی اور فرمایا!

اے علی یہ دشمن تیرے حوالے اور تم اللہ کے حوالے
اے علی یہ رب کا دشمن تمہارے حوالے ہے۔

مولا علی نے تلوار اُٹھائی اور میدان میں تشریف لے آئے۔

للکار کا جواب

اُس نے للکار کر کہا! میں ابنِ عبدِ وُدّ ہوں میں نے آج تک کسی سے شکست نہیں کھائی میرے ساتھ مقابلہ کرنے والے نے کبھی پانی نہیں مانگا

حضرت علیؑ نے فرمایا! سُنو میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے۔

اور تمہارا اور میرا فرق یہ ہے

تمہارے ساتھ شیطان ہے۔ میرے ساتھ رحمان ہے
تمہارے ساتھ کفر ہے۔ میرے ساتھ اِسلام ہے۔

Marfat.com

تمہارے ساتھ سامان ہے میرے ساتھ ایمان ہے
تمہارے ساتھ ظلمت ہے میرے ساتھ رحمت ہے
تمہارے ساتھ گندگی ہے۔ میرے ساتھ پاکیزگی ہے
تمہارے ساتھ جہل ہے۔ میرے ساتھ اللہ کا فضل ہے
تمہارے ساتھ اندھیرا ہے۔ میرے ساتھ سویرا ہے
تمہارے ساتھ تاریکی ہے۔ میرے ساتھ روشنی ہے
تمہارا دل ودماغ کالا ہے۔ میرے ساتھ میرا کملی والا ہے

رہی تمہاری بہادری تو اس کا پتہ تمہیں ابھی چل جائے گا۔ آؤ میرے ساتھ مقابلہ کرو"

دنیائے کفر نے وہ منظر دیکھا کہ جس سے اُن کی ہمت جواب دے گئی۔

چشمِ فلک اِس منظر کی گواہ ہے۔

اُس نے تلوار سے مولا علی پر وار کر دیا۔ مولا علی نے اپنی ڈھال آگے کر دی

وار سخت تھا آپ کی ڈھال آپ کی پیشانی مبارک کو لگی اور ماتھے کو زخمی کر دیا

اب حضرت علی نے حملہ کرنا تھا۔ شیرِ خدا نے تلوار چلائی اُس نے ڈھال سے وار روکا"

لیکن یہ وار مولا علی کا وار تھا
یہ وار حیدرِ کرار کا وار تھ

Marfat.com

یہ وار مولائے کائنات کا وار تھا۔

یہ وار اللہ کے شیر کا وار تھا۔

وار روکنے کی ناکام کوشش کیونکہ تلوار تو اپنا کام کر چکی تھی۔

پہلے اُس کی ڈھال کے دو ٹکڑے ہوئے

پھر اُس نے جو سر پر لوہے کا خود پہنا ہوا تھا اُس کے دو ٹکڑے۔

پھر سر تک آئی اُسے درمیان سے چیرا

پھر سر کے بعد سینے تک آئی اُسے بھی درمیان سے دو ٹکڑے کیا اور پورے دھڑ کو کاٹتی ہوئی گھوڑے تک آئی اور اُس ملعون کے گھوڑے کے بھی دو ٹکڑے کر دیئے۔

سب حضرات مل کر نعرۂ حیدری لگائیں ؎ نعرۂ حیدری یا علی ؑ

مولا علی علی ہے مولا علی علی

شیر خدا علی ہے مشکل کشا علیؑ

حاجت روا علی

آئیں اب میں آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ حضرت علی مشکل کشا،

Marfat.com

بھی ہیں اور حاجت روا بھی ہیں۔

مولا علی لشکر کے ساتھ جا رہے ہیں "

آپ کا لشکر جا رہا ہے۔

اونٹوں کی قطاریں جا رہی ہیں

ایک نابینا سائل لشکر کی آواز سن کر کسی سے پوچھتا ہے کہ کون آ رہا ہے؟

اس نے بتایا کہ مولا علی آ رہے ہیں۔

اس نے کہا! جب علیؑ کی سواری میرے قریب آئے تو مجھے بتا دینا " میں نے ان سے سوال کرنا ہے۔

چنانچہ جب مولائے کائنات کی سواری نزدیک آئی تو اس نابینا سائل نے حضرت علیؑ سے سوال کیا کہ یا علی میں بھوکا ہوں مجھے کھانا عطا فرمائیں۔

فرمایا حیدر نے قنبر دے تائیں

نہ کر دیر قنبر توں کھانا کھلا دے

آپ کے غلام قنبر نے عرض کی کہ حضرت کھانا تو بندھا ہوا ہے۔ توشہ دان میں۔

آپ نے فرمایا کہ توشہ دان ہی دے دو "

قنبر غلام نے عرض کی!

حضور توشہ دان تو کچاوے میں رکھا ہوا ہے۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ کجاوا ہی دے دو بلکہ یوں کرو اسے اُونٹ ہی دے دو۔

مولا علی علی علی مولا علی علیؑ

حاجت روا علی علی مشکل کشاء علیؑ

آخری بات عرض کر کے آپ سے اجازت چاہوں گا

بغیر حُبِّ علی مُدعا نہیں ملتا

عِبادتوں کا بھی ہرگز صِلہ نہیں مِلتا

خُدا کے بندو سُنو غور سے خُدا کی قسم

جسے علی نہیں مِلتے خدا نہیں ملتا

جو علی سے مِلا وہ نبیؐ سے مِلا اور جسے نبی مِل گئے اُسے خُدا مِل گیا"

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

Marfat.com

فضائلِ حج

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ
بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ
صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
وَسَلِّمْ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

مُعزّز سامعین حضرات دوستو بزرگو ،
آپ کے سامنے قرآن مجید فُرقانِ حمید کے چوتھے سپارے میں سے دو آیات بیّنات تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بیت اللہ شریف کی عظمت و شان اور اُس کے زیارت کا مُقام ہونے کا بیان فرمایا ہے

Marfat.com

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری اس حاضری کو قبول فرمائے (آمین)

حضراتِ ذی وقار!

حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دورِ مقدس میں مسلمانوں پر اعتراض کیا گیا کہ جس طرف منہ کر کے مسلمان نماز پڑھتے ہیں یعنی کعبۃ اللہ

یہودیوں کا اعتراض

تو مسلمانوں کا یہ قبلہ یعنی کعبہ شریف ہمارے قبلہ یعنی بیت المقدس سے زیادہ شان والا نہیں ہے"

ہمارا قبلہ عظمت والا ہے شان والا ہے،

یہ نبیوں کا قبلہ ہے،

یہ نبیوں کی ہجرت گاہ ہے"

مسلمانوں کا جواب

نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں نے دعویٰ کیا کہ دنیا میں جو گھر سب سے پہلے بنایا گیا" وہ "کعبہ شریف" ہے

چنانچہ اس موقع پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے مومنین کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی

Marfat.com

اِنَّ اَوَّلَ بَیتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ

بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے مقرر ہُوا وہ مکہ میں ہے

یہ گھر برکت والا ہے

مُبَارَکاً

اِس میں نشانیاں ہیں، اِس میں مقامِ ابراھیم ہے اور جو بھی اِس میں آئے گا اُسے آسانی مِل جائے گی"

اور اللہ کے لئے لوگوں پر ایک حج کرنا ضروری ہے اور جو مُنکر ہُوا تو اللہ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے،

اللہ تعالیٰ نے یہ آیاتِ بینات نازل فرما کر واضح فرما دیا کہ سب سے پہلا بنایا جانیوالا گھر بیت اللہ شریف ہے۔

پہلی تخلیق

سرکارِ مدینہ حضور نبی اکرم علیہ السلام کا فرمان ہے" اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِی" یعنی اللہ نے سب سے پہلے میرے نُور کو پیدا فرمایا،

بس اَحد سی یا احمد سی ایہہ کُلّ پیارا کل بنیاں
یاراں دیاں گلاّں یار جانن آدم تے پیارا کلّ بنیاں

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے نبی کے نور کو پیدا فرمایا
اور پھر تمام شہروں سے پہلے مکہ شہر بنایا

زمین کی ابتداء

حضور کی ولادت مکہ میں ہوئی۔ حضور کا نور ہر شے سے پہلے بنا اور جس شہر میں حضور آئے وہ زمین تمام زمینوں سے پہلے بنائی گئی۔

تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی اور تفسیر مظہری کے اندر یہ واقعہ موجود ہے۔

کہ حضرت آدم علیہ السلام سے دو ہزار سال پہلے قبلہ شریف بنا اور اس زمین پر پہلے پانی ہی پانی تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم پر کعبہ شریف والی جگہ پانی کی جھاگ بن گئی اور وہ جھاگ چالیس برس تک وہیں رہی اُس کے بعد وہ پھیلتی گئی

پھر پانی کے جھاگ والے ٹکڑے پر زمین بنی اور اس کے بعد باقی زمین بنتی گئی۔

"یعنی زمین کا خانہ کعبہ والا ٹکڑا سب سے پہلے بنا۔

تو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اس شہر کو بنایا جس شہر میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجنا تھا۔

جہاں نبیوں کے تاجدار کو بھیجنا تھا۔

Marfat.com

ڈُھاں مکّے پاک دیاں دھمیاں

جدوں تلیاں سجے سوہنے دیاں چُمیاں

حضراتِ محترم اللہ تعالیٰ نے اپنا گھر بنایا تو سب سے پہلے اور اپنے پیارے محبوب کا شہر بنایا تو وہ بھی سب سے پہلے بنایا،

کعبے کی تعمیر

ابھی آدمؑ نہیں بنے ابھی کچھ نہیں بنا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ کعبہ والی جگہ پر سرخ یاقوتوں سے اللہ کا گھر تعمیر کردو

اللہ تعالیٰ نے وہ گھر اپنی عبادت کے لئے تعمیر کروایا اور پھر زمین کے فرشتے وہاں اللہ کی حمد کرتے رہے۔

اللہ کی تسبیح کرتے رہے،

اللہ کا ذکر کرتے رہے۔

اللہ کی حمد وثنا کرتے رہے،

سجدے کرتے رہے،

رکوع کرتے رہے۔

قیام کرتے رہے۔

طواف کرتے رہے،

Marfat.com

آسمان کے فرشتے بھی اِس کا طواف کرتے رہے اور زمین کے فرشتے بھی اِس کا حج کرتے رہے اور آسمان کے فرشتے بھی اِس کا حج کرتے رہے"

وہ سُرخ یاقوتوں کا بنا ہُوا مکان حضرت آدم عَلیہ السّلام تک رہا" جب سیّدنا حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام دنیا پر جلوہ گر ہُوئے تو بارگاہ رب العزت میں عرض کی "کہ اے مولا تیری عِبادت کس طرف منہ کر کے کروں ؟

فرمایا ! اے آدم میری عبادت کرنے کے لئے اپنا رُخ میرے گھر کی طرف کر لو،
میرے قبلہ کی طرف کر لو،
میرے کعبہ کی طرف کر لو،

اُس قبلہ کی طرف مُنہ کر لو کہ جس کی طرف منہ کر کے میرا محبوب نماز پڑھا کرے گا"

سیّدنا حضرت آدم عَلیہ السّلام نے خانۂ کعبہ کا طواف کیا اور اُس کی طرف منہ کر کے عِبادت شروع فرمائی

پھر آپ کے بیٹے حضرت شیث عَلیہ السلام کہ جن کی پُشت میں حضرت آدم علیہ السّلام کی طرف سے سرکارِ دوعالم کا نُور منتقل ہُوا تھا نے بیت اللہ کی مرمّت وغیرہ فرمائی

حضرت شیث علیہ السلام سے لیکر حضرت نُوح علیہ السلام تک خانہ کعبہ باقی رہا۔

Marfat.com

طوفانِ نوح

حضراتِ محترم! پھر جب حضرت نوح علیہ السلام کے دور میں طوفان آیا اور پوری زمین پر پانی ہی پانی ہو گیا۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ کے طوفان میں ہر چیز پانی میں غرق ہو گئی لیکن خانہ کعبہ کو اللہ کے حکم سے آسمانوں پر اٹھا لیا گیا۔

اُس یاقوت کے بنے ہوئے کعبہ کا ایک یاقوت زمین پر رہ گیا جسے حجرِ اسود کہتے ہیں۔ جسے حاجی چومتے ہیں۔

چشمۂ زمزم

حضرت نوح علیہ السلام کے بعد وقت گزرتا رہا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی زوجہ اور کمسن بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر چھوڑ گئے۔

حضرت حاجرہ اور آپ کے کمسن شہزادے اُس بے آباد میدان میں اکیلے رہ گئے۔

پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جب پیاس کی شدت سے زمین پر ایڑیاں ماریں تو وہاں آبِ زم زم کا چشمہ جاری ہو گیا۔

Marfat.com

چشمہ جاری ہونے کی وجہ سے پانی کے ضرورت مند لوگوں نے اس علاقہ میں آباد ہونا شروع کر دیا،
جب مکہ میں لوگ آباد ہو گئے۔
جب آبادی بن گئی

کعبے کی دوبارہ تعمیر

اللہ رب العزت نے اپنے خلیل کو حکم فرمایا کہ "اے میرے خلیل"
تم میرے دوست ہو،
تم میرے پیارے ہو،
تم میرے قریبی ہو،
تم میرے نبی ہو،
تم میرے رسول ہو،
تم میرے پیغمبر ہو"،
اور اے میرے خلیل تم نبیوں میں سے ایک عظیم نبی کے باپ ہو" میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ میرا گھر بناؤ،
"بیت اللہ کو تعمیر کرو"
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی تعمیر شروع فرمادی۔ آپ کے ساتھ آپ کے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل

Marfat.com

علیہ السلام بھی تعمیر کعبہ میں شامل ہو گئے اور اس عظیم کام میں اپنے باپ کی مدد کرنے لگے"

"حضرات گرامی ! اللہ کا گھر بنانا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سُنّت ہے"

کتابیں اُٹھا کر دیکھیں

تعمیرِ مسجد

کہ جب مسجدِ نبوی شریف کی تعمیر شروع ہوئی تو میرے نبی اس کام میں صحابہ کے ساتھ ہیں"

اگر صحابہؓ اینٹیں اُٹھا کر لاتے ہیں پتھر اُٹھا کر لاتے ہیں تو میرے نبی اور کونین کے والی بھی پتھر اور اینٹیں اُٹھا کر لا رہے ہیں اور حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ سے زیادہ وزنی پتھر خود لا رہے ہیں"

اور اللہ کے محبوب نے صحابہ کو بتایا کہ اے میرے غلامو! اللہ کا گھر بنانے کی بڑی فضیلت ہے

"میں نبیوں کا امام ہوں،

میں تاجدارِ انبیاء ہوں،

میں کائنات کا تاجدار ہوں،

اللہ تعالیٰ نے میرے سر پر نبوّت کا تاج رکھا ہے

Marfat.com

لیکن میری طرف دیکھو کہ میں خود اللہ کا گھر بنا رہا ہوں"

حضور نبئ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

کہ جو شخص بھی اللہ تعالٰی کی خاطر" اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے" مالک کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اللہ کا گھر بنائے گا" مسجد تعمیر کرے گا" تو اللہ رب العزت اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔

بُنیادِ کعبہ

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جب کعبہ کی تعمیر شروع فرمانے لگے تو آپ نے عرض کی!

یا اللہ! تیرے گھر کی بنیاد کتنی رکھوں یعنی کتنا لمبا ہو؟ کتنا چوڑا ہو"

ربِ کریم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو بھیجا کہ "اے جبریل! جاؤ اور اُتنی جگہ پر نشان لگا دو جہاں فرشتوں نے کعبہ بنایا تھا"

قرآن پاک میں آتا ہے"

اِذْ یَرْفَعُ ابراھیمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسماعِیلَ

جب حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے بیت کی تعمیر شروع

Marfat.com

کی

حضرات گرامی!

تعمیر کعبہ کے دوران حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک پتھر پر کھڑے ہو کر اینٹیں لگاتے تھے

تو جہاں تک تو حضرت ابراہیمؑ کا ہاتھ جاتا رہا وہاں تک تعمیر کرتے رہے پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی! یا اللہ جہاں تک میرا ہاتھ جاتا رہا میں بناتا رہا اب کیا کروں؟

آواز آئی خلیل اینٹیں تم لگاتے رہو اور تمہارے اس پتھر کو ہم اونچا کرتے رہیں گے

تو حضرات گرامی جیسے جیسے دیوار اونچی ہو رہی ہے ویسے ویسے پتھر اونچا ہوتا رہا

بہر حال اللہ کے پاک پیغمبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ نے مل کر اللہ کے پاک گھر کو تعمیر کیا

پہلی تعمیر فرشتوں نے کی۔

پھر مرمت حضرت شیث علیہ السلام نے کی

دوبارہ تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی

قریش اور تعمیرِ کعبہ

مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں کی بنی

Marfat.com

ہوئی عمارتِ کعبہ اُس وقت تک محفوظ رہی جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔

پھر آباؤ اجدادِ مصطفےٰ میں سے ایک آدمی ہوئے ہیں جن کا اسمِ مبارک اُخی ہے اُنھوں نے بیت اللہ کو دوبارہ تعمیر فرمایا اُس کے بعد پانچویں مرتبہ بیت اللہ شریف کی تعمیر قریش نے کی۔

جب اُنھوں نے عمارت کی تعمیر مکمّل کی تو پھر یہ مسئلہ بن گیا کہ اِس میں حجرِ اسود کون نصب کرے۔

حجرِ اسود کا فیصلہ

حجرِ اسود کے سلسلہ میں ہر قبیلہ کے سردار کی خواہش تھی کہ کعبہ میں حجرِ اسود کو وہ نصب کرے۔ اِس بات پر مختلف قبائل میں تلخ کلامی ہوگئی اور نوبت لڑائی تک جا پہنچی۔

جب وہ کسی ایک پر متفق نہ ہو سکے تو عدل و انصاف کے اُس پیکر تک آگئے کہ جن کو بیت المقدس میں انبیاء کی امامت کا شرف حاصل ہوا

جب فیصلہ آیا تاجدارِ انبیاء کے پاس،

جب فیصلہ آیا رحمتِ دو عالم کے پاس،

جب فیصلہ آیا سرورِ بنی آدم کے پاس،

Marfat.com

جب فیصلہ آیا رُوح روانِ عالم کے پاس ،
جب فیصلہ آیا حبیبِ کبریا کے پاس ،
جب فیصلہ آیا شہہ دوسرا کے پاس ،

ہاں ہاں

جب بشر " حجر " کے فیصلہ کے لئے خیر البشر کے پاس آئے تو سرورِ دُنیا و دیں نے حجرِ اسود کو اُٹھا کر ایک چادر پر رکھ دیا

پھر حضور نے فرمایا کہ جو بھی حجرِ اَسوَد کو نَصب کرنے کا متمنی ہے " جو بھی حجرِ اسود لگانے کا خواہش مند ہے " جو بھی حجرِ اسود نصب کرنے کا طالب ہے " وہ اس چادر کا ایک کونا پکڑ لیں

جب سَب سرداروں نے حجرِ اَسوَد والی چادر کو پکڑ لیا تو سرکارِ دو عالم نے فرمایا کہ اَب سب لوگ اس کو اُٹھاؤ اور بیت اللہ کے پاس لے چلو

جب وہ دیوار کے قریب ہُوے تو اللہ کے پیارے محبوب نے اپنے دستِ اَقدس سے حجرِ اَسود کو اُٹھا کر جس مقام پہ وہ نَصب کرنا تھا خُود آپ نے نَصب فرما دیا "

مُسلمانو !

جب مکہّ فتح ہُوا " اور حضور نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت شان و شوکت سے مکہّ مکرّمہ میں جلوہ گر ہُوئے تو مکہّ

Marfat.com

مکہ کے اُن ظالموں نے،

مکّہ کے اُن جابروں نے،

مکّہ کے اُن کافروں نے،

کہ جنہوں نے سرکار دو عالم کو تنگ کیا تھا، سرکار کو گالیاں دی تھیں، سرکار پر کوڑا کرکٹ پھینکا تھا،

جب سرکار کو اس شاہانہ شان و شوکت میں دیکھا تو حضور رحمتِ عالم سے پوچھنے لگے کہ اب آپ ہم سے کیا سلوک کریں گے؟

قربان جائیں مدنی آقا پر،

کملی والے کی رحمت پر،

حضور کی عنائت پر،

آپ نے فرمایا،

میں تمہارے ساتھ وہ سلوک کروں گا۔ جو یوسف علیہ السّلام نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا،

حضراتِ محترم!

میں عرض کر رہا تھا کہ حضور فتح مکّہ کے بعد کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ یہ آئتِ مبارکہ تلاوت فرما رہے تھے

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط

اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۸۱)

Marfat.com

کعبہ کی بتوں سے صفائی

جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو سرکارِ دوعالم نے کعبۃ اللہ کو بتوں سے پاک فرما دیا۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چھڑی مبارک سے کعبہ کو بتوں سے پاک فرما دیا آپ نے تمام بتوں کو چھڑی مبارک سے توڑا سوائے ایک بت کے جو سب سے بڑا اور اونچائی پر تھا۔

علی کو بلاوا

کملی والے نے اپنے پیارے علی المرتضیٰ کو بلایا اور ان کو فرمایا۔ اے علیؑ یہ چھوٹے بت میں نے توڑ دیئے ہیں اور اس بڑے بت کو تم توڑ دو۔

حضرت علیؑ نے عرض کی! آقا جب چھوٹے بت آپ نے توڑے ہیں تو بڑے بت کو بھی آپ ہی توڑ دیں۔

فرمایا! علیؑ یہ بت اونچا ہے۔

عرض کی! اے اللہ کے پیارے محبوب۔ صدقے جائیں آپ کی کرم نوازیوں پر۔ کہ ایک طرف تو آپ چاند کو اشارہ

Marfat.com

فرمائیں تو چاند کے دو ٹکڑے فرما دیں ؎
اگر اشارہ فرمائیں تو ڈوبے ہوئے سورج کو طلوع فرمائیں
لیکن اب فرما رہے ہیں کہ میرا ہاتھ نہیں پہنچتا ؎ بت اونچا ہے
یا رسول اللہ آپ یوں کریں کہ آپ میرے کاندھوں
پر اپنے قدم مبارک رکھیں اور اس بت کو توڑ دیں
فرمایا ! نہیں علیؑ میں تمہیں مرتبہ فرماؤں گا ؎
میں تمہیں درجہ عطا فرماؤں گا
میں تمہیں بلندی عطا فرماؤں گا
عرض کی !
یا رسول اللہ حکم فرمائیں ؎
فرمایا ! یوں کرو کہ تم میرے کاندھوں پر کھڑے ہو
جاؤ اور اس بت کو توڑ دو ؎
چنانچہ جب حضرت علی سرکار کے حکم کے مطابق آپ کے
مبارک کاندھوں پر چڑھے تو ؎
یا علی آپ کی عظمت کے قربان
اگر کونین کا والی عرش پر قدم رکھے تو عرش معلیٰ بن جائے
آپ کی عظمت کیسی ہے کہ سرکار کے کاندھوں پر بیٹھے ہو ؎
اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر اون کی چادر اپنے
اوپر لے لیں تو قرآن میں آجائے یا ایھا المزمل
اے مزمل کی چادر والے یا ایھا المدثر اے مدثر کی

Marfat.com

چادر والے

توجہ فرمائیں کہ جو کپڑا سرکار کے جسم سے مس کر جائے تو اُس کا ذکر قرآن کرتا ہے۔ وہ قرآن کہ جس کا ایک ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں حاصل ہو جاتی ہیں

وہ کپڑا سرکار کی نسبت سے شان والا بن گیا تو جو جسم سرکار کے کاندھوں پر لگا اُس علی کی عظمت کیا ہو گی؟

نسبت کی فضیلت

حضرات گرامی اگر شان ملتی ہے تو نسبت سے آج لوگ اگر حجر اسود کو چومتے ہیں تو کیوں چومتے ہیں؟ کیا اِدھر پاکستان میں اور پتھر نہیں ہیں

آئیں ایک اور واقعہ سماعت فرمائیں

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں جب حجر اسود کو چومنے لگے تو حجر اسود کو مخاطب کر کے فرمایا

"اے حجر اسود ٹھیک ہے تم شان والے ہو عظمت والے ہو لیکن میں تمہیں تمہاری شان کی وجہ سے نہیں چوم رہا بلکہ میں نے دیکھا کہ تم کو میرے آقا نے چوما ہے میرے نبی نے چوما ہے

Marfat.com

حدیث شریف سُنیں

حاجی کدے نہ اگ وچ لوس دا

حجرِ اسود جُرم سارے چوس دا

میرے آقا نے فرمایا

حجرِ اسود کو چومو کیونکہ یہ تمہارے گناہوں کو چوس لیتا ہے اور یہ گناہوں کو چوس چوس کر سیاہ ہو گیا ہے

اور قیامت کے دن حجرِ اسود کی آنکھیں ہونگی اور پھر حجرِ اسود بارگاہِ ایزدی میں عرض کرے گا

" مولا یہ وہ لوگ ہیں جو تیرے یار کی سُنّت سمجھ کر مجھے چومتے تھے میرے مولا اِن سب کو بخش دے

حجرِ اسود شفاعت کرے گا،

بیت اللہ شریف شفاعت کرے گا۔

حضرات محترم !

میرے نبی نے کونین کے والی نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آقائے دوجہان نے جب مولا علیؑ کو اپنے کاندھوں پر بٹھایا اور فرمایا ! علی اِس بُت کو توڑ دو

چنانچہ حضرت علی نے چھڑی ماری اور سارا بُت چکنا چور کر دیا

سرکار نے فرمایا ! علیؑ نیچے اُترو

Marfat.com

عرض کی ! یارسول اللہ میں تو بہت بلندی پر ہوں

پوچھا علی کہاں تک پہنچے ہو ؟

عرض کی یارسول اللہ میں تو اتنا اوپر پہنچ گیا ہوں کہ اگر سرکار حکم فرمائیں تو میں عرش کے پائے پکڑ کر نیچے لے آؤں

توجہ فرمائیں

جو حضور کے کاندھوں پر چڑھے اس کی بلندی اتنی ہوتی ہے تو سرکار کی کیا شان ہوگی۔

فرمایا ! علی نیچے اترو " حضرت علیؓ نے چھلانگ لگائی

عرض کی ! میرے آقا میں نے اتنی دور سے اتنی بلندی سے چھلانگ لگائی لیکن مجھے چوٹ نہیں آئی

کملی والے نے فرمایا ! اے علیؓ تمہیں چوٹ کیسے لگ سکتی ہے کہ تمہیں اور لیجانے والے رحمۃ اللعالمین ہیں اور اتارنے والے جبریل امین ہیں

مسلمانو!

سرکار مدینہ کے وصال کے بعد کعبہ کو دوبارہ تعمیر کیا حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ نے

آخری تعمیر

پھر کچھ عرصہ گزرا کہ اس

Marfat.com

کی تعمیر حجاج بن یُوسف نے کی۔ اِس طرح خانہ کعبہ کو چھ مرتبہ تعمیر کیا گیا اور ایک مرتبہ حضرت شیث علیہ السلام نے مرمت کیا۔

حضراتِ محترم! حجاج بن یوسف والی تعمیر کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ اِس طرح تو ھر بادشاہ تعمیر کے چکر میں رہے گا۔ اِس لئے فیصلہ کیا گیا کہ آج کے بعد خانہ کعبہ کو دوبارہ شہید نہیں کیا جائے گا۔

لہذا آج بیت اللہ شریف کی جو مَوجُودہ عمارت ہے اس کو تعمیر کرانے والا حجاج بن یُوسف ہے۔

صرف میزاب رحمت جو کہ خانہ کعبہ کا دروازہ ہے اُس کو تھوڑا سا اُس کی خوبصورتی کی خاطر تبدیل کیا جاتا ہے یا اس پر غلاف شریف چڑھایا جاتا ہے۔

فَضَائِلِ کعبۃُ اللہ

اور کِتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ کہ جنہیں اللہ تعالیٰ کعبہ شریف کی زیارت کا شرف بخشتا ہے۔

اور کیسے خُوش نصیب ہیں وہ لوگ کہ جو کَعبۃُ اللہ کو اپنے سینے سے لگا کر اپنی حَاجات کو بارگاہِ خُداوندی میں پیش کرتے ہیں۔

Marfat.com

اُچیاں شاناں نے رب دے گھر دیاں

جو بھی مکہ مکرمہ میں جانا چاہتا ہے بلند آواز سے پڑھے۔

اُچیّاں شاناں نے ربّ دے گھر دیاں
رحمتاں جتّھے نے ھر دم ورھدیاں

ٹھنڈیاں واواں کرم دیاں وگدیاں
جد صفا مروہ تے دوڑاں لگدیاں

جُرم مکّ جاندے نے زم زم پیتیاں
کعبۃ اللہ دی زیارت کیتیاں

میرے آقا نے فرمایا کہ جو شخص کعبہ شریف کی زیارت کرتا ہے جب اُس کی پہلی نظر بیت اللہ شریف پر پڑتی ہے تو اُس وقت وہ جو بھی دُعا کرتا ہے اللہ تعالےٰ قبول فرماتا ہے

جُرم مک جاندے نے زم زم پیتیاں
کعبۃ اللہ دی زیارت کیتیاں

Marfat.com

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کعبۃ اللہ میں ایک سو بیس رحمتوں کا نزول ہوتا ہے"

جن کے پاس وسائل ہیں وہ ضرور حج کریں اور اس سے پیسے کم نہیں ہوتے بلکہ خدا کی قسم! میرا یقین ہے کہ زیادہ ہوتے ہیں"

ایک سو بیس رحمتیں جو اللہ کی نازل ہوتی ہیں تو اُن میں سے ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والے کی جھولی میں ڈال دی جاتی ہیں"

اور چالیس رحمتیں اُسے ملتی ہیں جو وہاں نماز پڑھتا ہے اور بیس رحمتیں اُس کو ملتی ہیں جو کہ محبّت سے کھڑا خانہ کعبہ کی زیارت کر رہا ہوتا ہے"

جُرم مُک جاندے نے زم زم پِتیاں
کعبۃ اللہ دی زیارت کیتیاں"

حضراتِ محترم!

بیت اللہ شریف کا تبرک شریف آبِ زم زم ہے آج لوگ حج پر جاتے ہیں تو یہ فکر ہوتی ہے کہ دوستوں کے لئے اور عزیز و اقارب کے لئے مختلف قسم کے تحائف لے جائیں کپڑے وغیرہ لے جائیں تو یاد رکھیں کہ یہ تبرک نہیں ہے بلکہ بیت اللہ شریف کا تبرک آبِ زم زم ہے اور مدینہ پاک

Marfat.com

کا تبرّک کھجوریں ہیں "

ایک بات ذہن میں آتی ہے کہ کھجوریں بھی مکّہ سے آجاتیں ؟

دوستو ! ایک ہوتا ہے کھانا ۔ ایک ہوتا ہے پینا فرمایا !

کھانا مدینے میں ہے
پینا مکّہ میں ہے

وہ شخص کتنے نصیبوں والا ہے کہ جس کی نظر میں سامنے خانہ کعبہ ہے "

کعبہ نظر آتا ہے

حضرات محترم ! جب ہم یہاں نماز پڑھتے ہیں تو کیا نیّت کرتے ہیں ؟

" منہ طرف کعبہ شریف "

خدا کی قسم نیّت یہاں بھی کرتے ہیں " نماز یہاں بھی پڑھتے ہیں لیکن آگے یا امام صاحب نظر آتے ہیں یا مسجد کے محراب نظر آتے ہیں ۔

لیکن جب خانہ کعبہ کے صحن میں نماز پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ منہ طرف کعبہ شریف تو سامنے کعبہ ہی نظر آتا ہے

Marfat.com

حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبیٔ پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا - کہ جو بیت اللہ شریف کی زیارت کرتا ہے جو حجِّ بیت اللہ کرتا ہے جو خانۂ کعبہ کی زیارت کرتا ہے وہ ایسے ہو جاتا ہے کہ جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔
یوں پاک ہو جاتا ہے۔

جُرم مُک جاندے نے زم زم پیتیاں
کعبۃ اللہ دی زِیارت کیتیاں

اِبنِ خواص کا واقعہ

حضرت ابراہیم بن الخواص رحمۃ اللہ علیہ حجّ پر جا رہے ہیں ساتھ آپ کا مرید ہے۔
راستے میں جنگل ہے وہاں سے ایک اور آدمی ساتھ مل جاتا ہے۔

چلتے رہے، چلتے رہے،
صُبح کی نماز اُس نے نہیں پڑھی،
ظہر کی نماز اُس نے نہیں پڑھی،
عصر کی نماز اُس نے نہیں پڑھی،
مغرب کی نماز اُس نے نہیں پڑھی،

Marfat.com

اور عشاء کی نماز بھی اُس نے نہیں پڑھی ۔

اگلا دن ہُوا ۔ اللہ کے ولی نے اُس سے کہا ! اے بندۂ خدا تم میرے ساتھ جا رہے ہو ۔ دیکھو میرا مُنہ کتنی پاک بستی کی طرف ہے ۔ میں اُس شہر کی طرف جا رہا ہوں

جِس میں اللہ کا نبی آیا ہے ،

جِس میں اللہ کا رسول آیا ہے ،

جِس میں اللہ کا محبوب آیا ہے ،

اور تم میرے ساتھ جا رہے ہو لیکن تم نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی ۔

اُس نے جواب دیا کہ جناب مجُھ پر نماز فرض ہی نہیں ۔

آپ نے پُوچھا کیوں ؟

اُس نے کہا کہ اس لئے کہ میں عیسائی ہُوں ۔

فرمایا ! تمہارا نام کیا ہے ؟

کہنے لگا میرا نام عبد المسیح ہے ۔

آپ اُس کی بات سن کر خاموش رہے ۔ حتّٰی کہ میقات شریف آگیا ۔

مِیقات شریف کہ جہاں سے حرم شریف کی حدُود شروع ہوتی ہیں ۔

مِیقات پر پہنچتے ہی شیخ ابراہیم الخواص نے فقیرانہ لباس پہن لیا ۔ گلے میں اِحرام باندھ کر اللہ کے گھر میں داخل ہونے کی نیت

Marfat.com

کی

آپ نے فرمایا کہ اے عبد المسیح ! دیکھو خانہ کعبہ کی دہلیز آگئی ہے۔ میرے آقا کے شہر کی ابتداء ہو گئی ہے اور تم پلید ہو۔ تم آگے نہیں جا سکتے۔

وہ رُک گیا۔ آپ آگے چلے گئے۔

وہ شخص دیکھ رہا ہے کہ کئی قافلے یہاں آکر احرام باندھتے ہیں اور لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہتے ہوئے اپنے مالک کے گھر کی طرف چلتے ہیں۔

یہ منظر دیکھتے دیکھتے اُس کے دِل میں آتشِ شوق کی چنگاری جَل اُٹھی۔

سوچنے لگا کتنے خُوش نَصیب ہیں یہ لوگ اور کیسا اعلیٰ ہے یہ شہر کہ جس میں اللہ تعالیٰ کے آخری نبی تشریف لائے۔ جِس شہر میں اللہ نے اپنا گھر بنایا ہے

اِن قافلے والوں کو کیا پتہ کہ میں کون ہوں ؟ میں عیسائی ہوں یا مُسلمان۔

اُس نے بھی اِحرام کا بندوبست کر کے باندھ لیا اور پڑھنے لگا

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکُ
لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

Marfat.com

پڑھتے پڑھتے جب اُس نے خانہ کعبہ کا جلال دیکھا تو دل میں خیال آیا کہ میں غلط ہوں یہ گھر سچّا ہے اور اِس شہر میں آنے والا نبی سچّا ہے ۔ ان کا دین سچّا ہے "

جُرم مک جاندے نے زم زم پیتیاں

کعبۃ اللہ دِی زیارت کیتیاں

حج کا زمانہ ہے

عرفات کا میدان ہے

اللہ کی رحمتوں کا نزول ہے

اور یہاں آدمی گڑگڑا کر بارگاہِ خداوندی میں جو بھی دعا مانگتا ہے اللہ رب العزت اس کی جھولی کو بھرپور فرما دیتے ہیں

— گنہگاروں کو معافیاں مِل رہی ہیں ،

— بیماروں کو شفائیں مِل رہی ہیں ،

— تنگ دستوں کی تنگ دستیاں دور ہو رہی ہیں ،

— حاجت مندوں کی حاجتیں پوری ہو رہی ہیں ،

— مشکل کشائیاں ہو رہی ہیں ،

مخلوق اپنے خالق سے رو رو کر مانگ رہی ہے اور اُسے عطا ہو رہا ہے

اور وہ نو مُسلم جو کہ کلمہ پڑھ کر عیسائیت سے تائب ہو کر

Marfat.com

مسلمان ہو چکا ہے اُس نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے اپنے اُس ولی سے مِلا دے کہ جس نے مجھے یہاں تک پہنچایا ہے

حضرت ابراہیم الخواص ایک خیمہ میں تشریف فرما ہیں کہ وہ آدمی بھی اُن کے پاس پہنچ گیا اور اُس نے جُھک کر آپ کو سلام کیا ؎

آپ نے فرمایا ! کہ تم کیوں آئے ہو میں تمہیں کعبہ کے باہر چھوڑ کر آیا تھا "عبدالمسیح ؎

اُس کی آنکھوں میں آنسو آگئے ؎ کہنے لگا سرکار مجھے آپ عبدالمسیح نہ کہیں ؎ میں اب عبدالمسیح نہیں ہوں

آپ نے پوچھا پھر تم کون ہو ؟

اُس نے عرض کی ! سرکار میں پہلے حضرت عیسیٰ کا غلام تھا لیکن اب میں اُس ہستی کا غلام بن گیا ہوں کہ جن کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی غلام ہیں

جُرم مک جاندے نے زم زم پتیاں
کعبۃ اللہ دی زیارت کیتیاں ؎

فرمانِ رسول :-

میرے پیارے آقا ﷺ نے فرمایا !

Marfat.com

"کہ جس کے پاس وسائل ہوں اور وہ حج نہ
کرے تو پھر ہمیں کوئی پرواہ نہیں کہ وہ
خواہ یہودی ہونے کے بعد مرے یا نصرانی
ہونے کے بعد مرے۔"

حضراتِ گرامی!

جو لطف ' جو سُرور ' جو کیف اللہ تعالےٰ نے اپنی بارگاہ میں رکھا ہے وہ لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

دُعا ہے

اللہ تعالیٰ ہر سچے مسلمان مومن کو کعبتہ اللہ
اور روضۂ رسول کی حاضری نصیب فرمائے
(آمین)

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن ۝

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ہ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ہ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ہ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ قُرْاٰنِ الْمَجِیْد وَ فُرقَانِ الْحَمِیْد

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

درود پاک باآواز بلند

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ہ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ

Marfat.com

بچپنِ امامِ حسینؑ

کی دساں کتھوں تیک اے رسائی حسینؑ دی
خالق حسینؑ دا اے خدائی حسین دی

کون حسین ؟
جس کی ماں سیّدۃ النساء ہے
جس کا باپ امام الاولیاء ہے
جس کا بھائی حسن مجتبیٰ ہے
جس کا نانا امام الانبیاء ہے
اور جو خود سیّد الشہداء ہے

کی دساں کتھوں تیک اے رسائی حسین دی

ولادت حسینؑ

دنیا میں بڑے بڑے شہنشاہ پیدا ہوتے ہیں
بڑے بڑے امیر پیدا ہوتے ہیں

Marfat.com

بڑے بڑے رئیس پیدا ہوتے ہیں

لیکن حضرت امام حسینؑ علیہ السلام کی ولادت کا مقام حضور رسالتمآب کے حجرہ کے ساتھ سیدہ فاطمہ کا حجرہ تھا

حضورؐ کو بیٹے کی ولادت کی خبر مولا علی کرم اللہ وجہہ نے دی تو آپ اسی وقت ساتھ ہی تشریف لے آئے

کون حسینؑ ! جو پیدا ہوا تو حضورؐ کی گود میں آیا

کون حسینؑ ! جس نے آنکھ کھولی تو سب سے پہلے حضورؐ کے چہرۂ والضحیٰ کو دیکھا

اذان دینے والے

حضراتِ گرامی ! بچوں کی ولادت کے بعد اُن کے کان میں اَذان دی جاتی ہے

آج جو بچے پیدا ہوتے ہیں تو اُن میں سے کسی بچے کے کان میں اذان اُس کا باپ پڑھتا ہے

کسی کے کان میں مولوی اذان دیتا ہے

کسی کے کان میں شیخ الحدیث اذان دیتا ہے

وہ بھی خوش نصیب ہونگے

کہ جس کے کان میں بابا فریدؒ نے اذان دی ہوگی

کہ جن کے کان میں اذان حضرت نظام الدین اولیاءؒ نے

Marfat.com

جن کے کان میں اَذان خواجہ اجمیری نے دی ہو گی
جن کے کان میں اذان داتا ہجویری نے دِی ہو گی
جن کے کان میں اذان شیرِ ربانی نے دِی ہو گی
جن کے کان میں اذان پیرِ لاثانی نے دِی ہو گی
ارے وہ بچے بھی اپنے مقدر پر ناز کرتے ہوں گے
کہ جن کے کان میں اذان غوثِ اعظم نے دِی ہو گی
جن کے کان میں اَذان اِمامِ اَعظم نے دی ہو گی
جن کے کان میں اَذان حضرت عثمان غنی نے دِی ہو گی
جن کے کان میں اذان حضرت عُمر فاروقِ اعظم نے دِی ہو گی
جن کے کان میں اَذان حضرت صدّیقِ اکبر نے دی ہو گی
جن کے کان میں اذان حضرتِ مولا علی نے دی ہو گی
لیکن اے حُسین تمہاری عظمت کے قربان جاؤں کہ تمہارے
کان میں اذان، اَذان والے نے پڑھی

کی دساں کتھوں تیک اے رسائی حسین دِی

کِس نے اذان پڑھی ؟

حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پڑھی
اَذان پڑھی ! بے کسوں کے کس نے ،
اَذان پڑھی ! بے بسوں کے بس نے ۔

Marfat.com

اذان پڑھی بے سہاروں کے سہارے نے
اذان پڑھی ! بے چاروں کے چارا نے
اذان پڑھی ! یتیموں کے والی نے
اذان پڑھی ! غریبوں کے حامی نے
اذان پڑھی ! اللہ کے محبوب اور ساری کائنات کے والی نے

سامعین

جب اذان دی جاتی ہے تو بعد میں بچّے کو گھٹی دی جاتی ہے
میرے کملی والے نے ارادہ فرمایا امام حسین کو گھٹی دینے کا ؟

امام کی گھٹی

حضور نبیٔ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے سوچا کہ اگر کھجور کی گھٹی دوں
تو کوئی انفرادیت نہ ہو گی، کئی بچوں کو کھجور کی گھٹی دی جا چکی ہو گی ؟
کئی بچوّں کو گڑ کی گھٹی دی جاچکی ہوگی
کئی بچوّں کو شہد کی گھٹی دی جا چکی ہو گی

میرے نبیؐ نے فرمایا اے میرے نواسے مُنہ کھول ؟
حسین پاک نے منہ کھولا ؟ امام الانبیاء نے اپنی وہ زبانِ اقدس
امام حسین کے مُنہ ڈال دی کہ جس زبان سے خُدا بولتا ہے ؟

قرآن پاک فرماتا ہے

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

Marfat.com

میرے پیارے آقا نے اپنی زبانِ اقدس امام حسینؑ کی زبان سے لگائی اور امامِ حسین حضور کے لعاب مبارک کو چوسنے لگے

یہ وہ لعاب ہے

کہ جو آنکھ پر لگی تو زخمی آنکھ ٹھیک ہو جائے۔

جو زخمی ہاتھ پر لگے تو کٹا ہوا ہاتھ جڑ جائے،

کڑوے کنویں میں ڈالیں تو میٹھا ہو جائے،

جابر کے برتن میں ڈالا جائے تو معمولی سے کھانے سے پورا لشکر سیر ہو جائے

اور اگر حسین کے منہ میں ڈالا جائے تو سرِ حسینِ نیزے کی نوک پر قرآن سنائے

کی دساں کتھوں تیک اے رسائی حسین دی

اِنتخابِ مصطفیٰ

مسلمانو! آج جو بچے پیدا ہوتے ہیں تو اُن کے عقیقہ پر جانور قربان کئے جاتے ہیں

کوئی اپنے بچے کی خوشی میں لڈو تقسیم کرتا ہے

کوئی مٹھائی تقسیم کرتا ہے

Marfat.com

کوئی پیسے تقسیم کرتا ہے
کوئی انعام و کرام دیتا ہے
آئیں دیکھیں!

میرے نبیؐ نے لجپال حسینؑ پر کیا نچھاور کیا ہے

حضور اپنے آستانہ عالیہ پر تشریف فرما ہیں اور امام حسین حضور کی گود میں بیٹھے ہیں اور حضور علیہ السلام کی گود میں ایک طرف حضور کا شہزادہ حضرت ابراہیم ہے اور ایک طرف امام عالیمقام حضور نے دونوں شہزادوں کو اپنی گود میں بٹھا رکھا ہے

حضور دونوں سے پیار کر رہے ہیں کبھی اپنے بیٹے حضرت ابراہیم کا منہ چومتے ہیں تو کبھی اپنے نواسے سے پیار کر رہے ہیں

اللہ تعالیٰ نے محبوب کی گود کی طرف دیکھا تو جبریل امین کو بلا کر فرمایا کہ اے جبریل میرے محبوب کی بارگاہ میں جا کر عرض کرو یا رسول اللہ کیا ایک نیام میں دو تلواریں آسکتی ہیں؟

سرکار نے جب اتنی بات سنی تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے

فکر پیا دِل پاک نبیؐ دے میں کس نوں سینے لاواں

حضور سمجھ گئے کہ میان سے مراد میری گود ہے اور تلواروں سے مراد دونوں شہزادے ہیں

Marfat.com

فکر پیا دِل پاک نبیؐ دے تے میں کِس نوں سینے لاواں

اِک میرا اِک دُختر جایا تے میں کِس نوں دُور بٹھاواں

سوچا ایک طرف میرا بیٹا ہے اور ایک طرف میری بیٹی کا بیٹا ہے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کِس کو پیش کروں کِسے دُوں اور کِسے رکھوں

بالآخر یہ فیصلہ کیا کہ اگر میں اپنا بیٹا دوں تو اس کا دُکھ میری ذات کو زیادہ ہو گا لیکن اگر اپنا نواسہ دیا تو بیٹی بہت زیادہ رنجیدہ ہو گی

علی کے اور فاطمہ کے گھر کی رونق چلی جائے گی

امامِ حسنؑ کا بازو چلا جائے گا

میری نواسی زینبؑ کا بھائی چلا جائے گا

عرض کی!

یَا اللّٰه ! میرا ابراہیم لے لو اور میرا حُسین رہنے دو

کی دساں کتھوں تیک اے رسائی حُسینؑ دی

سجدہ طوِیل فرمادیا

اِمامِ عالیمقام کی شان وعظمت کون بیان کر سکتا ہے

Marfat.com

سرکارِ دو عالم صلیّ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مسجدِ نبوی شریف میں نماز کی امامت فرما رہے ہیں"

یہ امام نبیوں کا امام ہے

پیچھے صدیقِ اکبر ہیں،

پیچھے فاروق اعظم ہیں۔

پیچھے عثمان غنی ہیں۔

پیچھے مولا علی ہیں۔

جلیل القدر صحابہ مقتدی ہیں" کیسی اعلیٰ جماعت ہو رہی تھی" امام بھی بے مثال ہے اور مقتدی بھی بے مثال ہیں

جب امام الانبیاء سجدے میں گئے تو امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام سرکارِ دو عالم کی پشت انور پر بیٹھ گئے

"امام عالیمقام کھیلتے ہوئے اچانک اِدھر آ نکلے تھے"

حضراتِ گرامی !

آپ کو معلوم ہوگا کہ سجدہ "سبحان ربّیِ العلیٰ کی تسبیح تین۳ مرتبہ پڑھی جاتی ہے یا زیادہ سے زیادہ پانچ یا سات مرتبہ پڑھی جاتی ہے

لیکن جب امام عالیمقام امام حسین علیہ السلام امام الانبیاء کی سجدہ کی حالت میں پشت انور پر بیٹھ گئے تو امام الانبیاء نے یہ تسبیح تین یا پانچ مرتبہ نہیں پڑھی"

— نہ ہی سات یا گیارہ مرتبہ

Marfat.com

نہ ہی اکیس یا اکتالیس مرتبہ
بلکہ سرکار دو عالم نے امام حسین کے پشتِ انور پر بیٹھنے کی وجہ سے بہتّر مرتبہ یہ تسبیح پڑھی

سُبحَانَ رَبِّیَ العَلٰی

اور پھر جب اِمام حُسین خُود ہی اِمام الانبیاء کی پُشتِ اَنور سے نیچے اُترے تو میرے نبی نے پھر سجدے سے سر اُٹھایا۔

یہ معمولی بات نہیں

اے مسلمانوں یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ امام عالی مقام کی خاطر سرکارِ دو عالم نے اللہ کی نماز کو لیٹ کر دیا۔
امام حُسین جب کھیلتے ہوئے گھر گئے تو جا کر سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں عرض کی ! امیّ جان میں مسجد میں گیا۔ آج میرے نانا جان نے میری خاطر سجدہ میں بہتّر مرتبہ تسبیح پڑھی۔ سیّدہ پاک نے سُنا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے۔
آپ نے بیٹے کو سینے سے لگایا اور پیار کر کے فرمایا۔ بیٹا اِس سے میرے ابّا جان کو تکلیف ہوئی ہو گی۔ سخی حُسین لجپال نے ننھی ننھی زبان سے عرض کیا۔ امیّ جان ! میں نے نانا جان کو تکلیف دی ہے اور میرے نانا جان نے میری خاطر بہتّر مرتبہ تسبیح پڑھی ہے۔ تو میری پیاری امی جان

Marfat.com

میں وعدہ کرتا ہوں کہ نانا جان کیلئے ان بہتر تسبیحات کے عوض بہتر تن قربان کردوں گا

امی جان! نانا جان نے میری خاطر اپنا سجدہ لمبا کیا ہے، میں اس لمبے سجدے کے عوض ایسا سجدہ کروں گا کہ سارا جہان، ساری کائنات دیکھے گی،

اس نواسے پہ محمد مصطفےٰ کو ناز ہے
اس کی ہمت پر علی شیرِ خدا کو ناز ہے

سجدے اوروں نے کئے اس کا عجب انداز ہے
اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

سُبحَانَ اللہ! سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امامِ عالی مقام سے ایسی محبت فرمائی کہ اپنے سجدہ کو طویل فرمادیا، اور اُس طویل سجدے کی بدولت امام عالی مقام کو محبت کا ایسا مقام مِلا،

لِکھی ہے خوں سے صائمؔ محبت کی داستاں
سجدے میں سر کٹا کے دِکھایا حسین نے

حضراتِ گرامی! امام حسین علیہ السلام کی شان وعظمت النسانی

Marfat.com

عقل اور فہم و فراست سے بلند و بالا ہے۔

اہلبیت کا درزی

مدینہ پاک میں عید کا چاند نظر آیا' ہر طرف عید کی تیاری اور خوشی کا سماں ہے'

شہزادہ حسنؑ اور شہزادہ حسینؑ مغرب کی نماز کے بعد گھر آئے یہ شہزادوں کے بچپن کا وقت ہے' بچپن کا زمانہ ہے' حسنین کریمین نے عرض کی!

امی جان مدینہ پاک میں عید کا چاند نظر آگیا ہے' صبح عید کا دن ہے اور ہماری پیاری امی جان ہمارے پاس عید کے لئے نئے کپڑے نہیں ہیں'

امی جان! ہم صبح کون سے کپڑے پہن کر عید کی نماز پڑھنے جائیں گے؟

امی جان تمام لوگ نئے کپڑے پہنیں گے لیکن ہمارے پاس نیا لباس نہیں ہے'

شہزادوں کی بات سن کر سیدہ نے انہیں پیار کیا' محبت کی اور سینے سے لگایا'

حضرات! خدائے واحد کی قسم ہے کہ حضور علیہ السلام کے گھر میں جو فقر و فاقہ تھا وہ اضطراری نہیں تھا بلکہ اختیاری تھا'

Marfat.com

خدا کی قسم ! اگر میرے آقا چاہتے تو ہر وقت جنّت سے سامان بارگاہِ مُصطفےٰ میں آتا رہتا ۔

مالکِ کونین ہیں گھر پاس کچھ رکھتے نہیں ۔
دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں

نبیؐ کی بیٹی نے فرمایا ! میرے چاند سے پیارے بیٹو ۔ فکر نہ کرو ابھی تھوڑی دیر میں کچھ نہ کچھ ہو جائے گا ۔ کام بن جائے گا ۔ جاؤ جا کر آرام کرو صبح مجھ سے نئے کپڑے لے لینا ۔

شہزادے سو گئے تو نبی کی بیٹی نے مصلّٰی بچھایا اور خدا کی بارگاہ میں عرض کی ! یا مولا ! اے میرے پاک اللہ میں نے تیرے آسرے پر بچوں کے ساتھ کپڑوں کا وعدہ کیا ہے ۔ یا اللہ میرے وعدے کی لاج رکھنا ۔

سیّدہ پاک نے جب یہ فریاد خدا کی بارگاہ میں عرض کی ۔ آپ عبادت میں مصروف ہیں ۔ صبح کا وقت ہونے والا ہے ابھی آپ عبادت سے فارغ نہیں ہوئیں کہ باہر دروازہ کھٹکنے کی آواز آئی ۔

باہر ایک شخص نہایت ادب و احترام سے سر نیچا کئے ہوئے کھڑا ہے ۔ جب سیّدہ دروازے کے قریب آئیں تو اُس نے کپڑوں کے دو جوڑے پیش کئے ۔ آپ نے پوچھا ؟ کہ تم کون

Marfat.com

ہو ؟

اُس نے جواب دیا کہ میں اہلِ بیت کے در کا گدا ہُوں اور اہلبیت کا درزی ہُوں ۔ سیّدہ اُس سے کپڑے لیکر اندر کمرے میں تشریف لے آئیں ۔

ایک سُوٹ کا رنگ سبز اور دوسرے کا سُرخ تھا ۔ سبز رنگ والا سوٹ امامِ حسن علیہ السلام کو اور سُرخ رنگ والا سُوٹ امام حسین کو مِلا ۔

شہزادے ابھی نئے کپڑے پہن کر نمازِ عید کی ادائیگی کے لئے تیّار ہُوئے ہی تھے کہ سیّدِ عالم ، فخرِ کون و مکاں ، سرورِ دوعالم سیّدہ پاک کے گھر میں تشریف لے آئے

امامِ للانبیاء نے شہزادوں کو نئے کپڑے پہنے دیکھ کر سیّدہ سے پُوچھا ؟ یہ نئے کپڑے کہاں سے خریدے ہیں ؟

سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ۔

آپ نے عرض کی ! پیارے ابّا جان شہزادوں کے اصرار پر رات میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی تھی کہ یا اللہ کپڑے چاہییں ۔ ابھی صُبح صُبح دروازے پر آیا اور دروازہ کھٹکھٹا کر نہایت ادب سے یہ دو جوڑے کپڑوں کے دے گیا ہے ۔

پیارے آقا نے فرمایا ! " بیٹی اُس سے پُوچھا تھا کہ وہ کون ہے " ؟

عرض کی ! ابا جان میں نے اُس سے پُوچھا تھا اور اُس نے

Marfat.com

کہا تھا کہ میں اھلبیت کا درزی ہوں۔

پیارے آقا نے فرمایا ! بیٹی کیا تمہیں پتہ ہے کہ وہ کون تھا

عرض کی ! نہیں ابا جان

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" بیٹی وہ کوئی مدینہ پاک کا رہنے والا نہیں تھا بلکہ تمہارے بیٹوں کا درزی بن کر آنے والا جبرئیل تھا۔

کی دساں کتھوں تیک اے رسائی حسینؑ دی
خالق حسین دا تے خدائی حسین دی

وجہ امتحان

یہ قانونِ قدرت ہے کہ اللہ جتنا بڑا مرتبہ عطا کرتا ہے پھر امتحان بھی اُس مرتبے کے مطابق ہی لیتا ہے۔

سرکار فرماتے ہیں کہ ہم" انبیا میں سب سے بلند مرتبہ ہیں اور جتنی تکالیف ہمیں پہنچی ہیں اُتنی تکالیف اور کسی نبی کو نہیں پہنچیں۔

امام عالیمقام کو اللہ تعالیٰ نے اتنی عظمتیں عطا فرمائی ہیں کہ اُن کا تصور بھی ممکن نہیں۔

امامِ عالی مقام کی سیرت کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ" خدا کی قسم ہے کہ جتنے غم امامِ حسین کو آئے اُتنے غم کسی اور کو نہیں آئے

حضراتِ گرامی ! ذرا غور فرمائیں
کہ جنابِ نانا کی فرقت حُسین نے دیکھی
شفیق ماں کی تُربت حُسین نے دیکھی
پیارے باپ کی میّت حُسین نے دیکھی
عزیز بھائی کی شہادت حُسین نے دیکھی

ے
کِس احتیاط سے سانسوں پہ چل رہے تھے حُسینؑ
مِٹا رہا تھا زمانہ سنبھل رہے تھے حُسینؑ

کون حُسینؑ !
جنہوں نے نانا کا وصال دیکھا
اے مسلمانو ! کیا حضور کا پردہ فرمانا کوئی معمولی بات تھی ؟
کُتبِ سیرت میں آتا ہے کہ جب سرکار کا وصال ہُوا تو مدینہ منوّرہ میں غُلام ایسے روتے تھے کہ اُن کی آواز حاجیوں کی تسبیح سے بھی زیادہ تھی زیادہ اُونچی اور بلند تھی
جب حضور نبیٔ کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا وصال مُبارک ہُوا تو آپ کے وصال کے چھ ماہ بعد امام عالی مقام کی پیاری امّی جان سیّدہ طیّبہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کا بھی وصال ہوگیا اِس وقت امام عالی مقام کا بچپن ہی تھا کہ ماں کا بھی سایہ سر سے اُٹھ گیا
پھر مولا علی کی شہادت اور اُن کے بعد آپ کے

Marfat.com

بھائی حضرت امام حسن مجتبیٰ کی شہادت ہو گئی
اتنے غم برداشت کرنے کے باوجود بھی میرے حسینؑ صبر کے ساتھ زندگی گذارتے رہے

حضرات محترم! حسین ولادت سے لیکر شہادت تک صبر کا امتحان دیتے رہے

بچپن ہے تو فقر و فاقہ کا امتحان ۔
خوشیاں قربان کرنے کا امتحان ۔
نانا جان کے وصال کا امتحان ،
امیؑ جان کے وصال کا امتحان ،
بابا جان کی شہادت کا امتحان ،
بھائی جان کی شہادت کا امتحان ۔
اور پھر کربلا میں آنے کے لیئے
مدینہ شریف چھوٹنے کا امتحان ،
نانا جان کے روضۂ اقدس کی جدائی کا امتحان ،
امیؑ جان کی تربتِ اقدس چھوڑنے کا امتحان ،

صبر کا پیکر

اتنے امتحانات دیئے اور ایسے صبر کا مظاہرہ کیا کہ آج تک اُس کی مثال نہیں ملتی

Marfat.com

صبر و رضا کے پیکر امام عالیمقام امام حسین علیہ السلام کا صبر دیکھیں آپ کا صبر ابھی یہیں ختم نہیں ہوا بلکہ

امام مسلم کی شہادت کی خبر سُنی صبر کیا

امام مسلم کے بچوں کی شہادت کی خبر سُنی صبر کیا

کوفیوں کی دغا بازی پر صبر کیا

حضرت عباس علمدار کے کٹے ہوئے بازو اٹھائے صبر کیا

حضرت قاسم کا لاشہ اُٹھایا صبر کیا

جوان بیٹے کی لاش اُٹھائی صبر کیا

چھ ماہ کے معصوم علی اصغر کے حلق سے تیر نکالا صبر کیا

صحرائے کربلا کی گرم ریت ہے اور تین دن کی پیاس صبر کیا

عون و محمد قربان ہوئے تو پھر بھی صبر ہی کیا

حضرات امام عالی مقام کے ناناجان سید الانبیاء ہیں

آپ کے والد سید الاولیاء ہیں

آپ کے بھائی سید الشباب اھل الجنۃ ہیں

آپ کی والدہ سیدۃ النساء ہیں

تو امامِ عالی مقام نے اپنے امتحانات میں صبر و رضا سے کامیابی حاصل کر کے سید الشھداء کا مرتبہ حاصل کیا

اللہ تعالیٰ ہمیں امامِ عالی مقام اور اھلبیت اطہار کے غلاموں میں رکھے آمین

وما علینا الا البلاغ المبین

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o وَالْعَاقِبَۃُ
لِلْمُتَّقِیْنَ o وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ o وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ o

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ قُرْاٰنِ الْمَجِیْد
وَ فُرْقَانِ الْحَمِیْد

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ
فِی الْقُرْبٰی

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

درود پاک باآواز بلند

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ o وَسَلَّمْ عَلَیْکَ

Marfat.com

میرے آقا میرے غم دی صدا دی لاج رکھ لیناں
شہنشاہا کریما بے نوا دی لاج رکھ لیناں

میری جھولی وی خالی اے تے منگن داوی ول ناہیں
مدینے والیا سخیا گدا دی لاج رکھ لیناں

خطاواں کیتیاں میں تیری رحمت دے سہارے تے
کرم دے مان تے کیتی خطا دی لاج رکھ لیناں

غماں دا ماریا ہویا تیرے دربار تے آیاں
میری فریاد میری التجاء دی لاج رکھ لیناں

کرم دی سوہنیاں صائم تے اج برسات ہو جاوے
اے زلفاں والیا کالی گھٹا دی لاج رکھ لیناں

Marfat.com

درود پاک بآواز بلند !

معززز سامعین حضرات " بزرگو دوستو !

یہ بندۂ ناچیز آپ کے سامنے حاضر خدمت ہے اور آج کی رات سید الشہداء ، شہید کربلا ، راکب دوش مصطفٰے امام عالیمقام امام حسین علیہ السلام کی یاد کی رات ہے "

آج اُن سادات کی یاد تازہ کرنی ہے جنہوں نے تپتی ہوئی ریت پر کربلا کے ٹیلوں پہ پیاس کی حالت ساری رات اللہ کی عبات میں گزاری " اور دنیا کو بتا دیا کہ "

اذان دے گئی حضرت بلال کی ہستی

نماز پڑھ گئے کربل میں کربلا والے

اللہ رب العزت نے اِرشاد فرمایا

قُل لَّآ اَسئَلُکُم عَلَیہِ اَجرًا اِلَّا المَوَدَّۃَ فِی القُربٰی

امامِ عالیمقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کیا ہے " آپ نے نویں محرم کی رات عبادت میں گزاری "

امام کی شان میں تو یہ آئتِ کریمہ تھی کہ اے محبوب اعلان کردو کہ

اے جہان والو ! تمہیں جو کچھ بھی مِلا ہے میری وجہ سے

Marfat.com

ملا ہے " اس کے صلہ میں میں تم سے کچھ نہیں مانگتا
قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا "میں اس کا کوئی
معاوضہ طلب نہیں کرتا "

یا رسول اللہ ! آپؐ نے فرمایا ہے کہ میں کچھ نہیں چاہتا
لَآ اَسْئَلُكُمْ اَجْرًا کہ کچھ نہیں چاہیئے " لیکن سرکار
اگر ہم نے پیش کرنا ہو "

فرمایا ! ہاں " اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی

مجھے نہ مال چاہیئے نہ سونا ،
نہ زر چاہیئے نہ چاندی ،
نہ کوئی دنیاوی چیز چاہیئے ،

مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے " میری بارگاہ میں اگر ھدیہ پیش کرنا ہو تو وہ محبّتِ اہلبیت کا ھدیہ پیش کرو ۔ مودّۃِ اہلبیت کرو ۔ اقربیٰ سے پیار کرو اُن سے محبّت کرو

مسلمانو ! ذرا غور کیجئے سرکار سب کچھ دے کر ھم سے کیا طلب کر رہے ہیں " اپنی آل کی محبّت "

وفاداری محبوب

تو وفادار وہی ہے کہ جو مالک کا حکم مانے اور پھر ایسے مالک کہ جنہوں نے اپنے غلاموں کی نجات و بخشش کے لئے

Marfat.com

اپنے بچوں تک کی قربانی دے دی ۔ اتنی شفقت وعنایات کرنے والے آقا نے ہم سے اپنی آل کی محبت مانگی ہے تو یاد رکھیں کہ جس کے سینے میں نبیؐ پاک کی آلِ اطہار سے محبت نہیں ہے وہ بارگاہِ مصطفےٰ کا وفادار نہیں ہے

جو اُن پہ صدقے نہیں نثار نہیں
خدا کے بندوں میں وہ بندہ شمار نہیں

وہ انسان انسان ہی نہیں ہے جو کملی والے کی آل کا وفادار نہیں ہے

یہ کیسے لوگ ہیں کہ روٹیاں تو کھائیں اُس مصلے کا صدقہ کہ جو حسین کے نانا سے ملا ہے اور حمایت یزید کی کریں

مسلمانو !

اگر امامِ عالیمقام کربلا کے گرم ریگزاروں میں اپنے بچوں کی قربانیاں پیش نہ کرتے تو خدا کی قسم ہے

نہ آج مساجد ہوتیں

نہ محراب ہوتے اور نہ مصلے ہوتے ،

کسی نے خوب کہا !

ع امداد نہ کرتے گر کربلا میں حسین
تو اسلام تیرا ٹھوکریں کھاتا پھرتا

Marfat.com

امام کا صدقہ

حضرات گرامیٔ قدر !

یہ اسلام کی رونقیں ،

یہ عظیم الشان مساجد ،

یہ بڑے بڑے محراب ،

یہ بلند و بالا منبر ،

یہ قرآن کی تلاوتیں ،

یہ راتوں کی عبادتیں ،

یہ اتنے زیادہ زُہد ،

یہ تمام تقوے ،

یہ قرآن کی تفاسیر ،

یہ حضور کی احادیث ،

یہ تمام قسم کی رونقیں اِمام عالی مقام کے صدقے سے ہی ہیں "

مسلمانو ! کسی نے دِین کے لئے مال دیا " کسی نے زر دیا " کسی نے اِسلام کے پودے کو جوان کرنے کے لئے سونا دیا اور کسی نے چاندی دِی ہے ۔

کِسی نے کوئی سامان دیا ہے لیکن صدقے جائیں اِمامِ عالیمقام

Marfat.com

کی عظمت پر کہ میرے سخی حسین نے اسلام کے لئے جان دی ہے

مدینہ کی جدائی

پوچھیں حاجی صاحبان سے کہ جو چند روز مدینہ طیبہ میں رہتے ہیں، اور پھر روتے ہوئے واپس آتے ہیں،

اور میں ایک مثال عرض کرتا ہوں کہ جب بچی کی شادی ہوتی ہے تو وہ جب والدین کے گھر سے رخصت ہوتی ہے تو وہ کیسے روتی ہوئی اور غم زدہ حالت میں رخصت ہوتی ہے

لیکن جب حاجی صاحبان مدینہ منورہ سے روانہ ہوتے ہیں تو اُنہیں اِس سے بھی زیادہ غم ہوتا،

حضرت علامہ صائم چشتی مدینہ طیبہ سے واپسی کی عکاسی یوں کرتے ہیں،

نہ پوچھو کیسے رحمت کا خزینہ چھوڑ آیا ہوں۔
مجھے رونے دو میں جنّت کا زینہ چھوڑ آیا ہوں

مبارک دے رہے ہو تم مجھے حجّ و زیارت کی،
میرے غم بھی تو دیکھو میں مدینہ چھوڑ آیا ہوں

Marfat.com

حاجی صرف چند روز مدینہ طیبہ میں گذارتے ہیں اور یوں تڑپتے ہیں اور واہ لجپال حسینؑ سخی حسینؑ میں تمہاری عظمت پر قربان جاؤں" کہ آپؑ نے رسول کا روضہ صرف دیکھا نہیں بلکہ روضے والے محبوبؐ کے پاس بھی رہے ہیں"

یزیدلعین کا حکم

اُدھر یزید نے تخت پر بیٹھ کر مدینہ پاک کے گورنر ولید کو حکم جاری کیا کہ حسینؑ سے کہو کہ میری حکومت کو تسلیم کرلے"

امام کو جب پیغام ملا" آپ نے فرمایا ولید" حسینؑ یزید کی بیعت نہیں کرسکتا"

یزید شرابی ہے،

یزید زانی ہے،

یزید کتے لڑانے کا شوقین ہے،

یزید بے نماز ہے"

اس لئے

حسینؑ یزید کے ہاتھوں میں ہاتھ نہیں دے سکتا اور یہ اس لیے کہ حسینؑ کی رگوں میں خون حیدری ہے"

حسینؑ نے اس ماں کا دودھ پیا ہے کہ جو سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ راکعہ ساجدہ نیرہ منورہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ

Marfat.com

علیہا ہے " کہ جنہوں نے ساری زندگی نماز قضا نہیں کی"

اور حسینؓ وہ ہے کہ جس نے چہرۂ مصطفےٰ کی زیارت کی ہے

حسینؓ کے ہونٹ نبی کے ہونٹوں سے مس ہوئے

حسینؓ کا سینہ نبی کے اَلَمْ نَشْرَحْ والے سینے کے ساتھ لگا "

ہاں ہاں !

جس کے ہاتھ یَدُ اللّٰہ والے گورے گورے ہاتھوں میں رہے ہوں وہ ہاتھ کسی فاسق و فاجر کے ہاتھوں میں نہیں آ سکتے "

اِمام کا جواب

اے ولید میرا سر کاٹا تو جا سکتا ہے لیکن یزید کے آگے جھکایا نہیں جا سکتا

میں اُس شیرِ خدا کا بیٹا ہوں "

کہ جس کے ہاتھ حضور کے ہاتھوں میں آئے،

جن کے ہاتھ صدیق اکبر کے ہاتھوں میں آئے،

جن کے ہاتھ عُمر فاروق کے ہاتھوں میں آئے،

میں اُس شیرِ خدا کا شہزادہ ہوں

کہ جن کے ہاتھ عثمان غنی کے ہاتھوں میں آئے،

مَیں کسی پلید کے ہاتھوں میں ہاتھ نہیں دے سکتا،

Marfat.com

ایک بات بتائیں ؟

کیا یزید حق پر تھا یا باطل تھا ، باطل تھا

میرے سخی حسینؑ نے اُس کی خلافت کو نیابت کو اور شاہی کو تسلیم نہیں کیا ،

اور اگر پہلے خلفاء باطل ہوتے تو حضرت علی المرتضیٰ بھی ایسے ہی مقابلے کے لیئے ڈٹ جاتے ،

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تسلیم کرلینا اِس بات کی دلیل ہے کہ تینوں خلفاء حق پر تھے ،

سخی حسینؑ نے انکار کیا ، اُدھر سے اصرار بڑھا ، آخر آرڈر آگیا کہ اگر امامِ عالیمقامؑ نہ مانیں تو اُن کا سر تن سے جدا کر دو

اِمام کا فیصلہ

اِمام عالی مقامؑ نے فیصلہ کیا کہ اگر میں مدینہ شریف میں رہوں اور میرا سَر تن سے جدا کیا جائے تو میرے نانا جان کے غُلام تو میری خاطر کٹ مریں گے

مدینہ پاک کی گلیاں میرے نبیؐ کے ماننے والوں کے خُون سے رنگین ہو جائیں گی ،

فیصلہ کیا کہ میں مدینہ پاک کو چھوڑ دوں اور چند دِن کے لئے مکّہ شریف میں ڈیرا لگا لوں ،

Marfat.com

مسلمانو!

امام عالی مقامؑ نے رات کے وقت یہ فیصلہ کیا کہ ہم صبح کو مدینہ پاک سے چلے جائیں گے۔

سیّدہ زینبؑ سے گفتگو

آپ نے اپنی بہن سیّدہ زینبؑ کو بلایا فرمایا اے زینبؑ آج تم اپنے بھائی کو جی بھر کے دیکھ لو۔ پھر شائد ہم نہ مل سکیں سیّدہ زینبؑ نے امام عالیمقام کی بات سنی تو عرض کیا۔

بھائی جان!

جب مجھے نانا جان مصطفےٰ کی یاد آتی ہے تو تمہارا چہرہ دیکھ لیتی ہوں

جب بابا جان مرتضےٰ کی یاد آتی ہے تو تمہارا چہرہ دیکھ لیتی ہوں
امیّ جان سیّدہ فاطمہ کی یاد آتی ہے تو تمہارا چہرہ دیکھ لیتی ہوں
بھائی جان حسن مجتبیٰ کی یاد آتی ہے تو تمہارا چہرہ دیکھ لیتی ہوں
پیارے بھیّا۔

اگر تم مجھے تنہا چھوڑ کر چلے گئے تو تمہاری بہن تمہارے بغیر اکیلی نہیں رہ سکتی۔ بھائی جان جہاں آپ جائیں گے میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گی۔

فرمایا! ٹھیک ہے پھر تیاری کر لو!

Marfat.com

سفر کی تیاریاں شروع ہو گئیں، آدھی رات کا وقت ہوا
اِمام عالی مقام نے اپنی بہن سیّدہ زینبؓ سے فرمایا! میں ذرا نانا جان کی بارگاہ میں حاضری دے لوں، نانا جان کی بارگاہ میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کر لوں
مسلمانو! دونوں بہن بھائی نبیٔ کریم کے روضۂ مقدس پر حاضر ہو جاتے ہیں،

روضۂ رسُول پر

اِمامِ عالیمقام کی بیٹی سیّدہ سکینہ بھی ساتھ ہیں، آدھی رات کا وقت ہے،

اِمام نے رو کر نبیٔ پاکؐ کی بارگاہ میں فریاد کی! نانا جان یا رسُول اللہ! پیارے نانا جان، آپ کے نازوں سے پلا ہوا حسین آپ کی بارگاہ میں آخری سلام عرض کرنے کے لئے آیا ہے،

نانا جان! میرا اسلام قبول فرمایئے،
نانا جان! جس کی خاطر آپ خطبہ بند کر دیتے تھے،
نانا جان! جس کی خاطر آپ سجدوں کو لمبا کر دیتے تھے
نانا جان! جس کی خاطر جنت سے کپڑوں کے جوڑے آ جاتے تھے

Marfat.com

پیارے ناناجان! آج وہ آپ کے نازوں اور پیار کا پالا ہوا حسینؑ پردیس جارہا ہے

تربت چم کے نانے والی کردی عرض سکینہ
کملی والیا چھٹ چلیا ای اج تیرا شہر مدینہ

دونوں بہن بھائی بارگاہِ نبوی میں حاضری دینے کے بعد بابِ جبریل کی طرف سے باہر چلے جاتے ہیں

سیّدہ فاطمہؑ کے مزار پر

سامنے جنّت البقیع شریف ہے" اِمام عالی مقامؑ نے سیّدہ زینبؓ سے فرمایا" آؤ پیاری بہن! امیّ جان سیدۃ النساء العالمین فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی قبرِ اقدس پر بھی حاضری دینی ہے

دونوں بہن بھائی سیّدۃ النّساء کی قبرِ انور پر آ گئے" اِمامِ عالی مقام سرہانے کی طرف کھڑے ہو گئے جبکہ سیّدہ زینبؓ قدموں کی طرف کھڑی ہو گئیں"

اِمام نے ماں کی قبر پر فاتحہ پڑھنے کے بعد رو کر سیّدہ سے عرض کی! پیاری امیّ جان میں آپ کا وہ بیٹا ہوں جس

Marfat.com

کو آپ قرآن پاک کی لوریاں سُناتی تھیں۔ جسے آپ نے درود پڑھ پڑھ کر پالا ہے۔

اے پیاری امّی جان آج میرا مدینہ شریف میں رہنا مشکل ہو گیا ہے۔

اُمّی جان! میں آپ کے مدینہ کو چھوڑ کر جارہا ہوں۔

اُمّی جان! اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف فرما دیں۔ اے میری پیاری امّی جان! میری صغرا ی بیمار ہے وہ ساتھ جانے کے قابل نہیں۔ اے امّی جان میں صُغرا ی کو آپ کے حوالے کر کے جارہا ہوں۔ اُمّی جان میری صغرا ی کو رونے نہ دینا۔

امام جس وقت سیّدہ کی قبر پر آہ وزاری فرما رہے تھے اُس وقت سیدہ زینب نے قدموں کا بوسہ لے کر ماں کی خدمت میں عرض کی!

امّی جان! آپ کی بیٹی زینبؓ آپ کے مزار پر حاضر ہے۔ امّی جان یہ آپ سے اجازت لینے آئی ہے۔

امّی جان! میں آج بستے ہوئے گھر کو تالے لگانے والی ہوں۔

آج میری امّی جان! آج آپ کی بیٹی مدینہ سے جُدا ہو رہی ہے۔ اے پیاری اُمّی جان جب بیٹیاں رُخصت ہوتی ہیں جُدا ہوتی ہیں تو مائیں بیٹیوں کو رُخصت کرتی ہیں سر پر دوپٹہ دے کر پیار کرتی ہیں۔

Marfat.com

امّی جان ! آج آپ کی بیٹی بھی آپ سے رخصت ہو کر پردیس جا رہی ہے

امّی جان اُٹھیں آپؑ بھی اپنی بیٹی کے سر پر دوپٹہ دے دیں اور آپ بھی پیشانی چوم کر رخصت فرما دیں ؎

سیّدہ پاک کی قبر پاک کو لرزہ آگیا ؎ بزبانِ حال آواز آئی

اے میری زینبؑ میری قبر پر کھڑی ہو کر اتنی آہ و زاری نہ کر تمہارے گرم گرم آنسو میرے مزار پر گر رہے ہیں میرا دل چاہتا ہے کہ میری زینبؑ میں اُٹھ کر تمہیں گلے لگا لوں

بیٹی اگر تیری ماں قبر سے باہر آئی تو قیامت برپا ہو جائے گی ؎ لیکن اے بیٹی فکر نہ کر ؎ جب تو اور تیرا بھائی حسینؑ کربلا کے میدان میں امتحان دے رہے ہو گے تو تمہاری ماں فاطمہؑ وہاں پہنچ جائے گی ؎ تمہارے نانا جان مصطفےٰ بھی ساتھ ہوں گے اور تمہارے بابا جان علی المرتضٰے بھی ساتھ ہونگے ؎

مَیں وہاں تمہارا امتحان دیکھوں گی ؎ وہاں تمہارے بیٹوں کی قربانی بھی دیکھوں گی اور تمہارے بھتیجوں کی قربانی بھی دیکھوں گی ؎

اے بیٹی جب تمہارا بھائی حسینؑ گھوڑے سے گرے گا تو اُس وقت تیری ماں اپنی گود آگے کر دے گی ؎

اے میری بیٹی جاؤ خدا تمہارا حامی و ناصر ہو ؎

Marfat.com

رات آہستہ آہستہ گذر رہی ہے۔ والدہ کی قبر پر حاضری دینے کے بعد امام عالیمقامؑ اور سیدہ زینبؑ آہستہ آہستہ باتیں کرتے ہوئے گھر واپس آتے ہیں۔

گھر میں سفر کی تیاری شروع ہے۔ ایک طرف ایک چھوٹی سی بچی بیماری کی حالت میں لیٹی ہوئی ہے۔ وہ سب کو سامان وغیرہ باندھتے ہوئے دیکھ رہی ہے لیکن لاعلم ہے کہ یہ کس چیز کی تیاری ہو رہی ہے۔

سیدہ صغرٰی بار بار امامِ عالیمقامؑ کے چہرے کی طرف دیکھتی ہے اور رو رو کر پوچھتی ہے کہ پیارے ابا جان یہ اتنی رات گئے کیسی تیاری ہو رہی ہے؟

صغرٰی جاگ رہی ہے اور شہزادہ علی اصغرؑ بھی جاگ رہا ہے
آج ساری رات ننھے علی اصغرؑ نے ایک پل کے لئے بھی آنکھ نہیں لگائی

روانگی کا حکم

صبح کا وقت ہوا۔ ابھی اندھیرا ہی تھا کہ امام عالی مقامؑ نے روانگی کا حکم فرمایا۔ شہزادہ علی اکبرؑ سے فرمایا کہ اے میرے علی اکبرؑ تم مہار پکڑ لو اور حضرتِ سجادؑ امام زین العابدینؑ سے فرمایا کہ تم سوار ہو جاؤ۔

Marfat.com

اے میرے قاسمؑ تم بھی سوار ہو جاؤ۔ اے میری شہر بانو تم بھی سوار ہو جاؤ

اے میری پیاری بہن سیّدہ زینبؑ تم بھی سوار ہو جاؤ اور اے میرے عون و محمّد تم بھی سوار ہو جاؤ۔

گھر کے تمام افراد ایک ایک کر کے سوار ہو گئے اور اُدھر ایک بیمار بچی یہ انتظار کر رہی ہے کہ اُسے کس سواری پر بٹھایا جاتا ہے۔

جب تمام اہلِ خانہ سوار ہو گئے تو امام عالیمقامؑ نے اپنی بیمار بچی کے قریب آ کر بیٹی کے سر پر دست شفقت پھیرا۔

صُغراؑ انتظار کر رہی ہے اُس کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔ دل میں سوچ رہی ہے کہ دیکھیں مجھے کونسے کجاوے میں بٹھاتے ہیں۔

اُس وقت اُس بیمار بچی کا کیا حال ہوا جب اِمام نے اُسے کہا کہ اے بیٹی تم بیمار ہو ۔ راستے میں عرب کے صحرا ہیں اور کڑکتی ہوئی دھوپ میں تپتے ہوئے ریگستان ہیں۔

بیٹی تم سفر کے قابل نہیں اِس لئے اِس وقت تم ہمارے ساتھ نہیں جا رہی ہو لیکن ایک ماہ کے بعد تمہارا بھائی علی اکبرؑ تمہیں لے جائے گا۔

سیّدہ صُغراؑ نے جُدائی کی خبر سُنی تو آپ کی چیخیں نکل گئیں۔

ایک لمحہ تو آپ حیران و ششدر رہ گئیں

Marfat.com

سیّدہ صُغریٰؑ کی عرض

پھر سیّدہ نے رو کر امام کی خدمت میں عرض کی ! اے میرے پیارے ابّا جان ! صُغرایٰ بیمار ہے لیکن آپ سے وعدہ کرتی ہے کہ راستے میں آپ کو پریشان نہیں کرے گی ؂

میرے پیارے ابّا جان ! جب مجھے پیاس لگے گی تو میں ننھے علی اصغر کو دیکھ کر اپنی پیاس بُجھا لیا کروں گی ؂

میرے پیارے ابّا جان !

اگر آپ کے پاس سواری کم ہے پھر بھی کوئی بات نہیں میں پیدل بھی جانے کے لئے تیار ہوں ؂

مسلمانو ! اِمامِ عالی مقام بیمار بیٹی کو دِلاسہ دے رہے ہیں اُسے تسلیاں بھی دے رہے ہیں اور سمجھا بھی رہے ہیں ؂

سیّدہ صُغرایٰؑ نے دیکھا کہ والدِ گرامی مجھے ساتھ لے جانے کے لئے تیار نہیں تو آپ نے شہزادہ علی اکبرؑ کی خدمت میں عرض کی ! کہ بھیّا میری منّت مان لو اور ابا جان سے میری سفارش کر دو ؂

سیّدہ صغرایٰؑ کی درد بھری گفتگو سُن کر شہزادہ علی اکبرؑ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں ؂

شہزادہ علی اکبرؑ ہاتھ باندھ کر اِمام کی خدمت میں عرض کرتے

Marfat.com

ہیں" پیارے ابا جان آپ بیمار صُغریٰ کو بھی ساتھ لے چلیں اگر آپ کی بہن ہماری پھوپھی جان آپ کے بغیر نہیں رہ سکتیں تو ہماری معصوم صُغرا بھی الگ نہیں رہ سکتی"

امام نے فرمایا ! بیٹے تمہاری بات درست ہے لیکن میری بہن زینبؑ نے تو کربلا میں تمہاری لاشوں پر پہرہ دینا ہے جبکہ تیری بہن بیمار ہے"

جب قافلہ روانہ ہوا تو سیّدہ صغرا نے آواز دی" ابا جان ذرا قافلے کو روکیں۔

امام پاکؑ نے قافلے کو روکا" بیمار بیٹی کے قریب آئے پوچھا بتاؤ بیٹی کیا کہتی ہو ؟

سیّدہ صُغراؑ نے عرض کیا ! ابا جان اگر آپ نے جاتے ہوئے مجھے ساتھ لے کر نہیں جانا تو خدا کے لئے ایک مرتبہ میرا علی اصغر تو مجھے ملا دیں

امام نے معصوم علی اصغر کو بیمار بیٹی کی گود میں دے دیا سیّدہ صُغرا نے اپنے ننھے سے بھائی کو سینے سے چمٹا لیا اور پیشانی کا بوسہ لے کر اپنے بابا جان کو پکڑا دیا" ہاتفِ غیبی سے آواز آئی صُغرا آخری بار اپنے بھائی کا دیدار کرلو

شالہ نہ وچھڑن ویر کسے دے ناں ہون نمانیاں بھیناں

تے جیہڑی بہن دا ویر ناں کوئی اُس کی دنیا توں لیناں

Marfat.com

مدینہ سے روانگی

سیّدہ صغرا مدینہ پاک میں ہی رہ گیئں اور امام کا قافلہ روانہ ہوا

گلی گلی مدینے دی چیخ اُٹھی، جدوں کربلا دا شہسوار ٹُریا
ایہہ تے جگر ا حسینؑ دا ای جان دا اے کویں بچی نوں دے کے پیار ٹریا
ٹریا کوئی نہیئں گھراں نوں چھڈ ایویں، جیویں فاطمہؓ دا ماہ انوار ٹریا
روندا ہویا حسینؑ ذلیشان صائم جندرے اماں دے حجرے نوں مار ٹریا

امام کا قافلہ روانہ ہوا
امتحان ابھی سے شروع ہو چکا ہے

اہلِ کوفہ کے خطوط

چلتے چلتے قافلہ مکّہ معظمہ پہنچا۔ جب امام مکّہ میں پہنچے تو وہاں کوفہ والوں کے خطوط آنے شروع ہو گئے

امامِ عالی مقامؑ نے اپنے بھائی حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفے والوں کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا۔

Marfat.com

اِمام مُسلم کوفہ میں

امام مُسلم کوفہ پہنچے ۔ وہاں پہنچ کر آپ نے لوگوں کو بتایا کہ اے کوفہ والو ! میں حضرت امامِ عالیمقام کا بھائی ہوں ۔ میں امامِ حُسین کا سفیر ہُوں ۔

اگر تم نے ساتھ دیا تو میں خط لکھ کر مولا حُسینؑ کو یہاں کُوفہ میں بُلوا لوں گا ۔

اِمام مُسلمؓ کو کُوفہ میں پہنچے ابھی چند روز ہی ہوئے تھے کہ چالیس ہزار کوفیوں نے اِمام مُسلمؓ کے ہاتھ پر بیعت کرلی ۔

اِمام مسلم نے جب کُوفہ میں حالات سازگار دیکھے تو آپ نے امامِ عالی مقام کو حالات کی سازگاری کا خط روانہ کیا ۔

اُدھر یزید کو جب کُوفہ کے حالات کا عِلم ہُوا تو اُس نے اِبنِ زیاد کو کوفہ کا گورنر نامزد کردیا

مسلمانو !

ابن زیاد نے کُوفہ کی جامع مسجد میں خطاب کرتے ہوئے کہا ۔

" اے کوفہ والو ! مجھے پتہ چلا ہے کہ تم نے اِمام مُسلمؓ کی بیعت کرلی ہے ۔ اور اِمام حُسینؑ کا اِنتظار کر رہے ہو "

یاد رکھو ! جس نے اِمام مُسلمؓ کی بیعت کی اِمام حسینؑ کا انتظار کیا اُس کا سَر تن سے جُدا کردیا جائے گا " اُس

Marfat.com

کی بیوی بیوہ اور اُس کے بچے یتیم ہو جائیں گے"
اور اُس کی جائیداد بھی ضبط ہو جائے گی"

اُس ظالم نے یہ تقریر کرنے کے بعد اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ جاؤ جس کے گھر میں مسلم بن عقیل ٹھہرے ہوئے ہیں اُس ہانی کو گرفتار کر کے لے آؤ۔

حضرتِ ہانی کی شہادت

چنانچہ ابن زیاد کے کتے گئے اور حضرت ہانی کو گرفتار کر کے لے آئے

ابن زیاد نے کہا ! ہانی مجھے پتہ چلا ہے کہ تم نے مسلم بن عقیل کو پناہ دے رکھی ہے" جلدی کرو اور امام مسلم کو فوراً ہمارے حوالے کر دو۔

حضرتِ ہانی کہ جن کی عمر اُس وقت نوے برس کی تھی نے کہا ! کہ میں جان تو دے سکتا ہوں لیکن مہمان نہیں دے سکتا مسلمانو !

اُن ظالم جلادوں نے تلواریں اُٹھائیں اور حضرتِ ہانیؓ کا سر تن سے جدا کر دیا"

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

*

Marfat.com

امامِ مُسلم کو جب پتہ چلا کہ میرا میزبان شہید ہو چکا ہے تو آپ ہانی کے گھر سے کوفہ کے بازار میں آ گئے۔ آپ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا!

اے کوفہ والو! اے کوفیو۔ میرا میزبان شہید ہو گیا ہے اب تم بتاؤ۔ تمہارے کیا ارادے ہیں۔ تم مہمان کے ساتھ کیا سلوک کرو گے۔

لوگوں نے کہا جناب ہماری جانیں قربان۔ ہمارا مال قربان ہم جان کی بازی لگا دیں گے۔

اُس وقت آپ کے ساتھ ہزاروں کا اجتماع تھا۔ کوفے کے حالات تبدیل ہو گئے

جب اِبن زیاد کو پتہ چلا تو اُس ظالم نے لوگوں کو ڈرانا اور دھمکانہ شروع کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ حضرت امام مُسلم نے جب ظہر کی نماز پڑھائی تو آپ کے پیچھے ہزاروں کا اجتماع تھا۔ اِسی طرح جب آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی تو آپ کے پیچھے ہزاروں لوگ نماز کے وقت موجود تھے۔

لیکن جب نماز پڑھ کر آپ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو صرف اپنے ہی دونوں بیٹے نظر آئے۔

کوفی لایوفی سب بھاگ چکے تھے۔ امام مُسلم باہر آئے۔ کوفہ کے گلیوں اور بازاروں میں اُن وفاداروں کو دیکھ رہے تھے جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر بعیت کی تھی۔

Marfat.com

لیکن آپ نے دیکھا کہ تمام کوفیوں نے دروازے بند کر لیئے ہیں ، کہ کہیں امام مسلم اُن کے گھر میں نہ آجائیں ،

امام مسلم جا رہے ہیں کہ آپ نے دیکھا کہ ایک بوڑھا بزرگ اپنے گھر کے دروازے کے قریب بیٹھا ہوا ہے ، اُس کا نام قاضی شریح تھا ،

امام مسلم نے فرمایا ! اے بابا میرے بچوں کو پانی کا پیالہ پلادو کل قیامت کے دن امام الانبیاء کی بارگاہ سے حوضِ کوثر کے جام تمہیں لیکر دوں گا ،

اُس بزرگ نے کہا ! جناب اِس بستے ہوئے شہر میں پانی کا سوال کرنے والے آپ کون ہیں ؟

آپ نے فرمایا ! میرا نام مسلم ہے ، آج ہر کوفی نے دروازہ بند کر رکھا ہے کہ کہیں میں اُن کا مہمان نہ بن جاؤں ،

اُس بزرگ نے دروازہ کھولا ۔ بچوں کو پانی پلایا اور دست بستہ عرض کی ، جناب آپ میرے گھر میں آرام فرمائیں ،

آپ نے فرمایا ! نہیں ، کیونکہ پہلے ہی میری وجہ سے کوفہ کا ایک بزرگ جامِ شہادت نوش کر چکا ہے ، میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے آپ کو مشکل پیش آئے

بابا تمہاری مہمان نوازی کا شکریہ ، ہاں ! اگر میرے ساتھ کوئی ہمدردی کرنا چاہتے ہو تو یہ میرے دو ننھے معصوم بچے ہیں ، اے بابا اِن دونوں بچوں کو تم اپنے گھر ٹھہرا لو اور اگر ہو

Marfat.com

سکے تو انہیں مدینہ شریف جانے والے قافلہ کے ساتھ مدینہ پاک بھیج دینا ۔

دونوں بچوں کو رات کے وقت قاضی شریح کے حوالہ کر کے جب امام مسلم جانے لگے تو دونوں بچوں نے اپنے والدِ گرامی کے دامن کو پکڑا اور رو کر عرض کی ۔

ابّا جان ! آدھی رات کے وقت ہمیں چھوڑ کر آپ کہاں جا رہے ہیں ۔ پیارے ابّا جان ہم تو آپ کے بغیر کبھی سوئے بھی نہیں ۔

ابّا جان ! آپ کو معلوم ہے کہ امّی جان کا پہلے ہی انتقال ہو چکا ہے ۔

پیارے ابا جان ہم آپ کی جدائی برداشت نہیں کر سکتے ہے

دلِ ناشاد کی حالت دلِ ناشاد ہی جانے
غمِ اولاد کوئی صاحبِ اولاد ہی جانے

واہ ! اِمام مسلم آپ کے صبر پر قربان جاؤں غریب الوطنی کے دور میں اپنے جگر کے ٹکڑے قاضی شریح کے حوالے کر کے اپنے سفر کو شروع کر دیا ۔

مسلمانو ! رات گذرتی جا رہی ہے ۔ ایک مکان کے قریب سے حضرتِ مسلم گذرے ۔ اُدھر فجر کی نماز کا وقت بھی ہونے والا ہے ۔

Marfat.com

ایک مائی ہے جس کا نام طوعہ ہے اُس کا بیٹا ابنِ زیاد کی فوج کا سپاہی ہے" وہ اپنے بیٹے کا انتظار کر رہی ہے

امام مُسلم نے فرمایا ! اے بی بی دو گھونٹ پانی کے پلا دو اُس بی بی نے پانی پلایا اور پوچھنے لگی کہ آپ کون ہیں ؟

"آپ نے فرمایا ! میرا نام مسلم بن عقیل ہے" اے بی بی میں کوفہ کے بازاروں میں پھر رہا ہُوں" آج ہر کوفی نے میرے لیئے دروازہ بند کیا ہُوا ہے"

وہ عورت کہنے لگی۔ "سرکار" آپ میرے گھر میں آرام فرمائیں میری قسمت کا تو ستارہ چمک اُٹھا ہے کہ میں آلِ رسول کی میزبان بننے والی ہوں

آپ نے فرمایا ! بی بی میں تمہارے گھر میں نہیں ٹھہروں گا ہاں تُم صرف اتنا کرو کہ مجھے نمازِ فجر ادا کر لینے دو" میں نماز پڑھتے ہی تمہارے گھر سے رخصت ہو جاؤں گا"

اِمام مُسلِم کی گرفتاری

اِمام مُسلم ابھی نماز ادا فرما ہی رہے ہیں کہ اُس نیک دل جنّتی بی بی کا جہنمی بیٹا گھر آگیا اُس نے جب امام مسلم کو نماز ادا کرتے ہُوئے دیکھا تو کہنے لگا کہ "واہ" آج تو کام ہی بن گیا ہے

Marfat.com

کہ جسے میں ساری رات کوفہ کے بازاروں میں ڈھونڈتا رہا
وہ میرے اپنے ہی گھر میں ہے
وہ اُنہی قدموں واپس ہُوا اور فوراً جاکر ابنِ زیاد کو اطلاع
دی کہ امام مُسلم ہمارے گھر میں ٹھہرے ہُوئے ہیں
اب تم جلدی سے سپاہیوں کو میرے ساتھ بھیج تاکہ ہم
اُنہیں گرفتار کر کے تمہارے پاس لے آئیں

حضراتِ گرامی!

پانچ سو آدمی حضرت امام مُسلم کو گرفتار کرنے کے
لئے آیا
امام مسلم کو جب پتہ چلا کہ مکان کو گھیرے میں لیا جا چکا ہے
تو حیدر کے بیٹے نے اپنی حیدری تلوار کو میان سے باہر نکالا
اور اُس مکان سے باہر آ گئے
چاروں طرف سے سپاہیوں کا گھیرا تھا آپ نے کہا حیاء کرو
میری طرف دیکھو کہ میں کون ہُوں تم میں مجھے کئی وہ لوگ نظر
آ رہے ہیں کہ جو میرے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں اور اب میرے
سامنے تلواریں لیکر کھڑے ہو۔
مجھے نیزے دکھا رہے ہو؟
مجھ پر تیروں کی بارش کرنا چاہتے ہو؟
ذرا غور کرو کہ تم جو کچھ میرے ساتھ کرنا چاہتے ہو
قیامت کے دِن تمہارے پاس میرے خونِ ناحق کا کوئی جواب نہ ہو گا

Marfat.com

دُنیا کی زندگی چند روز کی ہے۔ تم لالچ کو ختم کر کے اور اپنی آنکھوں سے تعصب کی پٹیوں کو ہٹا کر میری طرف دیکھو کہ میں کون ہوں۔

ظالموں نے جواباً صرف تیروں کے وار کئے اور آپ پر تلواروں اور نیزوں سے حملہ کر دیا۔

واہ۔ امام مُسلم میں قربان جاؤں تمہاری بہادری پر کہ اُدھر پانچ سو سپاہی ہیں اور اس طرف حیدری شیر اکیلا ہے حسینؑ کا دلیر بھائی بڑی دلیری سے لڑ رہا ہے۔ کئی کوفیوں کو داخل فی النار کرنے اور تھکا ہُوا ہونے کے باوجود بھی حیدری شیر لڑ رہا ہے، کہ اچانک ایک ظالم نے آپ کی پیشانی پر پتھر مارا

پتّھر مار کے اِک نے وچ متّھے فیر تیراں دے مینہ وَرھون لگ پئے۔
مُنہ جہدے ول کرن نماز ویلے تھیں اپنے ای کعبے نوں ڈھون لگ پئے۔

چاروں طرف سے امام پر حملہ ہُوا تو آپ زخمی ہو کر گر پڑے ظالموں نے آگے بڑھ کر آپ کو گرفتار کر لیا۔

گرفتار کرنے کے بعد وہ آپ کو ابنِ زیاد ملعون کے دربار میں لے آئے

ابن زیاد حضرت امام مُسلم کے چہرے کی طرف دیکھ کر کہنے

Marfat.com

لگا" اے مُسلم یزید کی بیعت کر لو انعام سے مالا مال کر دوں گا

جو چاہو گے مِل جائے گا
مال و زر مِل جائے گا
بچے یتیم ہونے سے بچ جائیں گے
ہر قسم کا سامان مِل جائے گا

آپ نے فرمایا !

سامان تو تم سے مِل سکتا ہے لیکن ایمان نہیں مِل سکتا اے ظالم خیال تو کر

ے

جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے برسرِ میداں مگر جھکی تو نہیں

اِبنِ زیاد نے حُکم دیا کہ اگر یہ یزید کی بیعت کے لئے تیار نہیں تو دار الامارت کی چھت پر لے جا کر امامِ مُسلم کا سر تن سے جدا کر دیا جائے

مُسلمانو ! ظالم کوفی" امامِ مُسلم کو دار الامارت کی چھت پر لے گئے اور امام مسلم سے کہنے لگے " کہ ہمارا اصول ہے کہ ہم جس کا سر تن سے جدا کرتے ہیں اُس سے پہلے اُس کی وصیت کے متعلق پوچھتے ہیں

Marfat.com

امام کی وصیّت اور شہادت

بتاؤ تمہاری بھی کوئی آخری خواہش ہو تو بتاؤ ہم آپ سے بھی سوال کرتے ہیں کہ آپ کی کوئی تمنا ہے تو بیان کرو
اُن کے اصرار پر امام نے فرمایا کہ میری تین باتوں کی وصیت ہے

نمبر ۱۔ میں نے کوفہ میں ایک آدمی کا قرض دینا ہے اس کے لئے میرا سامان بیچ کر اُس کا قرض چکا دیا جائے

نمبر ۲۔ دوسری وصیت یہ ہے کہ میں نے امام حسین کو کوفہ میں آنے کا خط لکھا تھا
آپ اُنہیں اطلاع کر دیں کہ وہ کوفہ میں نہ آئیں

اور تیسری وصیت یہ ہے کہ

جد یتیم نماناں کوئی اُتے گھر تیرے وچ آوے !!
پت اپنے نال ہس ناں بولیں متاں دل اوہدا ٹٹ جاوے

ارے ظالمو! جب مجھے شہید کر لو گے تو میرے ساتھ جو دو بچے آئے ہیں وہ یتیم ہو جائیں گے
دیکھنا ان پر رحم کرنا یتیموں کی آہ و زاری سے بچنا

Marfat.com

یہ باتیں کر کے امام نے کلمہ شریف کا وِرد شروع کر دیا "

ایک ظالم نے آپ کو زلفوں سے پکڑا اور دوسرے نے تلوار کا وار کر کے پیارے امام مسلم کا سر تن سے جدا کر دیا۔

اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنا اِلَیہِ رَاجِعون

اِمامِ مُسلِم کی کامیابی

حضرت اِمام مسلم نے ۶۰ھ معرکہ کربلا واقع ہونے سے پہلے ہی اپنا امتحان مکمل کر لیا اور نہایت مشکل امتحان نہایت کامیابی سے دیا اور اِسلام کی خاطر اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی، اپنے معصوم بیٹوں کی پرواہ نہ کی ؎

اور پیارے آقا کے فرمان مقدّس پر جان قربان کر کے ہمیشہ کے لئے سُرخرو ہو گئے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں امام مسلم کی شہادت کا صدقہ دین اسلام کے دشمنوں کے خلاف ڈٹ جانے کا حوصلہ عطا فرمائے اور اسوۂ حُسینی پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے "

اور یزید جو کہ بدکار ترین کافر ہے کل بھی اُس پر لعنت ہوتی تھی اور آج بھی اُس پر لعنت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں امام حسین کے جھنڈے کا سایہ نصیب فرمائے "آمین"

وَمَا عَلَینَا اِلَّا البَلَاغُ المُبِین

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى
سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
اَجْمَعِيْنَ ۝

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
قَالَ اللّٰهُ تبارك وتعالٰى فِيْ قُرْاٰنِ الْمَجِيْد
وَ فُرْقَانِ الْحَمِيْد

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

سورہ بقرہ آیت ۲۵۳

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْم

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

درود پاک باآواز بلند

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۝ وسلّم عليك

Marfat.com

صدرِ ذی وقار میرے مخدوم و محترم

آج کا یہ جلسہ حضور امام الانبیاء احمدِ مجتبیٰ جناب محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہِ وآلہٖ وسلّم کے میلاد شریف کی خوشی میں منعقد کیا گیا ہے

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس مالک نے مجھے اور آپ کو اِس پاک منزّہ معنبر معطّر محفل میں حاضری کی توفیق عطا فرمائی

اور یہ ہماری بہت بڑی خوش نصیبی ہے کہ سرکار نے جس جس کو چاہا اپنے پاک اور پیارے محبوب کی پاک اور پیاری محفل میں حاضری کی توفیق عطا فرمائی

جسے چاہا در پہ بُلا لیا، جسے چاہا اپنا بنا لیا

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے

غلام اور آقا

مولانا روم علیہ الرّحمۃ نے مثنوی شریف میں ایک واقعہ نقل فرمایا ہے

Marfat.com

ایک مالدار شخص کے ساتھ اُس کا غُلام جا رہا تھا ۔ مالک اور غُلام دونوں جا رہے تھے کہ راستے میں اُن کا گذر ایک مسجد کے قریب سے ہُوا ۔

مسجد سے اذان کی آواز آ رہی تھی ۔ غُلام کو پتہ تھا کہ میرا مالک بے نمازی ہے ۔

دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دولت بھی دے اور نماز پڑھنے کی توفیق بھی عطا فرمائے "آمین" ۔

اُس غلام نے اپنے مالک سے کہا ! اے میرے آقا مجھے اجازت دیں کہ میں مسجد میں جا کر نماز پڑھ آؤں

مالک نے کہا ! ٹھیک ہے میں باہر بیٹھتا ہوں تم جلدی سے نماز پڑھ آؤ ۔ چنانچہ مالک باہر بیٹھ گیا اور غُلام مسجد کے اندر چلا گیا ۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد اُس کے دِل میں خیال آیا کہ اللہ کی نماز پڑھی ہے ۔ اب رسول اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم پر دُرود شریف کی تسبیح بھی پڑھتا جاؤں ۔ وہ دُرود شریف پڑھنے لگا اور اِدھر مالک باہر انتظار میں ہے کہ غلام باہر نہیں آیا جبکہ اُس کے بعد والے نمازی بھی نماز پڑھ کر واپس آ گئے ہیں

مَولانا رُوم فرماتے ہیں کہ اُس غُلام کا نام سُنکر تھا ۔ مالک اِنتظار کی وجہ سے غُصّے میں آ گیا اور مسجد کے دُروازے پر کھڑے ہو کر اُسے آواز دینے لگا

Marfat.com

اے سُنکر ۔ تمہیں کونسی چیز باہر آنے نہیں دیتی"

غلام کا جواب

سُنکر دُرودِ پاک تسبیح کر کے چلا آرہا تھا کہ اُس کے کان میں مالک کی آواز پڑی کہ" اے سُنکر تمہیں کونسی چیز باہر آنے نہیں دیتی تو سُنکر نے بھی وہیں سے آواز دی
کہ اے مالک وہی جو تمہیں" اندر" نہیں آنے دیتی"

ے

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
آتے ہیں وہی جن کو سرکارؐ بلاتے ہیں

میرے آقا کی بارگاہ میں نہ قوم کو دیکھا جاتا
نہ رنگ کو دیکھا جاتا ہے،
نہ نسل کو دیکھا جاتا ہے،
نہ جائیداد کو دیکھا جاتا ہے،
نہ مال کو دیکھا جاتا ہے،
میرے محبوبؐ کی بارگاہ میں صرف دلوں کا حال دیکھا جاتا ہے"

خدا کی قسم ! یہ ہماری بہت خوش نصیبی ہے کہ مالک نے ہمیں

Marfat.com

۔ اپنے اُس پیارے محبوبؐ کا ذکر کرنے کی اجازت دی ہے
کہ جس کا ذکرِ پاک وہ خود کرتا ہے، اور جس کی شان میں پورا
قرآن پاک نازل فرمایا۔

عظمتِ صدّیقؓ

ہمیں اپنے اُس پیارے محبوبؐ کا ذکر اور اُس کی عظمت
سُننے اور سنانے کی توفیق عطا فرمائی کہ اگر کروڑوں "اغیاث،
اوتاد، ابدال" مل جائیں تو مدینے والے کے ایک صحابی
تک بھی نہیں پہنچ سکتے" ہاں ہاں! ایک صحابی کے قدموں تک بھی
نہیں پہنچ سکتے،

کوئی نمازیں پڑھے، نمازی بن جائے
کوئی جہاد کرے، غازی بن جائے،
حضرات کوئی قطب بن سکتا ہے
کوئی نوافل پڑھ کر "ولی" بن سکتا ہے،
کوئی غوث بن سکتا ہے،
کوئی اوتاد بن سکتا ہے،
کوئی روزے دار بن سکتا ہے،
کوئی ابدال بن سکتا ہے،

عبادت و ریاضت سے اِنسان سب کچھ بن سکتا ہے لیکن

Marfat.com

صحابی نہیں بن سکتا"

سبحان اللہ

اور مسلمانو! سارے صحابہ مل جائیں تو جناب صدیق اکبر کا درجہ نہیں پا سکتے" آپ کی شان و عظمت کو نہیں پہنچ سکتے"

عظمتِ امام الانبیاء

اور حضرات گرامی! اگر صدیق اکبر بھی مل جائیں اور تمام صحابہ بھی مل جائیں تو اللہ کے ایک نبی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے

اور پھر تمام نبی مل جائیں اور تمام رسول اکٹھے ہو جائیں تو آمنہ کے دُرِّ یتیم تک نہیں پہنچ سکتے" اسی لئے تو ہم کہتے ہیں کہ

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر
سرورِ انبیاء تیری کیا بات ہے

(محمد منظور محمد سعید)

یہ صرف شعر ہی نہیں ہے بلکہ قرآن پاک کی آئت کا ترجمہ ہے" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں"

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

البقرہ آیت ۲۵۳

Marfat.com

یعنی ہم نے رسولوں کی اِس جماعت میں بعض کو بعض پر فضیلت دی عظمت عطا فرمائی ہے

کِسی کو اللہ نے صفی اللہ بنایا،

کسی کو خلیل اللہ بنایا،

کسی کو کلیم اللہ بنایا

اور کسی درجات بلند کر کے حبیبُ اللہ بنادیا

ے

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر
سرورِ انبیاء تیری کیا بات ہے

صحابہ کا عقیدہ

یہی عقیدہ صدیق اکبرؓ کا ہے،

یہی عقیدہ فاروق اعظمؓ کا ہے،

یہی عقیدہ عثمانؓ غنی کا ہے،

یہی عقیدہ مولا علیؓ کا ہے،

یہی عقیدہ تمام صحابہؓ کا ہے۔

ے

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر
سرورِ انبیاء تیری کیا بات ہے

Marfat.com

یہی عقیدہ شرق والوں کا ہے.
یہی عقیدہ غرب والوں کا ہے.
یہی عقیدہ. شمال والوں کا ہے.
یہی عقیدہ جنوب والوں کا ہے.
یہی عقیدہ فرشیوں کا ہے،
یہی عقیدہ عرشیوں کا ہے.
یہی عقیدہ ہر غوث کا ہے.
یہی عقیدہ ہر ولی کا ہے.

کونسا عقیدہ ؟ یہی عقیدہ

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر
سرورِ انبیاء تیری کیا بات ہے

ہاں ہاں !

یہی عقیدہ خدائی کا ہے"
اور یہی فیصلہ خدا کا ہے"

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر
سرورِ انبیاء تیری کیا بات ہے

درِ رسول پر جبریل

نوریوں کے تاجدار، عرشیوں کے سردار اور میرے اور

Marfat.com

تمہارے آقا کے خدمت گزار حضرت جبرائیل علیہ السلام

یہ وہ بختوں والا فرشتہ ہے کہ جس کی ڈیوٹی ہی یہ تھی کہ اللہ کے نبیوں کی بارگاہ میں حاضری دینا ؎

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوت میں یہ روائت نقل فرمائی ہے کہ جناب جبریل علیہ السلام نے دو مرتبہ حضرت ادریس علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضری دی ہے

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضری دی چار مرتبہ

اور حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئے بارہ مرتبہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بیالیس مرتبہ آئے

حضرت نوح علیہ السلام کے پاس پچاس مرتبہ آئے

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک سو چار مرتبہ آئے

اور ہمارے نبی کی بارگاہ میں ؟

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی روائت نقل کرتے ہیں کہ ہمارے نبی کی بارگاہ میں حضرت جبریل نے چوبیس ہزار مرتبہ حاضری دی ہے

ع آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلاتے ہیں

اے جبریل !

تمہارے مقدر پر قربان جاؤں کہ تم نے اُس محبوب کو چوبیس ہزار مرتبہ دیکھا ہے کہ جس کے ایک جلوے کے لئے ہماری نگاہیں ترستی ہیں۔

Marfat.com

سرکار کے جلوے کی عظمت اگر پوچھنی ہے تو صدّیقِ اکبر سے پُوچھو" میرے نبی صَلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا دریائے رحمت جوش میں آیا"

صدّیق کی آرزو

میرے نبی نے فرمایا ! صدّیق ہر آدمی کی کوئی نہ کوئی خواہش ہوتی ہے " آرزو ہوتی ہے

کوئی کہتا ہے کہ مجھے جائیداد مل جائے۔

مُربعہ زمین کا مل جائے۔

فلاں دولت مِل جائے۔

فلاں نعمت مِل جائے۔

اے صِدّیق ! تمہارے دِل کی کیا تمنّا ہے ؟ کیا خواہش ہے

صدّیق کی آنکھوں میں آنسو آگئے " عرض کی یارسول اللہ یہ آپ صِدّیق سے پُوچھ رہے ہیں "

صدیق کی خواہش یہ ہے یارسُول اللہ کہ صِدّیق کی آنکھیں ہوں اور آپ کا چہرۂ اقدس ہو،

صِدّیق آپ کی زیارت کرتا رہے "

ارے حضُور کے ایک جلوے کی عظمت ؟

جب سرکارِ دوعالم کا وِصال مبارک ہُوا

جب حضُور کا وصال پاک ہُوا

Marfat.com

وقتِ وصال

جب حضور کا وصال ہوا تو مدینہ پاک میں حضور کے عشاق بلند آواز سے رو رہے تھے، آہ و زاری جاری تھی

حضور کا ایک غلام جو کہ اس خبر سے بے خبر تھا وہ باغ میں پانی لگا رہا تھا، ایک صحابی کا اس طرف سے گزر ہوا تو اس نے اسے کام کرتے ہوئے دیکھ کر بتایا،

کہ اے شخص تم کام کر رہے ہو، کیا تمہیں نہیں معلوم کہ آج مدینہ پاک کے اندر قیامت برپا ہے

اس نے پوچھا کیا ہوا؟

صحابیؓ نے کہا! کملی والے نے پردہ فرما لیا ہے،

یہ بات سنتے ہی نبیؐ کے اس غلام کے ہاتھ سے اوزار گر پڑے آنکھوں میں آنسو آ گئے، لڑکھڑاتا ہوا اٹھا اپنے باغ سے نکلا اور بارگاہِ رسالت مآب میں چل پڑا

آنکھیں قربان کر دیں

چلتے چلتے سیدہ عائشہ کے حجرہ کے قریب آگیا، اس حجرہ کے قریب کہ جس میں کونین کے والی لیٹے ہوئے تھے،

Marfat.com

جہاں سرکار نے ظاہری طور پر انتقال فرمایا ہوا تھا،

وہ غلام اندر آیا اور آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرۂ اقدس سے پردہ ہٹایا اور آپ کے وَالضُّحٰی والے مکھڑے کو دیکھ کر عرض کرنے لگا"

آقا! میرا جب بھی دِل چاہتا تھا میں آپ کی زیارت کر لیتا تھا کبھی آپ کو منبر پر دیکھ لیتا تھا تو کبھی مصلیٰ امامت پر دیکھ لیتا تھا

یَارسُول اللہ! میں اپنے دِل کی بے قراری اور بے چینی آپ کے چہرہ کی زیارت سے دُور کر لیتا تھا

اے اللہ کے پیارے محبوبؐ کیا آج کے بعد کبھی آپ کا دیدار نصیب نہ ہوگا؟

مسلمانو! اگلی بات سُنو گے تو تڑپ جاؤ گے،

اُس غلام کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اِسی حالت میں اُس نے بارگاہِ خُداوندی میں دُعا کی یَا اللہ اِن آنکھوں نے تمہارے محبوبؐ کا جلوہ دیکھا ہے، یَارَبَّ العَالَمِیْنَ اَب میں سرکار کے بَعد کچھ اور نہیں دیکھنا چاہتا اِس لئے میری بینائی واپس لے لے،

اُسی وقت اُس عاشِق کی بینائی جاتی رہی، اور اُس نے اپنی آنکھوں میں سرکار کے جلوے نقش کر لئے

حضرات گرامیٔ قدر!

Marfat.com

انسان تو انسان حیوان بھی اِس جلوے پر نثار تھے

گدھا قاصد بن گیا

ایک گدھا سرکارِ دو عالم کی بارگاہ میں آیا ' اُس نے اپنی زبانِ حال سے عرض کی ! یارسُول اللہ ! ہمارے خاندان میں سات گدھے ایسے گذرے ہیں کہ جن پر اللہ کے پیاروں نے سواری کی

اے اللہ کے رسول مجھے اپنی سواری بنالیں ' یارسُول اللہ میری آرزو پوری فرمادیں '

منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹے ، کتنی ملی خیرات نہ پُوچھو ! !
اُن کا کرم پھر اُن کا کرم ہے اُن کے کرم کی بات نہ پُوچھو

اُس گدھے نے کملی والے کی بارگاہ میں فریاد کی ! یارسُول اللہ مجھے سواری کے لیئے رکھ لیں '

سرکار نے اُس گدھے کا نام "یعفور" رکھا اور اُسے اپنا قاصد بنا لیا ' اپنا ڈاکیا بنا لیا ' اپنا پیغام رساں بنا لیا ۔

سرکار نے اپنے جس صحابی کو بُلوانا ہوتا تو یعفور گدھے کو بھیجتے کہ جاؤ بلا کر لاؤ اور وہ گدھا اُس کے گھر جاکر اپنے سر

Marfat.com

سے اُس کا دروازہ کھٹکھٹانا اور اُنہیں سرکار کا پیغام دے دیتا

خُدا کی قسم یہ وہ بارگاہ ہے کہ جہاں جانوروں کو بھی ادب کا سلیقہ آجاتا ہے

حضراتِ محترم ! جانور بھی سرکار کے درِ اقدس کا اِحترام ایسے کرتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے

آنکھوں دیکھا حال

ایک حاجی صاحب مدینہ پاک کے واقعات سُناتے ہوئے رو دیئے

اُنہوں نے بتایا کہ میں حضور کی بارگاہ میں آپ کے قدموں کی طرف بیٹھا ہوا تھا " کہ میں نے دیکھا کہ ایک بلی آئی اور حضور کی بارگاہ میں نہایت ادب و احترام سے آئی " میں یہ دیکھ کر تڑپ گیا کہ حضور جانوروں پر بھی کتنا کرم فرماتے ہیں

اُس نے کہا ! خُدا کی قسم میری اِن آنکھوں نے دیکھا کہ وہ جالی مبارک کے پاس آئی اور جالی مبارک پر اپنی آنکھیں لگائیں میں دیکھتا رہا کہ دیکھیں اَب کیا کرتی ہے

خُدا کی قسم ! وہ بلی جب واپس گئی تو اُس نے سرکار کے روضۂ انور کی طرف پیچھا نہیں کیا "

Marfat.com

حضرات محترم!

یہ وہ بارگاہ ہے کہ جہاں جانور بھی مؤدب ہو جاتے ہیں۔

جب کوئی عاشقِ مدینہ حج کرنے جاتا ہے اور جب مدینہ پاک میں پہنچتا ہے تو پکار اٹھتا ہے

سنبھل کر پاؤں رکھنا حاجیو شہرِ مدینہ ہے
کہیں ایسا نہ ہو سارا سفر بیکار ہو جائے

یہ وہ پاک بستی ہے کہ جہاں جانور بھی ادب سے آتے ہیں۔

جو حضرات وہاں جاتے ہیں اُنہیں معلوم ہے کہ وہاں کبوتروں کی ڈاریں اُڑتی پھرتی ہیں اور جب یہ روضۂ رسول پر آتے ہیں تو اُوپر سے نہیں گزرتے بلکہ آدھے دائیں اور آدھے بائیں ہو جاتے ہیں

غمِ محبوب میں جان قربان

سرکار کا یعفور ڈاکیا بن گیا۔ سرکار کا قاصد بن گیا۔ جب سرکار کا وصال مبارک ہوا۔ یعفور نے بارگاہِ مصطفےٰ میں جب حضور کو ڈھونڈا اور وہ جلوۂ جاناں نظر نہ آیا تو وہ روتا ہوا بھاگا اور اپنے آپ کو ایک کنوئیں میں گرا کر اپنی جان دے دی

Marfat.com

حضرتِ بلالؓ کا غم

جب سرکارِ دو عالم کا وصال مبارک ہوا تو حضرت بلال کی عجیب حالت ہو گئی۔ آپ مدینہ پاک میں گلیوں میں چلتے پھرتے لوگوں سے پوچھتے کہ تم نے کہیں رسول اللہ کو دیکھا ہے؟ تو مجھے بھی دکھا دو یا مجھے آپ کا پتہ بتا دو۔

پھر آپ اسی غم ہجر میں مدینہ طیبہ سے حلب کی طرف ہجرت فرما گئے

ایک سال بعد حضور نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب میں دیدار ہوا تو حضور نے فرمایا! بلال تمہارا دل ہم سے ملنے کو نہیں چاہتا۔

چنانچہ خواب سے بیدار ہونے کے بعد حضرت بلالؓ فوراً ہی مدینہ طیبہ روانہ ہو گئے۔

جب مدینہ پاک میں پہنچے تو آپ سرکار کی تلاش میں مسجد نبوی شریف میں گئے جب وہاں حضور کو نہ دیکھا تو آپ کے حجرۂ اقدس کی طرف گئے جب وہاں بھی سرکار سے ملاقات نہ ہو سکی تو آپ بیتاب ہو کر روضۂ انور پر گئے اور جا کر کہا! یا رسول اللہ آپ نے تو مجھے ملنے کے لئے بلوایا تھا یہ کہتے ہوئے وہیں روضۂ انور کے پاس ہی گر کر بے ہوش ہو گئے

Marfat.com

جس وقت حضرت بلال کو ہوش آیا اُس وقت تک حضرت بلال کی آمد کا چرچا پورے مدینہ پاک میں ہو گیا تھا

سب صحابہ نے کہا بلالؓ ہمیں اذان سُنا دو کملی والے کی یاد تازہ ہو جائے گی

آپ نے فرمایا کہ میں کیسے سُنا دوں

پہلے تو جب میں قرآن پڑھتا تھا تو قرآن والے کی زیارت کرتا تھا

دُرود پڑھتے ہوئے دُرود والے کی زیارت کرتا تھا

خُطبہ سُنتے وقت خطبے والے کی زیارت کرتا تھا۔

اذان پڑھتے وقت اذان والے کو دیکھتا تھا۔

نماز پڑھتے وقت کالی کالی زلفوں کا دیدار کرتا تھا۔

اور جب دُعا کرتا تھا تو والضحیٰ والا مکھڑا دیکھتا تھا۔

اَب مجھ سے اذان نہیں دی جا سکے گی

حضرت بلال کے انکار پر صحابہ اُداس اور غمگین ہو گئے

کسی نے کہا کہ اب اگر بلالؓ کو راضی کرنا ہے تو اُس کی ایک ہی صورت ہے وہ یہ کہ حضور کے نواسے اگر بلال کو کہہ دیں تو بلال اُن کی بات کو رَدّ نہیں کریں گے

حسنین کی سفارش

Marfat.com

چنانچہ صحابہؓ نے حضرات حسنین کریمین کی بارگاہ میں سارا معاملہ پیش کر کے اس سلسلے میں معاونت چاہی۔

حضرت امام حسینؑ نے آ کر حضرت بلالؓ کا ہاتھ پکڑ کر کہا اے بلال ہمیں بھی آج وہی اذان سنادو جو ہمارے پیارے نانا جان مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سنایا کرتے تھے۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے حضرتِ امام حسینؑ کو گود میں لے کر کہا

تم میرے محبوب کے ٹکڑے ہو،

تم باغِ رسالت کے پھول ہو،

تم جو کہو گے کروں گا" تمہیں رنجیدہ نہ کروں گا" اس طرح حضور کو مزار اقدس میں رنج پہنچے گا"

یہ ہے صحابہ کی محبّتِ اہل بیت"

اَذان کا اَثر

حضرت بلالؓ نے اَذان شروع کی تو تمام اہلِ مدینہ اپنے اپنے گھروں سے باہر آگئے

جب حضرت بلال اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً الرَّسُولُ اللّٰه پر پہنچے تو مدینہ پاک کی گلیوں سے ہزاروں چیخیں بلند ہوئیں حضور کا وقت یاد آگیا

Marfat.com

حضور کا زمانہ یاد آگیا۔

حضرت بلالؓ اشھد ان محمد الرسول اللہ کہنے کے بعد ایک چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے جب آپ کو ہوش آیا تو آپ وہیں سے روتے ہوئے واپس حلب کیلئے روانہ ہو گئے

حضرتِ عمّارہ کا وصال

حضرت عمّارہ ایک جنگ میں زخمی ہو گئے اور زخموں کی وجہ سے قریب المرگ ہو گئے۔ آپ کے دِل نے پکارا

ڈو گھڑیاں رُک جا تقدیرے سانوں لگیاں توڑ نبھا لین دے
خود جان حوالے کر دیساں، اس جان دا مالک آئین دے

حضرت عمّارہ زخمی جسم کو گھسیٹتے گھسیٹتے حضور علیہ السلام کے پاس آ گئے

اے حضرتِ عمّارہ آپ کی موت پر حیات قربان ہو جائے آپ نے حضورؐ کے قدموں میں سر رکھا اور آنکھیں کھولیں تو سامنے والضحیٰ کا چہرہ مبارک دیکھا۔

حضور نے اپنے غلام کی طرف دیکھا غلام نے آقا کی

Marfat.com

طرف دیکھا "

ہو چلی ختم اسیری اے میری سوہنیا جان اخیری اے
فرجم جم ٹر جائیں محبوبا، مینوں قبر دے اندر جالین دے

آقا نے غلام کی طرف دیکھا،
غلام نے آقا کی طرف دیکھا،
سرہانے کی طرف حضور ہیں
قدموں کی طرف عزرائیل ہے
اور اسی حالت میں روح جسم سے پرواز کر گئی "

حضرات گرامی !
صحابہ کی زندگی کی خواہش ہی یہ ہوتی تھی کہ زندگی ہو تو حضور کا دیدار ہو جائے "

کدی وچ خواب دے دیوو نظارا یا رسول اللہ
مری کشتی نوں مل جاوے کنارا یا رسول اللہ

وچھا کے جھولی اکھیاں دی اسیں راہواں چہ بیٹھے آں
کدی وچ خواب دے مکھڑا دکھا ؤ یا رسول اللہ

چڑھے طوفان غم دے اوندے نیں صائم دے ول لکھاں
بچاؤ یا رسول اللہ بچاؤ یا رسول اللہ

اے حلیمہ کے گھر میں روشنی بکھیرنے والے،
اے اُمِ معبد کی کُلّی کو عرش بنانے والے،
اے ابو ایوب انصاری پر کرم فرمانے والے،
اے جبریل کو چوبیس ہزار مرتبہ زیارت کروانے والے،

کدی وچ خواب دے دیو نظارا یا رسول اللہ
میری کشتی نوں مل جاوے کنارا یا رسول اللہ

حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور کی بارگاہ میں چوبیس ہزار مرتبہ حاضری دی۔
آئیں جبریل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں۔ کہ اے جبریل تم نے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو کیسا پایا؟
جبریل فرمانے لگے!
میں نے دُنیا میں بڑے بڑے حسین وجمیل دیکھے۔
میں نے آدم علیہ السلام کو دیکھا،
میں نے ادریس علیہ السلام کو دیکھا،
میں نے نوح علیہ السلام کو دیکھا،

Marfat.com

میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا،
میں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا،
میں نے کلیم اللہ کو دیکھا،
میں نے روح اللہ کو دیکھا،
مشرق سے لیکر مغرب تک دیکھا شمال سے لیکر جنوب تک دیکھا لیکن جبریل کی آنکھوں نے حضور علیہ السلام جیسا کوئی نہیں دیکھا

تُو شاہِ خوباں تُو جانِ جاناں ہے چہرہ اُمّ الکتاب تیرا
نہ بن سکی ہے نہ بن سکے گا مثال تیری جواب تیرا

حضراتِ گرامی! کائنات میں جیسے خدا دوسرا نہیں ہے ویسے ہی مصطفٰے بھی دوسرا نہیں ہے
اُس جیسا خدا نہیں ہے
تو اِس جیسا مصطفٰے نہیں ہے
اگر اُس جیسا معبود نہیں ہے
تو اِس جیسا عابد نہیں ہے
اگر اُس جیسا مسجود نہیں ہے
تو اِس جیسا ساجد نہیں ہے
ہاں ہاں

Marfat.com

اُس جیسا چاہنے والا نہیں تو اِس جیسا کوئی چاہا گیا نہیں
اُس جیسا معطی نہیں تو اِس جیسا قاسم نہیں
اُس جیسا دینے والا کوئی نہیں تو اِس جیسا لینے والا کوئی نہیں
وہ عطا کرنے میں بے مثال ہے
تو یہ تقسیم کرنے میں بے مثال ہے
اُس کا جسم نہیں ہے
تو اِس کا سایہ نہیں ہے
وہ خُدا ہونے میں بے مثال ہے
یہ مصطفٰے ہونے میں بے مثال ہے

ے

تُو شاہِ خوباں تُو جانِ جاناں ہے چہرہ اُم الکتاب تیرا
نہ بن سکی ہے نہ بن سکے گا مثال تیری جواب تیرا

میرے ساتھ مِل کر پڑھیں

نہ بن سکی ہے نہ بن سکے گا مثال تیری جواب تیرا

اس لئے کہ

میرے محبوب کے ذِکر سے نُورانیت طاری ہوجاتی ہے
میرے آقا کے ذِکر سے کیف آجاتا ہے،
میرے مولا کے ذِکر سے لطف آجاتا ہے،

Marfat.com

میرے محبوب کے ذکر سے سُرور آجاتا ہے
میرے محبوب کے ذکر سے محفل میں نور آجاتا ہے
اِس لئے سب سرکار کے ذِکر میں شامِل ہو جائیں

تُو شاہِ خوباں تو جانِ جاناں ہے چہرہ اُمّ الکتاب تیرا
نہ بَن سکی ہے نہ بَن سکے گا، مِثال تیری جواب تیرا

ہے تو بھی صائم عجیب اِنساں جو خوفِ محشر سے ہے ہراساں
ارے تو جِن کی ہے نعت پڑھتا وہی تو لیں گے حساب تیرا

فَضِیلَت وِلادت

میرے محبوب کی شان و عظمت تو بے حدو بے حساب ہے
اِس لئے کہ یہ وہ محبوب ہے کہ
جس شہر میں آیا وہ شہر تمام شہروں سے افضل،
جس قبیلے میں آیا وہ قبیلہ تمام قبیلوں میں افضل،
جو کتاب لیکر آیا وہ کتاب تمام کتابوں میں افضل،
جو دین لیکر آیا ہے دین تمام ادیان سے افضل،
جس سال آیا وہ سال افضل،
جس مہینہ آیا وہ مہینہ افضل،

Marfat.com

جس دِن آیا وہ دن تمام دنوں سے افضل ؐ

ہاں ہاں
حضرت آدم سے لیکر قیامت تک
ازل سے لیکر ابد تک جتنے بھی دِن ہیں اُن سب
میں فضیلت اور عظمت والا دِن سرکار کی ولادت کا دِن ہے
اِسی لئے تو ہم کہتے ہیں

ے

عید سے بھی تجھے بڑھ کے رُتبہ مِلا ؐ
اے ولادت کے دِن تیری کیا بات ہے

حضرات گرامی!
جس گھڑی سرکار کی آمد ہوئی،
جس وقت سرکار کی آمد ہوئی،
وہ وقت صُبح صُبح کا وقت ہے اور ٹائم کے حساب سے
صُبح کے چار بج کر سترہ منٹ کا وقت ہے
اَب بھی خواہ کوئی موسم ہو خواہ سردی ہو یا شدید گرمی جو
لوگ اُس وقت بیدار ہوتے ہیں وہ بخوبی آگاہ ہیں کہ اُس وقت
ٹھنڈی اور میٹھی ہوا چلنی شروع ہو جاتی ہے ؐ
اور اے منکرو اِس وقت کو تو تمہاری مائیں بھی کہتی ہیں کہ
نُور پیر دا ویلا
اور یہ صحیح بھی ہے اِس لئے کہ یہ اللہ کے نُور اور ہمارے پیر

Marfat.com

کے آنے کا وقت ہے
اُس صبح کی شان و عظمت کون بیان کر سکتا ہے"
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن

ہم نے اپنے محبوب کو دو جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے"
اور سرکار کی رحمت یہاں بھی کام آئے گی،
سرکار کی رحمت قبر میں بھی کام آئے گی۔
سرکار کی رحمت حشر میں بھی کام آئے گی،
اور حضور کی محبت اور آپ کا ذکر پاک اور آپ کی صفت وثناء
ہر جگہ ہمارے کام آئے گی"

ہے تو بھی صائم عجیب انساں کہ خوف محشر سے ہے ہراساں
ارے تو جن کی ہے نعت پڑھتا وہی تو لیں گے حساب تیرا

آرزوئے مدینہ

دُعا ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کی محبت عطا فرمائے اور دربارِ مصطفےٰ کی زیارت نصیب
فرمائے کہ جہاں حضور جلوہ گر ہیں

Marfat.com

جہاں انبیاء حاضری دیتے ہیں،
جہاں مُرسلین حاضری دیتے ہیں۔
جہاں اَولیاء حاضری دیتے ہیں،
جہاں اَتقیاء حاضری دیتے ہیں،
جہاں اَصفیاء حاضری دیتے ہیں۔
جہاں اَغیاث حاضری دیتے ہیں،
جہاں اَقطاب حاضری دیتے ہیں،
جہاں جِن والنس حاضری دیتے ہیں،
جہاں مَلائکہ حاضری دیتے ہیں

ہاں ہاں

جس حاضری پر حضرتِ جامیؒ پر کرم ہوا،
جس دربار کا احترام سِوائے بے ایمانوں کے سب کرتے ہیں
جن گلیوں کا احترام امامِ مالکؓ نے کیا،
جس دربار کا فیضان مسلمانوں کو مِلا۔
جس دربار کا فیضان یہودیوں کو بھی ملا، کافروں کو بھی مِلا
جنوں کو بھی مِلا انسانوں کو بھی مِلا
جانوروں کو بھی مِلا حیوانوں کو بھی مِلا
پرندوں کو بھی مِلا بے زبانوں کو بھی مِلا
نَجم کو مِلا قمَر کو مِلا
حجَر کو مِلا شجَر کو مِلا

Marfat.com

غرض پوری دنیا کو سرکار کے دربارِ گوہر بار کا فیضان ملتا ہے۔

خالی کدی نہ رہندے طیبہ چہ جان والے
دربارِ مصطفٰے اتے جھولی وچھان والے

ارے اگر تم نے خدا کو بھی ملنا ہے تو دربار مصطفٰے پر آؤ دُنیا اگر اِتنے گناہوں کے باوجود عذابِ الٰہی سے بچی ہُوئی ہے تو سب دربارِ مصطفٰے کا صدقہ ہے
مُفسّرِ قرآن حضرت علاّمہ صائم چشتی نے کیا خُوب فرمایا ہے کہ۔

صدقے طیبہ کے عذاب آتا نہیں ہے ہم پر
شہرِ محبوب نے دُنیا کو بچا رکھا ہے

جن کے ٹکڑوں پہ جہاں پلتا ہے سارا صائم
اُن کی سرکار میں دامن کو بچھا رکھا ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں درِ رسول کی حاضری نصیب فرمائے آمین۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

Marfat.com

سیرت سیدہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا

البتول سلام اللہ علیہا

رضوانی

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ اینڈ کیسٹ سنٹر
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد فون ٠٤١-٦٣٦٠٥٦

Marfat.com

صائم دیاں رباعیاں

ساجد دیاں رباعیاں

ناشر

چشتی کتب خانہ اینڈ کیسٹ سنٹر

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد فون ۰۴۱ ۶۳۶۷۵۶

Marfat.com

ناصرؔ

دیاں رُباعیاں

جمیلؔ

دیاں رُباعیاں

چشتی کُتب خانہ اینڈ کیسٹ سنٹر

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد فون ۰۴۱-۶۴۳۶-۵۶

Marfat.com

گیارہویں شریف

حافظ

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

چشتی کتب خانہ اینڈ کیسٹ سنٹر

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد فون ۰۴۱-۶۴۶۷۵۶

Marfat.com

Marfat.com

خطیب اہل سنت حضرت مولانا قاری محمد الدین نعیمیؒ کی

تصانیف

دلآویز تقریروں کا
مجموعہ
الخطیب
(حصہ اول)

پرکشش تقاریر کا حسین
گلدستہ
الخطیب
(حصہ دوم)

الخطیب حصہ سوم
المعروف
تاجدار مصر

الخطیب حصہ چہارم
المعروف
خطبات نعیمیہ

الخطیب حصہ پنجم
المعروف
انوار خطابت

الخطیب حصہ ششم
المعروف
مخزن خطابت

ملنے کے پتے

چشتی کتب خانہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد فون 041 646756

مکتبہ نعیمیہ رضویہ
سنی رضوی جامع مسجد رضا آباد فیصل آباد
فون نمبر:۔ 041-612853 موبائل:۔ 0300-9650136

Marfat.com